مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے

ساتویں سال کا ساتواں شمارہ

ختم نبوت نمبر

ستمبر ۱۹۹۷ء
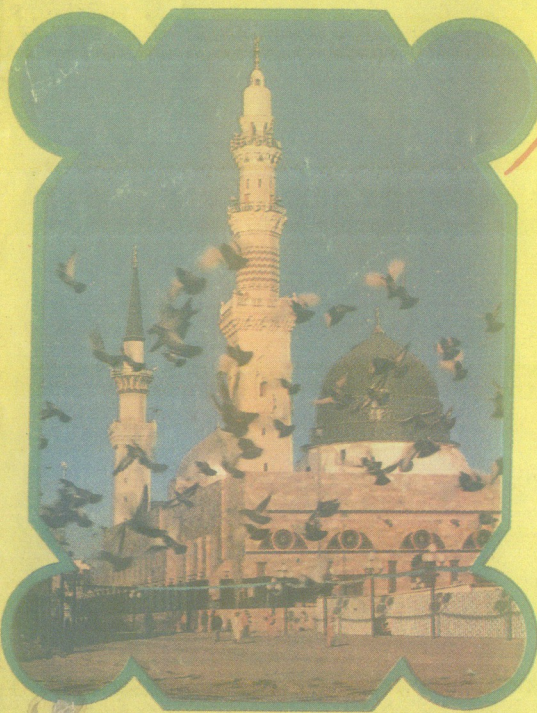
اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ
لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

میں آخری نبی ہوں اور
میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

بفیضانِ نظر: مجدّدِ دین و ملّت شاہ احمد رضا خان حنفی بریلوی علیہ الرحمۃ

حکومت پنجاب کے سرکلر نمبر ۹۶/۵/۴-۲ (A-17) S-5 کے تحت سکولوں کالجوں ٹیکنیکل اداروں اور پبلک لائبریریوں کیلئے منظور شدہ

اس شمارے میں

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

از۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا، ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیارا، ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا، ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیا، اولیا سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ، ہمارا نبی ﷺ

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا، ہمارا نبی ﷺ

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا، ہمارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچا، ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے، چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا، ہمارا نبی ﷺ

ملکِ کونین میں انبیا تاجدار
تاجداروں کا آقا، ہمارا نبی ﷺ

لامکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اُجالا، ہمارا نبی ﷺ

سارے اچھوں میں اچھا سمجھیے جسے
ہے اُس اچھے سے اچھا، ہمارا نبی ﷺ

سارے اُونچوں سے اُونچا سمجھیے جسے
ہے اُس اُونچے سے اُونچا، ہمارا نبی ﷺ

سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے
اندھے شیشوں میں چمکا، ہمارا نبی ﷺ

جس نے مُردہ دلوں کو دی عمرِ اَبد
ہے وہ جانِ مسیحا، ہمارا نبی ﷺ

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہُوا
نورِ اوّل کا جلوا، ہمارا نبی ﷺ

بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا، ہمارا نبی ﷺ

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا، ہمارا نبی ﷺ

غم زدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا، ہمارا نبی ﷺ

مجاھد اہلسنت حضرت مولانا مرزا سراج احمد عادل صاحب انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

ماہنامہ کنزالایمان کی مجلس مشاورت کے رکن اور کنزالایمان سوسائٹی کے معاون خصوصی مجاہد اہلسنت حضرت مولانا مرزا سراج احمد عادل صاحب مورخہ ۲۲۔اگست کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ہفتہ ۲۳۔اگست کو صبح ساڑھے دس بجے مسجد رضوان رضوان بلاک اعوان ٹاؤن میں نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں سینکڑوں افراد بشمول محکمہ ہائی ویز کے اعلیٰ افسران نے شرکت کی۔

یاد رہے حضرت مرزا سراج عادل صاحب خود بھی محکمہ ہائی ویز میں ایڈمنسٹریٹو آفیسر تھے اور ۳۱۔اگست کو ریٹائرڈ ہونا تھا

اتوار ۲۴ اگست کو صبح آٹھ بجے مسجد رضوان میں ان کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی نعت خوانی اور وعظ کی تقریب منعقد ہوئی جو نماز ظہر تک جاری رہی قل شریف کی اس محفل میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ مرزا صاحب اہلسنت کی ہر دلعزیز شخصیت تھے

دریں اثناء کنزالایمان سوسائٹی کا تعزیتی اجلاس سوسائٹی کے بانی و صدر محمد نعیم طاہر رضوی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں حضرت مرزا سراج عادل صاحب کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا گیا

جناب مرزا سراج احمد عادل صاحب کا چہلم شریف کا ختم مسجد رضوان میں مورخہ 28 ستمبر بروز اتوار صبح آٹھ بجے تا نماز ظہر ہوگا

یاد رکھنے کی باتیں:

امام احمد رضا بریلوی نور اللہ مرقدہ کی آخری تصنیف "الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی" جھوٹے مدعی نبوت قادیانی کے رد میں بہترین کتاب ہے۔

فتنہ قادیانی کے خلاف مسلم زعما حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری اور پیر ولایت شاہ گجراتی کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

۱۹۵۳ء عیسوی میں فتنہ قادیانی کے خلاف باقاعدہ تحریک مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری خطیب مسجد وزیر خان کی قیادت میں چلائی گئی۔

۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کا مرکز مسجد وزیر خان لاہور بنا رہا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران علماء اسلام کو قید و بند کی صعوبتوں سے گزرنا پڑا جب کہ مولانا محمد عبدالستار نیازی اور مولانا خلیل احمد قادری کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔

۲۲/ فروری ۱۹۷۱ء کو صدر پاکستان جنرل یحییٰ پر مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ نے دوران ملاقات واضح کیا کہ ایم ایم احمد کو مشرقی اور مغربی پاکستان کے لوگ سخت ناپسند کرتے ہیں اس کی غلط اقتصادی منصوبہ بندی کی بنا پر ملک مسلسل مقروض ہوگیا ہے۔

(ہفت روزہ "پیمان" کراچی بحوالہ نورانی، ۸/ مئی ۱۹۷۲ء)

قادیانیت ذریت کے خلاف ۳۰/ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں قرارداد مولانا شاہ احمد نورانی نے پیش کی جس پر ۳۷ ارکان نے دستخط کیے۔

اس قرار داد پر دو دیوبندی علماء عبدالحکیم اور غلام غوث ہزاروی کے دستخط موجود نہیں، حالانکہ وہ اس وقت قومی اسمبلی میں موجود تھے آخر کیوں؟

قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی کی پیش کردہ قرار داد پر تاریخی فیصلہ ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ہوا جس کے نتیجے میں قادیانی ذریت غیر مسلم اقلیت قرار پائی۔

مختصر تعارف کنز الایمان سوسائٹی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ دنیائے اسلام اس عظیم شخصیت کے کارناموں سے بخوبی واقف ہے۔ خصوصاً تصنیف و تالیف میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمتہ کو اعلیٰ مقام حاصل ہے جہاں انہوں نے مختلف علوم و فنون پر ایک ہزار سے زیادہ کتب تصنیف کیں وہاں انہوں نے قرآن حکیم کا ترجمہ بنام "کنزالایمان" بھی کیا یہ ترجمہ ان کی دوسری تصانیف کی طرح ان کے عشق رسول ﷺ کا آئینہ دار ہے

کنزالایمان سوسائٹی کا قیام اسی ترجمہ قرآن حکیم کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں مارچ ۱۹۸۳ء میں عمل میں آیا۔

اغراض و مقاصد

۱۔ اردو ترجمہ قرآن "کنزالایمان" کی اشاعت و مفت تقسیم۔

۲۔ اختر رضا لائبریری کا قیام۔

۳۔ اعلیٰ حضرت فری ڈسپنسری کا قیام۔

۴۔ گنج بخش سائنس کالج کا قیام۔

۵۔ اسلام کے صحیح عقائد و نظریات کی ترویج و اشاعت کے لئے

غیر مطبوعہ و نایاب کتب و رسائل کی معیاری اشاعت و تقسیم

۶۔ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں " امام احمد رضا کانفرنس " کا انعقاد۔

۷۔ اسلامی، قومی تہواروں پر خصوصی اجتماعات کا اہتمام

۸۔ درس قرآن و حدیث کا خصوصی اہتمام کرنا

۹۔ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہنا

خدمات کا مختصر جائزہ

۱۔ اختر رضا لائبریری

۱۹ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو دہلی روڈ صدر بازار لاہور چھاؤنی میں " اختر رضا لائبریری " کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ لائبریری نبیرہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ محمد اختر رضا خان الازہری قادری بریلوی مدظلہ العالی صدر سنی جمعیت العلماء ہند کے نام نامی سے منسوب ہے۔

لائبریری میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے متعلق ہزاروں مفید ترین کتب اور ۱۰۰ سے زائد رسائل و جرائد کے علاوہ اخبارات اور علمائے کرام کی تقاریر، نعت خوانی اور دروس قرآن کے آڈیو ویڈیو کیسٹ عوام کے استفادہ کے لئے بلا معاوضہ موجود ہیں۔

قرب و جوار کے تشنگان علم شام کے اوقات میں لائبریری آکر سیر ہوتے ہیں۔ لائبریری کے قیام سے لے کر اب تک کے اخبارات رسائل و جرائد کے فائل بھی محفوظ ہیں۔

۲۔ قاری کلاس

سوسائٹی کی جانب سے چالیس روزہ قاری کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں سولہ سال سے پینسٹھ سال کی عمر تک کے احباب ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ سینکڑوں طلباء اس کلاس کے ذریعے ناظرہ قرآن پاک پڑھ چکے ہیں۔ قاری کلاس کے طلباء کو کورس کی کتابیں اور کاپیاں، پن وغیرہ بھی سوسائٹی کی طرف سے مفت مہیا کی جاتی ہیں اور کلاس کے اختتام پر اسناد و دیگر کتب کے علاوہ مترجم قرآن پاک کنزالایمان کے نسخے بھی تمام طلبہ میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔

۳۔ مقدس اوراق کو بے حرمتی سے بچانا

سوسائٹی کی جانب سے قرآن حکیم و حدیث شریف کے مقدس اوراق کو دفتر میں جمع کر کے انہیں اسلامی طریقہ سے تلف کردیا جاتا ہے۔

۴۔ معاشرہ میں غیر شرعی حرکات روکنا

کنزالایمان سوسائٹی کی طرف سے اصلاح معاشرہ کے لئے مختلف مواقع پر علمی مجالس کا اہتمام کیا جاتا ہے جن میں علمائے کرام اپنی بصیرت افروز تقاریر کے ذریعے معاشرہ میں موجودہ برائیوں کو دور کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سوسائٹی کی طرف سے اصلاحی پوسٹر بھی شائع کئے جاتے ہیں جن میں عوام کو غیر شرعی رسومات کو ترک کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اب تک درج ذیل عنوانات کے تحت ہزاروں کی تعداد میں پوسٹر شائع کئے جا چکے ہیں۔

☆۔ محکمہ اوقاف سے اپیل (درگاہ حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں)

☆۔ کیا حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا یا کیا تھا کہ ؟

☆۔ اپیل بنام اسسٹنٹ کمشنر صاحب (جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر ڈسکو ڈانس وغیرہ کے بارے میں)

☆۔ آخری چہار شنبہ کی کوئی حقیقت نہیں۔

۵۔ کتب و رسائل کی اشاعت

سوسائٹی کی طرف سے اب تک درج ذیل عنوانات کے تحت کتب و رسائل ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے مفت تقسیم کئے

جا چکے ہیں۔

(۱) لمحہ فکریہ (۲) چالیس احادیث نبوی ﷺ (۳) وصایا قمریہ (۴) شاہ فہد کے نام مکتوب گرامی۔

کئی ایک مسودے سرمایہ کی کمی کے پیش نظر اشاعت کے منتظر ہیں۔

۶۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کانفرنس کا انعقاد

سوسائٹی کے زیر اہتمام ۱۹۸۷ء سے الحمرا ہال لاہور میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ہر سال ملکی سطح پر "امام احمد رضا کانفرنس" نہایت تزک و احتشام کے ساتھ انعقاد پذیر ہوتی ہے جس میں ملک بھر سے علماء، مشائخ دانشور، شاعر، ادیب، قانون دان، اور صحافی وغیرہ امام اہل سنت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

۷۔ ماہنامہ "کنزالایمان" لاہور کا اجراء

سوسائٹی کے زیر اہتمام مارچ ۱۹۹۱ء سے انگریزی اور اردو میں ماہنامہ "کنزالایمان" کا اجراء کیا جاچکا ہے جس کے ذریعے دین اسلام کے صحیح عقائد و نظریات کی اشاعت و ترویج کا کام کیا جارہا ہے

آئندہ عزائم

گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فری سائنس کالج

مخدوم الاولیاء سند الواصلین حضرت علی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں گنج بخش کالج کے قیام کا منصوبہ ہے جہاں پر مستحق و نادار طلباء کی سرپرستی کی جائے گی اور انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے مفت تعلیمی سہولتیں فراہم کی جائیں گی تاکہ وہ معاشرہ میں اپنا مقام بنا سکیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فری ڈسپنسری

شیخ الاسلام والمسلمین امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ڈسپنسری کے قیام کا منصوبہ ہے جہاں پر غریب و متوسط طبقہ کے افراد کو علاج معالجہ کی مفت سہولتیں دستیاب ہوں گی۔

قرآن پاک کی اشاعت و مفت تقسیم

دنیا کے دیگر مذاہب کی مقدس کتب کی تقسیم مفت ہوتی ہے ان کا کوئی ہدیہ نہیں لیا جاتا لیکن قرآن حکیم جو کہ دنیا کے ایک

ارب مسلمانوں کی الہامی کتاب ہے کو حاصل کرنے کے لئے ہدیہ دینا پڑتا ہے۔ "کنزالایمان سوسائٹی" کا سب سے اہم اور بڑا منصوبہ یہی ہے کہ قرآن پاک کو وسیع پیمانے پر شائع کر کے اس کو مفت تقسیم کیا جائے' اس منصوبہ پر لاکھوں روپے کی لاگت آئے گی اس لئے اس کی اشاعت کے لئے ایک علیحدہ فنڈ قائم کر دیا گیا ہے جس میں صرف اشاعت قرآن پاک کے لئے فنڈ جمع ہو گا اس کا نام "کنزالایمان فنڈ" ہے قرآن پاک اردو ترجمہ کے علاوہ دنیا کی دیگر زبانوں میں علیحدہ علیحدہ شائع کیا جائے گا۔

کنزالایمان سوسائٹی اپنے ان عظیم مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کوشاں ہے لیکن اس گراں دور میں علوم و فنون اور قرآن کی خدمت کچھ آسان کام نہیں ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ صاحب ثروت حضرات سوسائٹی کی سرپرستی فرماتے ہوئے مقدور بھر تعاون فرمائیں تاکہ یہ منصوبہ جات پایہ تکمیل کو پہنچیں۔

ترسیل زر کا پتہ

محمد نعیم طاہر رضوی۔ بانی و صدر

کنزالایمان سوسائٹی دہلی روڈ لاہور کینٹ پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 54810

فون نمبرز 375454- 372927- 371927

بذریعہ چیک ڈرافٹ بنام "کنزالایمان سوسائٹی" کا بنوا کر بھیجیں۔
حبیب بینک لیمیٹڈ لاہور کینٹ برانچ اکاونٹ نمبر 34-5109

مسئلہ ختم نبوت اور علمائے اہلسنت

اس کائنات میں انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی اس کی ہدایت کے لئے انبیاء و رسل کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تشریف آوری تک اس دار فانی میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر تشریف لائے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کی آمد کے بعد اللہ تعالیٰ نے واضح اعلان فرما دیا "ولکن الرسول اللہ و خاتم النبین" اور آپ ﷺ کے پیش کردہ دین کو "اکملت لکم دینکم" کہہ کر اس کے جامع و اکمل ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردی۔

دین اسلام پر نشیب و فراز کے متعدد دور آئے لیکن ان پر آزمائش ادوار میں مسلمانوں کا اپنے دین اور پیغمبر ﷺ سے غیر متزلزل اور مضبوط تعلق استوار رہا۔ اسلامی تاریخ کے ان ادوار میں متعدد فتنوں نے سر اٹھایا لیکن شمع توحید و رسالت کے پروانوں نے ان فتنوں کی نہایت موثر انداز سے سرکوبی کی۔ ان فتنوں میں سب سے اہم اور خطرناک فتنہ جھوٹے مدعیان نبوت کا تھا۔ اس کا آغاز نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہی شروع ہوگیا تھا جب یمامہ میں مسیلمہ نے اپنی نبوت کا جھوٹا دعوی کیا تھا یہ شخص جو کہ تاریخ میں مسیلمہ کذاب کے نام سے مشہور ہے عہد صدیقی رضی اللہ عنہ میں مجاہدین ختم نبوت کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا۔ لیکن اس فتنے کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا جاسکا۔ یہ سلسلہ کیوں کر ختم نہ ہوسکا تو اس کی پیش گوئی خود آنحضور ﷺ نے کردی تھی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ دعوی کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں" (ابوداود۔ کتاب الفتن)

برصغیر میں اسلام پہلی صدی ہجری میں ہی داخل ہوچکا تھا۔ شرک و کفر کے اس بت کدے کو بزرگان دین نے اپنی ان تھک کوششوں سے اسلام کے مرکز میں تبدیل کردیا۔ سلطنت مغلیہ کے زوال اور انگریزوں کی آمد سے یہاں کا اسلامی تشخص مجروح ہوا۔

انگریزوں نے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے پہلے تو ان میں تفرقہ بازی کو ہوا دی اور بعد میں پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک شخص مرزا غلام احمد کو اکسا کر دعوی نبوت کروادیا۔

یہ شخص اردو' عربی اور فارسی کی واجبی تعلیم رکھتا تھا۔ حکومتی امداد اور سرپرستی میں اس نے تصنیف و تالیف کا کام بھی شروع کردیا اور عقیدہ و توحید و رسالت کے سلسلے میں عجیب اور متضاد بیانات جاری کئے

مرزا کی ان گستاخیوں کو عشق مصطفیٰ ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے پروانوں کی یہ زمین کب برداشت کرسکتی تھی فوراً ہی مرزا کے اس کفر و ابطال کا رد شروع ہوگیا۔

علمائے اہلسنت نے مرزا کے عقائد اور خیالات اور اس کے دعووں کا بھرپور عملی رد کیا امام اہلسنت حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ نے ۱۸۹۰ء میں ایک کتاب "جزاللہ بابائۃ ختم النبوۃ" تصنیف کی جس میں اس مفروضہ کا رد کیا کہ بالفرض اگر زمانہ نبوی کے بعد کوئی اور نبی آبھی جائے تو حضور ﷺ کی ختم نبوت میں فرق نہیں آئے گا اس میں بالفرض کی آڑ میں حضور ﷺ کے بعد نبوت کے امکان کے شائبہ ملتا ہے۔ اعلی حضرت نے اس تصنیف میں اس امکانی نظریہ کا رد کیا۔ علمائے حرمین نے بھی اس عقیدہ کو کفر قرار دیا تھا۔ اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد فتووں کے علاوہ پانچ رسائل قادیانیوں کے رد میں لکھے۔

آپ کی زندگی کی آخری تصنیف "الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی" بھی مرزا کے رد میں ہے۔

امام اہلسنت مجدد ملت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے "الصارم الربانی علی اسراف قادیانی" کے نام سے لازوال

تصنیف مرتب فرمائی۔ اور اس میں حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات ثابت کر کے مرزائیوں پر حجت قائم کردی پنجاب کی سرزمین سے غوث الاسلام حضرت علامہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ قادیانیت کے خلاف برق الٰہی بن کر ابھرے۔ آپ نے "شمس الہدایہ" لکھ کہ مرزا کے مزعوعات کا رد کر کے حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات پر دلائل قائم کئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب سورہ فاتحہ کی عربی زبان میں تفسیر "اعجاز المسیح" کے نام سے شائع کی تو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں "سیف چشتیائی" تصنیف فرمائی۔ جس میں مرزا کے دعوؤں اور اس کی عربی دانی کا پول کھول دیا۔ اس تصنیف کا قادیانی آج تک جواب نہیں دے سکے۔ اہلسنت کی نامور شخصیت قائداعظم کے دست راست امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو پیش گوئی کی کہ اگر چوبیس گھنٹوں کے اندر مرزا ذلت کی موت نہ مرجائے تو مجھے سید نہ کہنا۔ اور خدا کا کرنا ایسا ہی ہوا کہ حضرت امیر ملت کی دعا سے چوبیس گھنٹے گزرنے سے قبل ہی مرزا واصل جنہم ہوگیا

مولانا غلام قادر بھیروی نے مرزا کی زندگی میں اس کا شدید رد کیا۔ مولانا محمد عالم آسی امرتسری نے مرزا کے رد میں دو جلدوں میں "الکاویہ علی الغاویہ" لکھی پروفیسر مولانا الیاس برنی نے مرزائیت کے رد میں مبسوط کتاب "قادیانیت کا علمی محاسبہ" لکھی۔ مولانا کرم الدین دبیر نے مرزائیوں کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو گورداسپور کے جج نے مرزائیوں کے خلاف فیصلہ دیا۔ حافظ مظہر الدین کے والد گرامی حضرت علامہ مولانا نواب الدین رمداسی کا اس سلسلے میں کردار نہایت قابل فخر ہے۔ آپ نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کی عبادت گاہ میں جاکر اس سے مناظرہ کیا اور اس کو شکست فاش دی۔

قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے نہایت شدت سے ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلائی گئی اس کی قیادت بھی اہلسنت کی نامور شخصیت اور جمعیت علمائے پاکستان کے پہلے صدر علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری نے کی۔ اس تحریک کو عوامی رنگ دینے میں مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی کی شعلہ

نوا نقاریر کا بہت عمل دخل تھا۔ اس سلسلے میں ان دنوں بزرگوں کو سزائے موت سنائی گئی جسے ان عاشقان مصطفیٰ ﷺ نے اپنے آقا ﷺ کی نظر کرم سمجھ کر قبول کیا۔ اس وقت مسلم لیگ کی مجلس شوریٰ میں شامل اہلسنت کے بزرگ علمی قائد غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی نے صوبائی کونسل میں سب سے پہلے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس کا ذکر جسٹس منیر نے اپنی رپورٹ میں کیا ہے۔

۱۹۷۰ء کے انتخابات کے بعد جب ۱۹۷۲ء میں قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا تو پہلے ہی روز مولانا شاہ احمد نورانی نے قادیانیت کے خلاف آواز بلند کی۔ اس سے قبل مولانا شاہ احمد نورانی نے یحییٰ خان اور شیخ مجیب الرحمان سے ملاقاتیں کر کے اس مسئلے پر انہیں بھی اپنا ہمنوا بنالیا تھا۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے ہی قادیانیوں نے خلاف ۱۹۷۳ء کے دستور میں ترمیم پیش کی۔

پاکستان میں سرکاری سطح پر قادیانیوں کو کافر قرار دلوائے جانے کے بعد اہلسنت نے بین الاقوامی سطح پر ورلڈ اسلامک مشن کے پلیٹ فارم سے قادیانیوں کے خلاف ساری دنیا میں کام کی رفتار تیز کردی۔ ۱۹۷۴ء کے اواخر میں قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی اور مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی نے دنیا بھر کا ایک موثر تین ماہ کا تبلیغی دورہ کیا جس کے نتیجے میں قادیانیوں کے ۸۰ فیصد مراکز بند ہوگئے۔ آج بھی ساری دنیا میں ورلڈ اسلامک مشن کی یہ سرگرمیاں جاری ہیں۔

آخر میں یہ وضاحت کرنا بہت ضروری ہے کہ آج دوسرے مسلک کے حضرات قادیانیوں کے خلاف بھرپور مہم چلائے ہوئے ہیں لیکن نہایت افسوس کے ساتھ یہ بات عرض کرنا پڑتی ہے کہ درحقیقت انہی کے بزرگوں کی تحریروں سے شہ پاکر مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی کی رسوائے زمانہ کتاب "تحذیر الناس" کو قادیانیوں کے ہاں سند کی حیثیت حاصل ہے جسے وہ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں شائع کر رہے ہیں۔

۱۹۷۳ میں جب قومی اسمبلی میں مرزائیت کے خلاف بل قومی اسمبلی میں پیش ہوا

تھا تو مرزا ناصر احمد نے اسی کتاب کو حجت کے طور پر پیش کیا تھا۔ اور اس وقت اسمبلی میں موجود دیوبندی عالم اور جمعیت علمائے اسلام کے صدر مولانا مفتی محمود خاموش رہے تھے۔ لیکن قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی نے ببانگ دہل فرمایا تھا کہ ہم اس کتاب کے مطابق عقیدہ رکھنے والوں کو بھی کافر سمجھتے ہیں اور اس کتاب پر حرمین شریفین کے علماء بھی کفر کے فتوی لگا چکے ہیں۔

جمعیت علماء اسلام ہی کے دو اراکین مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبدالحکیم نے قادیانیت کے خلاف پیش کردہ قرارداد پر اسمبلی میں موجود ہونے کے باوجود دستخط نہ کیے تھے۔ اسی طرح دیوبندی مسلک کے اکابرین میں سے مولانا اشرف علی تھانوی سے مرزا کے کفر کی تحقیق نہ ہو سکی تھی۔ جبکہ مولانا ابوالکلام آزاد نے مرزا کا جنازہ پڑھا تھا اور مولانا عبدالماجد دریا آبادی ۱۹۷۴ء تک مرزائیوں کو کافر ہی نہیں سمجھتے تھے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مرزائی حضرات مولانا قاسم نانوتوی کی کتاب "تحذیر الناس" کو مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت پر دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور اہلسنت اس کتاب سے لاتعلقی کا اظہار کر چکے ہیں۔ مگر مقام افسوس ہے کہ اہلسنت کی نامور علمی و ادبی شخصیت پیر محمد کرم شاہ الازہری اس کتاب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اور ان کا موقف اہلسنت کے موقف کے خلاف ہے۔ ماہنامہ کنزالایمان کے اس خصوصی شمارے میں سید بادشاہ تبسم بخاری نے حضرت پیر صاحب کے موقف پر جو اعتراض کئے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ان کا اپنی پہلی فرصت میں مدلل جواب دیں گے۔ اور "تحذیر الناس" کی حمایت سے اپنی برات کا اعلان کریں گے

ماہنامہ کنزالایمان کے اس خصوصی "ختم نبوت نمبر" میں شامل اہم مضمون کے مرتب سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب ہیں۔ آپ نے کمال تحقیق اور محنت سے اس مضمون کو مرتب کیا ہے۔ امید ہے کہ قارئین اس علمی کاوش کو سراہیں گے۔ آخر میں قارئین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ماہنامہ کنزالایمان اس سے قبل "تحریک خلافت نمبر" "ڈاکٹر آفتاب نقوی نمبر" اور "تحریک پاکستان نمبر" شائع کر چکا ہے اور ۲۳ مارچ ۱۹۹۸ء سے قبل انشاء اللہ "تحریک پاکستان نمبر" کا دوسرا حصہ شائع کرے گا۔

خدا یکتا الوہیت میں تو یکتا رسالت میں
کسی کو اب نبی ہونے کا دعویٰ ہو نہیں سکتا

محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثنا کے آخری نبی ہونے پر قرآن پاک کی آیات کثیرہ اور بیشمار احادیث نبویہ شاہد و دال ہیں۔ خصوصاً آیہ کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ قرآن کی نص قطعی ہے جس میں انکار و شک اور احتمال و توہم کی بالکل گنجائش نہیں۔ خداوند قدوس نے قرآن پاک میں جہاں دیگر انبیاء علیہم السلام کے بعد نبوت جاری رہنے کی خبر دی جیسا کہ کئی آیات سے ظاہر ہے وہاں اپنے لاڈلے حبیب کے متعلق وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرما کر حضور پر باب نبوت مسدود فرما دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس امت میں بڑی بڑی عظیم المرتبت ہستیاں گزریں مگر کوئی بھی منصب نبوت پر فائز نہ ہو سکا اور ہوتا بھی کیسے جب کہ خود نبی آخر الزماں علیہ الصلوۃ والسلام نے حضور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی شخصیت کے متعلق فرما دیا لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (مشکوۃ) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا البتہ عمر ہوتا تو حضرت عمر نبی نہیں۔ ہوئے کیونکہ حضور کے بعد نبی ہو سکتا ہی نہیں اور یہی نہیں بلکہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی سرور عالم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (متفق علیہ) یعنی اے علی تو میری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسیٰ کے لیے ہارون مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں تو مولا علی

باوجودیکہ حضور کے بھائی اور نائب ہیں لیکن حضور نے اپنے بعد نبوت کی نفی فرما کر اس وہم نبوت کو دور کر دیا جو کہ حضرت علی کے بمنزلہ ہارون ہونے سے پیدا ہو سکتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں وَلَوْ قُضِیَ اَنْ یَکُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیٌّ عَاشَ ابْنُہٗ وَلٰکِنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ (بخاری شریف، جلد ثانی) اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔ اہل ایمان غور فرمائیں کہ جب سیدنا فاروق اعظم و سیدنا مولا علی و سیدنا ابراہیم فرزند نبی کریم نبی نہیں ہوئے اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ تابعین اور ان کے بعد والے اکابرین امت مثلاً حضرت امام اعظم و حضرت غوث اعظم وغیرہما رضی اللہ تعالٰی عنھم مقام نبوت تک نہیں پہنچ سکے تو بھلا مرزائے قادیانی جو کہ اپنی زبانی کرم خاکی اور بشر کی جائے نفرت ہے اور اپنے آدم زاد ہونے کا ہی انکار کرتا ہے اور کبھی حائضہ و حاملہ ہونا بیان کرتا ہے غرضیکہ جسے سو سو دفعہ پیشاب آئے دن رات پیشاب کرنے میں گزریں جس کی کوئی بات بھی ٹھکانے کی نہ ہو اور اس سے نہ صرف خلاف منصب نبوت بلکہ خلاف انسانیت حرکات سرزد ہوں وہ نبوت کا اہل کیسے ہو سکتا ہے۔ قرآن و احادیث کی روشنی میں امت کا اجماعی اور اتفاقی مسئلہ ہے کہ سرور عالم علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد مدعی نبوت دجال، کذاب مرتد خارج از اسلام ہے وہ اور اس کے ماننے والے جہنم کا ایندھن ہیں بلکہ نبوت کا دعویٰ کرنا تو الگ رہا حضور کے بعد نبوت کی تمنا کرنا بھی کفر ہے۔ آئمہ دین کے صریح ارشادات اس بارے میں موجود ہیں چنانچہ "اعلام بقواطع الاسلام" میں ہے قَالَ الْحَلِیْمِیُّ لَوْ تَمَنّٰی فِیْ زَمَنِ نَبِیِّنَا اَوْ بَعْدَہٗ اَنْ لَوْ کَانَ نَبِیٌّ فَیَکْفُرُ فِیْ جَمِیْعِ ذٰلِکَ وَالظَّاہِرُ اَنَّہٗ لَافَرْقَ بَیْنَ تَمَنِّیْ ذٰلِکَ بِاللِّسَانِ اَوِالْقَلْبِ اھ مُخْتَصَرًا۔ امام حلیمی نے فرمایا ہمارے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں یا حضور ﷺ کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا ان

صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں۔ وہ تمنا زبان سے ہو یا دل میں۔ سبحان اللہ جب مجرد تمنا پر کافر ہو جاتا ہے تو ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہو گا وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (جزاء الله عدوہ) اور پھر مدعی نبوت پر ایمان لانا تو علیحدہ رہا حضور کے بعد مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرنا بھی کفر ہے۔ اسی "اعلام بقواطع السلام" میں ہے۔ "وَاضِحٌ تَكْفِيْرُ مُدَّعِي النُّبُوَّةِ وَيَظْهَرُ كُفْرُ مَنْ طَلَبَ مِنْهُ مُعْجِزَةً لِاَنَّهٗ بِطَلَبِهٖ لَهَا مِنْهُ مُجَوِّزٌ لِصِدْقِهٖ مَعَ اسْتِحَالَتِهِ الْمَعْلُوْمَةِ مِنَ الدِّيْنِ بِالضَّرُوْرَةِ" مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورت معلوم ہے کہ نبی ﷺ کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں (جزاء اللہ عدوہ) اب خود ہی خیال فرمایئے کہ مسئلہ ختم نبوت کس قدر نازک ہے اور مرزا قادیانی کے متعلق یاد رکھیے کہ وہ صرف ختم نبوت کے انکار ہی کی وجہ سے مرتد نہیں بلکہ اس ڈبل کفر کے علاوہ بھی اس کے اور بیسیوں کفریات ہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی یا اور کسی مدعی نبوت کو نبی ماننا مجدد ماننا اپنا امام و پیشوا جاننا تو درکنار ایسوں کو ادنیٰ مومن سمجھنا اور ان کے کفر میں شک کرنا بھی اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

توجہ فرمائیں

رسالہ ہر ماہ کی ۲۵ تاریخ تک حوالہ ڈاک کر دیا جاتا ہے اگر ۱۰ تاریخ تک نہ ملے تو خریداری نمبر کا حوالہ دے کر دوبارہ طلب کریں۔

یہ بات اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَ اَبْهَرُ مِنَ الْاَمْسِ (سورج سے زیادہ روشن اور کل گزشتہ سے ... ٔضح) ہے کہ رسول اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں ور آپ کے بعد ... بنا نہیں۔ دانائے کل غیوب سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوات و التسلیمات نے تقریباً ۱۳۵۹ سال قبل ازیں پیشنگوئی فرمائی کہ سَیَکُوْنَ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ الخ (ابوداؤد ترمذی مشکوۃ باب الفتن) ضرور میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جو سب نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میری بعد کوئی نبی نہ ہوگا انہیں جھوٹوں کا خوشہ چین مرزا قادیانی ہے۔ اس کے کذب پر ہزاروں علمائے کرام نے ہزاروں کتابیں رسالے شائع فرمائے ہیں۔ مندرجہ ذیل تحریر سے بھی اس کے کذب پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوۃ والسلام سے تا نبی آخرالزماں ﷺ (روحی فدا) جتنے انبیاء و مرسلین گزرے ہیں ان کے نام کا پہلے کوئی شخص نہ تھا لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا (پ ۱۶ س مریم) اس پر شاہد مگر مرزا صاحب سے پہلے بیسوں غلام احمد گزرے ہیں۔ لہٰذا ان کا نام جھوٹوں کی فہرست میں درج ہے۔

۲۔ عموماً انبیاء علیہم الصلوۃ کے اسماء مفرد تھے مثلاً آدم، موسیٰ، عیسیٰ، یحیٰ، محمد علیہم الصلوۃ والسلام مگر مرزا صاحب کا نام مرکب ہے لہٰذا وہ کاذب ہے۔

۳۔ مرزا صاحب (بلکہ ان کا تمام خاندان بیوی بچے) مراق وغیرہ میں مبتلا تھے اور مراقی نبی نہیں ہو سکتا اور نہ اس کی بات قابل اعتبار ہے۔ لہٰذا وہ کاذب ہے مراقی کا نبی نہ ہونا مرزا صاحب کی تصنیف کتاب البریہ صفحہ ۲۳۸ و ۲۳۹ اور ریویو اگست ۱۹۲۶ء ص

۳۰ مصنفہ ڈاکٹر شاہ نواز مرزائی میں ہے۔ اور مرزا صاحب کا مراقی ہونا سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳ اور ریویو جلد نمبر ۵ ص ۲۶ میں موجود ہے۔

۴۔ بموجب اقوال صحیحہ نبی مرد ہی ہوئے ہیں اور وہ ہر عیب اور نقص سے مبرا و پاک تھے مگر مرزا صاحب میں حیض اور حاملہ ہونا اور درد زہ میں مبتلا ہونا پایا جاتا ہے آپ کشتی نوح ص ۴۷ میں فرماتے ہیں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور دس ماہ تک حمل رہا۔ الخ اور درد زہ تنے کھجور کی طرف لے گئی اور اربعین نمبر ۴ ص ۱۹ اور حقیقت الوحی ص ۱۴۳ مطبوعہ ضیاء السلام قادیان میں آپ کے حیض کا ثبوت ہے اور قاضی محمد یار مرید مرزا صاحب اپنے ٹریکٹ نمبر ۳۴ موسومہ اسلامی قربانی میں فرماتے ہیں کہ آپ (مرزا صاحب) پر اس طرح حالت طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا (شرم، شرم، شرم) مرزا صاحب کا الہام کہ ربنا عاج (او کمال قال) ہمارا خدا ہاتھی دانت یا گوبر کا ہے (افسوس غیرت) لہٰذا آپ راستباز انسان

نہیں ہیں۔

۵ - نبی ﷺ کا جہاں انتقال ہوا وہیں مدفون ہیں مگر مرزا صاحب نے لاہور کیلیانوالی سڑک کے قرب و جوار میں دنیا سے کوچ فرمایا۔ مگر ان کو خر دجال پر سوار کر کے ایسے ڈبہ میں جہاں عموماً آدمی سوار نہیں کیے جاتے۔ قادیان لے جایا گیا اور بوقت روانگی اسٹیشن لاہور ان پر وہ پھولوں کی بارش ہوئی کہ الامان' الامان کسی معمر لاہوری وغیرہ شخص سے اس کی تشریح پوچھ لو لہٰذا ایسا شخص نبی نہیں ہو سکتا۔

کجا مہدی کجا دجال ناپاک

چہ نسبت خاک را باعالم پاک

۶ - رسول اکرم ﷺ کا ام المومنین زینب اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آسمان پر نکاح ہوا اور بحکم خداوندی آپ نے زمین پر بھی نکاح کر لیا مگر مرزا صاحب قادیانی نے ۔ "کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ" متنبی بن کر پیشگوئی کی کہ محمدی بیگم کے ساتھ میرا نکاح ہو گا آپ بقیہ عمر سر پٹک پٹک کر حیلے بہانے بنا کر دھمکیاں دے دے کر مرگئے مگر نکاح نہ ہوسکا اور نہ ہوا۔ اور اپنی حسرت دل میں ہی لے کر چلتے بنے (ھیہات)

۷ - انبیاء علیہم الصلوٰۃ السلام کی شان مبارک اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا سب راستباز اور پاکباز تھے ان کے آباؤاجداد بھی راستباز۔ امہ صدیقہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے مگر مرزا صاحب کے بیسیوں کذبات شمار کیے گئے اور پیشینگوئیاں غلط نکلیں لہٰذا آپ جھوٹے ہیں۔

۸ - انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب كَالشَّمْسِ فِی النَّهَارِ سچے ہوتے رہے مگر آپ کے خواب باوجود متنبی ہونے کے جھوٹے نکلے۔ مرزا صاحب کے ایک پٹھانکوٹی مرید مسمی ایم عبدالکریم ناقد مبلغ و کارکن جماعت مرزائیہ قادیانیہ اسی وجہ سے تائب ہو کر مسلمان ہو گئے اور حقیقت مرزائیت اور تحقیق ناقد ۱۳۶ صفحہ کی کتاب لکھی اس میں آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہادی پائیں کی آج تک کوئی خواب پوری

نہیں ہوئی۔ سوائے ایک خواب کے جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ بخاری آپ کا ازار بند کھول رہا ہے، دو تین دفعہ بخاری نے ازار بند کھولا مگر حضرت والا نے پاجامہ نہ اترنے دیا۔ "الفضل" تفصیل دیکھو (تحقیق ناقد ص ۳ مطبوعہ ایکسپرٹ لیتھو پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور ۱۹۳۶ء)

۹۔ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نے فریضہ حج کو ترک نہیں کیا مگر مرزا صاحب نے باوجود اپنی پیشینگوئی کی کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں (بہ تحقیق ناقد) فریضہ حج ادا نہیں کیا بلکہ یہ کہہ دیا کہ اب مکہ مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ سوکھ گیا اور مقام حج قادیان بنا لیا ہے لہٰذا وہ کاذب اور دجال ہے۔

۱۰۔ انبیاء کا کلام و خلق تمام خوبیوں کا حامل ہوتا تھا مگر مرزا صاحب کی دشنام طرازی و دریدہ دہنی اس کی کتاب براہین احمدیہ جس کو وہ قرآن کی طرح کہتا ہے ظاہر و باہر ہے۔ الامان۔ لہٰذا وہ کاذب ہے۔ تلک عشرۃ کاملہ۔ تفصیلات مفصلات میں ہے یہ مختصر مشتے نمونہ از خروارے واند کے از بسیارے ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبین و علی آلہ و اصحاب اجمعین

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے عقیدہ یہ بھی ہے۔ کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ انکے بعد کسی قسم کا کوئی ظلی و بروزی نبی نہیں آسکتا۔ جو شخص اسکے خلاف عقیدہ رکھے۔ اور یہ کہے اور مانے کہ آپ کے بعد نیا نبی آسکتا ہے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجائیگا۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اسی عقیدہ کا واضح اور دو ٹوک الفاظ میں اعلان فرمایا ہے۔

ماکان محمد اباواحد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین وکان اللہ بکل شی علیما "الاحزاب"

حضور ﷺ نے متعدد ارشادات عالیہ میں اس عقیدہ کی تصریح فرمائی۔

۱۔ مجھ پر انبیاء کا اختتام کیا گیا ہے۔

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

مجھے اللہ تعالی نے دیگر انبیاء پر چھ فضیلتیں عطا فرما رکھیں ہیں۔

۱۔ مجھے جامع کلمات سے نوازا گیا ہے۔

۲۔ مخالفین کے دل میں میرا رعب ڈال دیا گیا ہے۔

۳۔ میرے لئے مال غنیمت کو حلال فرمادیا۔

۴۔ میری خاطر تمام زمین کو پاک اور جائے سجدہ بنادیا ہے۔

۵۔ مجھے تمام مخلوق کا نبی بنایا گیا ہے۔

۶۔ ختم بی النبییون (مجھ پر انبیاء کا اختتام کردیا ہے)

۲۔ میں مکان نبوت کی آخری اینٹ ہوں۔

بخاری و مسلم ' ترمذی اور مسند احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ ' حضرت ابوھریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور دیگر تمام انبیاء کی مثال ایک عمدہ محل کی ہے ۔ جسے بنایا گیا مگر اسمیں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی۔ اسے ہر کوئی دیکھنے والا ہی کہتا کاش! یہاں اینٹ رکھ کر اسے مکمل کر دیا گیا ہوتا۔

ترجمہ میں نے آکر وہ جگہ پر کردی ۔ عمارت نبوت میری وجہ سے مکمل ہوگئی ۔ اور مجھ پر رسولوں کا اختتام کردیا گیا۔

میں عمارت نبوت کی وہی پہلی اینٹ ہوں اور میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں۔

۳۔ پہلے رسول آدم (علیہ السلام) اور آخری محمد ہیں (ﷺ)

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ترجمہ۔ پہلے رسول آدم (علیہ السلام) اور آخری محمد (ﷺ) ہیں (نوادر الاصول ینحکم ترمذی)

۴۔ پوری امت کا فیصلہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر آجتک ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے۔ ہر دور کے علماء و فقہا، محدثین اور مفسرین نے اس بات پر تصریح کی جو شخص اسکے خلاف عقیدہ رکھے گا وہ کافر، مرتد اور زندیق ہے۔

۵۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا فتوی

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے دور میں کسی شخص نے نبوت کا دعوی کیا اسے گرفتار کرلیا گیا وہ کہنے لگا مجھے کچھ مہلت دو تاکہ میں اپنی نبوت پر دلیل پیش کرسکوں تو آپ نے فرمایا۔
ترجمہ۔ جو شخص اس سے نشان مانگے گا وہ کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد قطعی کہ مخالفت کریگا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ النعمان)

اسلام کے خلاف گہری سازش

ساڑھے بارہ سو سال تک مسلمان حکمران رہے۔ کفار نے انکے خلاف ہر طرح کی جنگ لڑی مگر ناکام رہے آخر انہوں نے ایک حربہ و منصوبہ سوچا۔ جس سے امت کی وحدت پارہ پارہ ہوگئی۔ کفار غالب اور مسلمان مغلوب ہوگئے۔
وہ منصوبہ یہ تھا کہ امت مسلمہ کو اپنے نبی کی ذات پر لڑادیا جائے۔ کیونکہ جب تک انکا اسلام کے مرکز یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق محبت و عشق قائم ہے۔ ان میں بلال سے لیکر غازی علم الدین تک پیدا ہوتے رہے۔ مفکر اسلام علامہ اقبال مرحوم نے یہی بات اپنے ان اشعار میں بیان کردی ہے۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اسکے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز ویمن سے نکال دو

(کلیات اقبال اردو ۶۰۸)

روح محمد نکالنے کے لئے کچھ افراد کو خریدا گیا۔ ان میں سے کچھ افراد عرب کی سرزمین سے اور کچھ برصغیر کے تھے جنہوں نے اسلام اور بانی اسلام کے بارے میں جو منہ میں آیا کہا انکی تحریرات کے چند نمونہ جات ملاحظہ کیجئے۔

۱۔ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کرڈالے (تقویۃ الایمان ص ۶)

۲۔ آپ کا فرمان ہے۔

میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۴)

۳۔ سب انسان آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے (تقویۃ الایمان ص ۳۳)

۴۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تحذیر الناس ص ۲۸)

۵۔ بعد حمد و صلوۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبین کرنے چاہیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدیم یا تاخیر ذاتی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبین فرمانا اس صورت میں کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے (تحذیر الناس ص ۳)

۷۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کے نہیں ہے۔ (فتاوی رشیدیہ جلد دوم ص ۹)

۸۔ الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطیعہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوتی فخر دوعالم کی وسعت علم کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ ص ۵۱)

۹۔ اعلی علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے۔ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ (براہین قاطعہ ص ۲)

۱۰۔ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ (آپ نے فرمایا)

مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (براہین قاطعہ ص ۵۱)

۱۱۔ حضرت ﷺ محض مذہبی معاملات اور آخرت کے بارے میں ہی جانتے ہیں باقی معاملات میں دیگر لوگ زیادہ آگاہ ہوسکتے ہیں۔ اسپر آپ کا فرمان شاہد ہے
۔ ترجمہ۔ تم اپنی دنیا کے معاملات زیادہ بہتر جانتے ہو۔

۱۲۔ جو شخص بارگاہ نبوی میں حاضری کی نیت سے سفر کرے گا۔ اسکا سفر معیت قرار پائے گا۔ جو بھی مدینہ جائے وہ مسجد نبوی ﷺ کی نیت کر کے جائے۔ (کشف ضلالت ابن تیمیہ ص ۹۳)

۱۳۔ وصال کے بعد حضور ﷺ سے شفاعت کی درخواست نہیں کی جاسکتی جو ایسے کریگا وہ مردود ہے (هذه مناهيعنا للشيخ صالح بن عبدالعزیز ۸۳، ۸۴، ۸۹)

۱۴۔ اثر ابن عباس صحیح ہے۔ جسمیں ہے کہ ہر زمین کا الگ الگ خاتم النبین ہے (مناظرہ احمدیہ ۔ ۴۷)

اہم نوٹ

یہاں اثر ابن عباس کی حقیقت سے آگاہی ضروری ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ "اللہ تعالی نے سات زمینیں پیدا کیں ہر زمین

میں آدم ہے تمہارے آدم کی طرح اور نوح تمہارے نوح کی طرح ابراہیم ہے تمہارے ابراہیم کی طرح عیسیٰ ہے تمہاری عیسیٰ کی طرح موسیٰ ہے تمہارے موسیٰ کی طرح اور حضور اکرم ہیں تمہارے نبی کی طرح"۔

تمام امت مسلمہ نے اس اثر کو یہ کہتے ہوئے رد کردیا کہ یہ قرآن کی نص قطعی خاتم النبین کے خلاف ہے۔

ملاحظہ کیجئے (ا)۔ روح البیان ج ۱۰ پ ۲۸ ص ۴۴، ۴۵

۲۔ روح المعانی پ ۲۸ ص ۱۴۴

۳۔ فیض الباری ج ۳ ص ۳۳۳

مزید تفصیل کے لئے التبشیر بردالحتذیر اور البتشیر پر اعتراضات کا جواب میں ملاحظہ کیجئے (از علامہ احمد سعید کاظمی)

اسکے باوجود ہندوستان میں کچھ لوگوں نے اس اثر کی صحت کو منوانے کی کوشش کی اور اس پر تحریری کام کیا۔

ہمارے مطالعہ کے مطابق اس بحث کا آغاز مولانا محمد احسن نانوتوی نے ۱۲۶۷ میں کیا، جسکا رد اعلیٰ حضرت کے والد گرامی مولانا نقی علی خان اور مولانا عبدالقادر بدایونی نے کیا۔

پروفیسر محمد ایوب قادری نانوتوی کے حالات میں لکھتے ہیں۔

یہاں اس امر کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے۔ کہ اثر ابن عباس کے مسئلے میں علماء بریلی اور بدایوں نے مولانا محمد احسن کی بڑی شدت سے مخالفت کی بریلی میں اس محاذ کی قیادت مولوی نقی علی خان کر رہے تھے۔ اور بدایوں میں مولوی عبدالقادر بن مولانا فضل رسول بدایوی سرخیل جماعت تھے (مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۹۴)

مولانا نوناتوی نے اپنا عقیدہ ان الفاظ میں بیان کیا

میرا عقیدہ یہ ہے کہ حدیث مذکورہ صحیح اور معتبر ہے اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں اور ہر طبقہ میں نبی ہے اور حدیث مذکورہ سے ہر طبقہ میں انبیاء کا ہونا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہے۔ (تنبیہ الجہال بالہام

البابسط اعتصام ص ۶ از مفتی حافظ بخش انوری)

مولانا نقی علی خان مرحوم نے اس کے خلاف باقاعدہ تحریک چلائی۔ اپنے دور کے علماء سے رابطہ کیا استغناء ارسال کیا جسکی وجہ سے علماء بدایوں اور رامپور نے خوب بڑھ چڑھ کر موصوف کا ساتھ دیا۔ حتی کہ دونوں فریقوں کے مسلم بزرگ مولانا ارشاد حسین رامپوری نے مولانا نقی علی خان کی تائید کی اور لکھا اس (اثر) پر عقیدہ رکھنا اہل سنت و جماعت کے خلاف ہے۔ خاتم النبین حضور ﷺ ہیں حدیث شاذ ہے۔ (تنبیہ الجہال ص ۲۶)

تحذیر الناس کیوں لکھی گئی؟

یہاں اس بات کا علم بھی ہونا ضروری ہے کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی نے "تحذیر الناس عن انکار ابن عباس" مولانا محمد احسن نانوتوی کی حمایت میں ہی لکھی تھی ہوا یوں کہ مولانا احسن نانوتوی نے اپنی تائید حاصل کرنے کے لئے ایک سوالی اشتہار چھپوا کر دیگر اضلاع کے علماء کرام کو بھیجا۔ اسکے انہیں صرف دو جواب موصول ہوئے ان میں سے ایک جواب انکے رشتہ دار مولانا محمد قاسم نانوتوی کا آیا جنہوں نے باقاعدہ ان کی حمایت کی اور اس اشتہاری سوال کے جواب پوری کتاب "تحذیر الناس عن انکار ابن عباس" لکھ ڈالی تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے (مولانا نقی علی خان بریلوی ص ۶۳)

مولانا انور شاہ کشمیری بھی کہتے ہیں۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اثر کی شرح میں مولانا نانوتوی نے ایک مستقل رسالہ "تحذیر الناس عن انکار ابن عباس تحریر کیا ہے") (فیض الباری ج ۳ ص ۳۳۳)

نوٹ۔

مولانا انور شاہ کاشمیری نے اس مسئلہ میں نانوتوی سے اختلاف کیا ہے الغرض

عارضی رشتہ داری کی لاج رکھنے کے لئے مستقل کتاب لکھ دی کاش ذہن میں اس دائمی رشتہ کا خیال ہوتا جو دنیا، قبر، حشر، پل صراط، میزان دخول جنت اور بعد از دخول جنت بھی کام آیگا کاش ذہن میں یہ کیفیت ہوتی

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

یاد رہے "تحذیر الناس" ہی وہ کتاب ہے ساری دنیا میں مرزائی ہزاروں کی تعداد میں اسے فری تقسیم کرتے ہیں۔

بلکہ بھٹو کے دور میں جب اس فتنہ کا سربراہ قومی اسمبلی کی کمیٹی کے سامنے گیا تو اس نے دیگر دلائل کے ساتھ ساتھ اس کتاب کی عبارات کو بھی پیش کیا جسکا جواب مفتی محمود دیوبندی کے پاس کیا ہونا تھا۔ اعلی حضرت کے خلیفہ مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی کے بیٹے مولانا شاہ احمد نورانی سینہ تان کر کھڑے ہوگئے اور کہا ہم ایسا کہنے والے کو بھی کافر ہی سمجھتے ہیں۔

انہیں نبی کی ضرورت ہے

جب مان لیا جائے کہ کروڑوں محمد پیدا ہوسکتے

آپ محض مذہبی معاملات سے آگاہ ہیں دیگر معاملات میں دوسرے لوگ آپس سے بڑھ سکتے ہیں۔

- آپ کا علم ملک الموت کے بھی برابر نہیں
- آپ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں
- آپ مر کر مٹی میں مل گئے۔
- اب آپ سے کوئی تعلق امت کا نہیں رہا
- خاتم النبین اور رحمتہ للعالمین آپ کے خاصے نہیں

تو اب بتائیے

تو اب بتائیے کیا نئے نبی کی ضرورت پیش آئے گی یا نہیں ؟۔
کیا ذہن میں یہ بات نہیں جائے گی کہ ہمیں اب اپنے سیاسی ' اقتصادی معاشی ' سماجی اور معاشرتی مسائل کے لئے کسی شخص کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے؟اگر آپ کہیں کہ نبی کی شریعت موجود ہے تو ذہن کہے گا اسمیں تو صرف مذہبی معاملات کا حل ہے بقیہ مسائل کا حل وہاں سے نہیں مل سکتا۔

لیکن انکو ضرورت نہیں

لیکن ان لوگوں کو نئے نبی کی ضرورت پیش نہیں آئے گی جو یہ عقیدہ رکھتے ہوں ہمارا نبی آج بھی زندہ ہے انکی تعلیمات زندہ ہیں اسکا فیض آج بھی جاری ہے وہ صرف مذہبی معاملات ہی نہیں بلکہ وہ ہر مسئلہ کا حل جانتا ہے انکے پاس تاقیامت امت کو درپیش مسائل کا حل ہے انکی نگاہ صرف اپنے صحابہ پر ہی نہیں تاقیامت آنے والی امت پر ہے وہ ہر ہر امتی کے مسائل سے آگاہ بھی ہیں اور انکے حل پر بھی

قادر ہیں۔

وہ عالم ماکان ومایکون ہے انہیں اللہ تعالی نے ابتدائے خلق سے لیکر دخول جنت و نار کے تمام معاملات سے آگاہ فرمایا ہوا ہے

جب یہ غلط قسم کے عقائد کے جراثیم امت مسلمہ میں مختلف طریقوں سے چھوڑے گئے۔ اسکے ساتھ ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا شخص سامنے لایا جائے جو یہ کہے جس کی ضرورت تم محسوس کرتے ہو وہ میں ہوں اسکے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو خریدا گیا اور اسنے (معاذ اللہ) نبی اور رسول ہونے کا اعلان کردیا مختلف اہل علم نے اس فتنہ کے خلاف تحریری و تقریری جہاد کیا۔

اعلیٰ حضرت کی خصوصیت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری اور انکے خاندان نے بھی خوب اور بھرپور انداز میں اس فتنہ کے قلع قمع کے لئے جدو جد کی یاد رہے۔ انہوں نے نہ صرف فتنہ مرزائیت بلکہ اسکو قوت اور بنیادیں فراہم کرنے والے جتنے گروہ تھے۔ ان تمام کی سرکوبی کی۔

کون نہیں جانتا آپ ہی کی واحد شخصیت تھی جس نے ان گستاخانہ عبارات کی نہ صرف نشاندھی کی بلکہ تمام عمر انکے رو کے لئے وقف کردی۔ (مرزا کا انتخاب)

امت مسلمہ کو بد عقیدگی سے بچانے کے لئے علماء حرمین سے فتوے حاصل کئے صبح و شام ایک کرکے سینکڑوں کتب کا انبار لگا دیا۔

باقی لوگوں کی نظر صرف فتنہ مرزائیت پر تو گئی مگر اسکے ان حواریوں کی طرف نہ گئی جو اسکی تقویت کا سبب بن رہے تھے۔ اللہ تعالی نے فاضل بریلوی کو وہ نور بصیرت عطا فرمایا کہ آپ کی نگاہ ان تمام فتنوں کی طرف گئی اور آپ نے ہر ہر فتنہ کے سد باب کے لئے اپنی توانائیاں صرف کیں۔

آیئے ہم اب صرف آپکے فتنہ مرزائیت کے خلاف کئے جانے والا کام کا تعارف اور

تجزیہ پیش کرتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے والد گرامی کی خدمات

مسئلہ ختم نبوت میں صرف اعلیٰ حضرت نے ہی کام نہیں کیا بلکہ آپ کا تمام خاندان اسکے لئے وقف تھا اعلیٰ حضرت کے والد گرامی اور آپ کی اولاد کی خدمات بھی قابل ذکر ہیں۔

آپ نے پہلے پڑھا سنا جب کچھ لوگوں کی طرف سے اثر ابن عباس جو مرزائیت کی ایک بنیاد ہے کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تو سب سے پہلے جس شخص نے اس کے خلاف کمربستہ ہو کر جہاد کیا وہ اعلیٰ حضرت کے والد گرامی مولانا نقی علی خان ہی تھے جنکی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

اعلیٰ حضرت کا تحریری کام

اعلیٰ حضرت نے اس موضوع پر مختلف فتاوی جات کے علاوہ پانچ مستقل درج ذیل کتب خود تحریر کیں

۱۔ جزاالله عدوه باباۂ ختم النبوۃ ۔۱۳۱۷ (دشمنان خدا اور اس کا نام فتنہ غلامیہ رکھا ختم نبوت منکرین کو اللہ برباد کرے)

۲۔ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب ۔۱۳۲۰ (جھوٹے مسیح پر اللہ کا عذاب و عتاب)

۳۔ قہر الدیان علی مرتد بقادیان ۔۱۳۲۳ (قادیانی مرتد پر اللہ کا قہر)

۴۔ المبین ختم النبین ۔۱۳۲۶ (ختم نبوت کا واضح بیان)

۵۔ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی ۔۱۳۴۰ (قادیانی مرتد پر اللہ کی تلوار)

آپ کے صاجزادے مولانا حامد رضا بریلوی کا کام

آپ کی رہنمائی میں آپ کے صاجزادے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی نے ایک مستقل کتاب فتنہ مرزائیت کے خلاف لکھی۔

الصارم الربانی علی اسراف القادیانی ۱۳۱۵ (قادیانی کے کفر پر خدائی تلوار)

۱۔ سب سے پہلی کتاب ۱۳۱۷ میں جزا اللہ عدوہ تصنیف فرمائی اس تصنیف لطیف کا تعارف خود مصنف قدس سرہ کی زبانی سنئیے۔

اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی شریعت جدیدہ وغیرھا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحتہ خاتم بمعنی آخر بتایا۔ متواتر حدیثوں میں اسکا بیان آیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین سے ابتک تمام امت مرحومہ نے اس معنی کو ظاہر و متبادر و عموم و استغراق حقیقی نام پر اجماع کیا (کہ حضور ﷺ تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اسی بناء پر سلفاو خلفاء آئمہ مذاہب نے نبی ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا کتب احادیث و تفسیر و عقائد و فقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب "جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ" ۱۳۱۷ھ (دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزار) میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر پر ارشادات آئمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس نصوص ذکر کیے، واللہ

الحمد۔(فتاوی رضویہ ج ۶ - ص ۵۹)

۲۔ ۱۳۲۰ کو آپ نے دوسری کتاب "السوء والعقاب علی المسیح الکذاب" تصنیف کی یہ مولانا محمد عبدالغنی امرتسری کے استفتاء کا جواب ہے۔
سوال یہ تھا کہ ایک مسلمان نے ایک مسلم عورت سے نکاح کیا عرصہ تک باہمی معاشرت رہی پھر مرد مرزائی ہوگیا تو کیا اس کی منکوحہ اسکی زوجیت سے نکل گئی ہے؟ ساتھ ہی امرتسر کے متعدد علماء کے جوابات منسلک تھے۔

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکے جواب میں ایک رسالہ "السعوء والعقاب علی المسیح الکذاب" (جھوٹے مسیح پر عذاب و عقاب) قلمبند فرمایا جس میں دس وجہ سے مرزائے قادیانی کا کفر بیان کرکے فتاوی ظہیریہ طریقیہ محمدیہ، حدیقہ ندیہ برجندی شرح نقایہ اور فتاوی ہندیہ (عالمگیری) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

"یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور انکے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں پھر سوال کا جواب ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں۔
شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام وہ توبہ بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے، زنائے محض ہو اور جو اولاد ہو یقیناً ولدالزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائرو سائر ہیں۔

۳۔ پھر ۱۳۲۳ میں قہر الدیان علی مرتد بقادیان تحریر فرمایا یہ رسالہ بھی امام احمد رضا بریلوی کے رشحات قلم سے ہے اس میں ختم نبوت کے منکر کلمۃ اللہ حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمن جھوٹے مسیح، مرزائے قادیانی کے شیطانی کا رد کرکے عظمت اسلام کو اجاگر کیا ہے۔

۴۔ المبین ختم النبین ۔ مولانا ابوالطاہر نبی بخش کے استفتاء کے جواب ۱۳۲۶ کو تحریر فرمائی جس میں دریافت کیا گیا تھا۔
بعض لوگ "خاتم النبین" میں الف لام عہد خارجی قرار دیتے ہیں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم

بعض انبیاء کے خاتم ہیں) اور بعض اسے استغراقی قرار دیتے ہیں (اب مطلب یہ ہوگا کہ آپ تمام انبیاء کے خاتم ہیں) ان میں سے کس کا قول صحیح ہے ؟

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکے جواب میں ایک مختصر رسالہ تحریر فرمادیا فرماتے ہیں جو شخص لفظ خاتم النبین میں النبین کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اسکی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جسکے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اسمیں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص (فتاوی رضویہ ج ۶ ص ۵۸)

پھر خاتم النبین میں تاویل کی راہ کھولنے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں آج کل قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبین سے ختم شریعت جدیدہ مراد ہے اگر حضور کے بعد کوئی نبی اس شریعت مطہرہ کا مروج اور تابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے (فتاوی رضویہ ج ۶ ص ۵۸)

یاد رہے کہ تقریبا بائیس صفحات اس بحث پر لکھے کہ الف لام استغراقی ہے

۵۔ آخری تصنیف ۱۳۴۰ کو تحریر کی اسی سال آپ کا وصال ہے پیلی بھیت سے شاہ میر خان قادری مرحوم نے ۱۳۴۰ کو ایک استفتا بھیجا سائل نے ایک آیت اور ایک حدیث پیش کی تھی جس سے قادیانی حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں اور پوچھا تھا کہ اس استدلال کا جواب کیا ہے؟۔

امام احمد رضا بریلوی نے پہلے اعتراض کا جواب دینے سے پہلے سات فائدے بیان کیے جن میں واضح کیا کہ مرزائی حیات عیسی علیہ السلام کا مسئلہ کیوں اٹھاتے ہیں دراصل مرزا کے ظاہر و باہر کفریات پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک ایسے مسئلے میں الجھتے ہیں جس میں اختلاف آسان ہے پھر بھی یہ مسئلہ انکے لئے مفید نہیں پھر سات وجہ سے بتایا کہ یہ آیت قادیانیوں کی دلیل نہیں بن سکتی اور حدیث کو دلیل بنانے کے دو جواب دیئے۔

۶۔ آپ کے صاحبزادے حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی نے

۱۳۱۵ھ میں ایک سوال کے جواب میں ایک کتاب "الصارم الربانی" تصنیف فرمائی جس میں مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کو تفصیل سے بیان کیا اور مرزا کی مثیل مسیح ہونے کا زبردست رد کیا۔

امام احمد رضا خان بریلوی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں۔

اس ادعائے کاذب (مرزا کے مثل مسیح ہونے) کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جسکا ایک مبسوط جواب والد عزفاضل نوجوان مولوی حامد رضا خان محمد حفظ اللہ نے لکھا اور بنام تاریخی "الصارم الربانی علی اسراف القادیانی" مسمی کیا یہ رسالہ حامی سنن، حامی فتن، ندوہ شکن، ندوی افگن قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی، حسین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد (پٹنہ) سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا۔

سامعین آپ نے ملاحظہ کیا اعلیٰ حضرت کی کم اُز کم تین پشتوں نے مرزائیت اور انکے ہم نوا لوگوں کے خلاف بلا خوف لومۃ لائم کام کیا تحریک چلائی حرمین سے فتوے حاصل کئے کتب تحریر کیں تاکہ یہ فتنہ دب جائے اب ان لوگوں سے انجام کے بارے میں بھی سوچئیے جنہوں نے عالم عرب کو اعلیٰ حضرت کے خلاف بھڑکانے کے لئے انہیں نعوذ باللہ مرزائی قرار دیا اس کے رد کے لئے البریلویہ کا تنقیدی جائزہ از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کا مطالعہ ضروری ہے۔

یہاں اس بات کا تذکرہ بھی ضروری ہے اس موضوع پر حضرت علامہ احمد سعید کاظمی قدس سرہ کی کتاب التبشیر بردالتحزیر نہایت ہی قابل قدر کتاب ہے۔

واضح رہے اس فتنہ کے خلاف آپ کے تلامذہ، خلفاء اور آپ کے ہم مسلک و ہم مشن لوگوں کی خدمات تاریخ کا ایک سنہری باب ہیں چند اسماء گرامی ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی
۲۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری
۳۔ علامہ ابوالحسنات قادری
۴۔ علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری
۵۔ حضرت علامہ احمد سعید کاظمی
۶۔ علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی
۷۔ مولانا شاہ احمد نورانی
۸۔ مولانا عبدالستار خان نیازی
۹۔ مولانا محمد الیاس برنی

کے برعکس پیر صاحب تحذیر الناس کے اس قدر مؤید اور حامی ہیں اور اس کی تعریف میں اتنے رطب اللسان ہیں کہ ان کی عبارات پڑھ کر ہماری آنکھوں سے لہو کے قطرے ٹپکنے لگتے ہیں۔

ایک تحذیر الناس پر کیا موقوف ' خدا جھوٹ نہ بلوائے پیر صاحب تو ان کتابوں کی بھی حمایت کرتے ہوں گے اور انہیں ان کتابوں میں بھی کوئی کفریہ خرابی اور سقم نظر نہ آتا ہوگا کہ جن کی کچھ عبارات پر تحذیر الناس کے ساتھ ہی ان پر بھی مفتیان عظام مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کا فتویٰ کفر موجود ہے۔

ان مفتیوں میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمتہ کے خلیفہ اور اردو جاننے والے حضرت مولانا عبدالحق مہاجر الہ آبادی بھی شامل ہیں جن کو" تذکرۃ الرشید" میں مولوی رشید احمد گنگوہی کے سوانح نگار مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے وسیع النظر محدث تسلیم کیا ہے۔ فتوے کی زد میں آنے والے "حفظ الایمان" کے مصنف مولوی اشرف علی تھانوی' "براہین قاطعہ" کے مصنف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی سہارنپوری اور فتویٰ در وقوع کذب باری تعالیٰ کے لکھنے والے مولوی رشید احمد گنگوہی ہیں۔ استفتاء کے اندر مرزا غلام احمد قادیانی کا نام اور اس کی کفریہ عبارات بھی درج ہیں اور الحمد للہ کہ ۱۹۷۴ء میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر قرار دے کر حکومت پاکستان امام احمد رضا بریلوی اور علمائے حرمین شریفین کا یہ فتویٰ تسلیم کر چکی ہے۔ پیر صاحب کی "تفسیر ضیاء القرآن" مولوی اشرف علی تھانوی اور ان کے ماننے والے علماء عبدالماجد دریا بادی اور مودودی صاحب وغیرہ کے ناموں سے چمک دمک رہی ہے۔ پیر صاحب علمائے دیوبند کی عبارات اگر کسی اختلافی مسئلے میں اپنے سنی نقطہ نظر کی تائید میں لاتے تو ہمیں بھلا کیا اعتراض ہوسکتا تھا مگر انہوں نے تو عام مسائل و معاملات پیش کرتے ہوئے اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کے لئے علماء دیوبند کی عبارات بطور سند تحریر کی ہیں (امام احمد رضا کا یہ استفتاء اور مفتیوں کی عبارات کتاب "حسام الحرمین" میں دیکھیے)

دوٹوک الفاظ میں بات یہ ہے کہ جملہ علمائے حرمین شریفین کے علاوہ امام احمد

رضا بریلوی، مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی، خواجہ پیر قمر الدین سیالوی اور برصغیر کے دیگر جید علمائے اہل سنت کا دیوبندی کتب پر کفر کا فتوی بھیرہ کے پیر کرم شاہ صاحب کو تسلیم نہیں۔

اب پیر صاحب کی دیکھا دیکھی، ہمارے ملک کے اندر ایک پورا طبقہ "علماء" کا وجود میں آچکا ہے۔ یہ طبقہ دیگر تمام اعمال و عقائد میں پکا بریلوی ہے اور سنی بریلوی اجتماعات میں شرکت کرتا ہے اس طبقے کو بھی امام احمد رضا بریلوی کا یہ فتوی کفر قبول نہیں۔ میری اس طبقے کے علماء سے گزارش ہے کہ وہ علمائے دیوبند کی کفریہ عبارات کو اسلامی ثابت کردکھائیں۔ اگر ایسا ناممکن ہے تو پھر محض اس مسئلے کو کفریزید اور آئمہ مجتہدین کے اختلافی مسائل کی مانند قرار کر تاویلات باطلہ سے باز آجائیں۔ بصورت دیگر قادیانیوں کا کفر بھی ایسی باطل تاویلات کی وجہ سے کمزور پڑ جائے گا۔

یہ صلح کل طبقہ ان کفریہ عبارات اور بحث مباحثہ کو محض فضول جھگڑا اور وقت کا ضیاع قرار دیتا ہے۔ بالفاظ دیگر جن کتب میں ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں صریح اور غیر مبہم گستاخیاں پائی جاتی ہیں ان کے خلاف آواز اٹھانا وقت کا شدید ضیاع اور "فرقہ واریت" کو ہوا دینا ہے مگر فقط رشوت و چور بازاری سے روکنے کا درس ان کے نزدیک اسلام کا عین منشاء ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اعمال صالح کی قبولیت کا دارو مدار عقائد صحیحہ پر نہیں، ملکی حالات و معاملات کے سنوارنے پر ہے۔ یا للعجب۔ کیسا دردناک سانحہ ہے کہ چند مولویوں کے علم و قلم کی لاج رکھنے کے لئے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ جیسے اہم فریضے کو قوم وملت کے تعمیری پروگرام میں رکاوٹ سمجھ لیا گیا ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ اس طبقے کو عقیدے کے استحکام کی بجائے معاشرے کا استحکام زیادہ عزیز ہے۔

جناب پیر کرم شاہ صاحب نے بھی اس اختلاف کو شغل تکفیر بازی اور فرقہ واریت کہہ کر اسے بچنے کی تلقین کی ہے (دیکھئے مقدمہ تفسیر ضیاء القرآن) لیکن ہماری سادہ لوح عوام کو اپنی اندھی عقیدت کے باعث ایسی عبارات نظر نہیں آتیں بلکہ اچھے

خاصے عالم بھی اس عقیدت میں غوطہ کھائے بیٹھے ہیں ۔ کئی بار میں نے سوچا کہ "سپاہ صحابہ" والے دیوبندی مولوی حق نواز جھنگوی کی ایک تقریر سن کر سمجھ گئے کہ شیعوں سے اختلاف کیا ہے مگر یہ ہمارے سنی عوام و خواص ہیں کہ ہزاروں تقریروں اور رسائل و کتب کی اشاعت کے بعد بھی دیوبندی بریلوی کا بنیادی اختلاف نہ سمجھ سکے۔ انہیں عشق مصطفیٰ ﷺ کا دعویٰ بھی ہے اور گستاخوں کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے بھی نظر آتے ہیں ۔ افسوس ! کہ انہیں کپڑوں کے پاکیزہ ہونے کی شرط معلوم ' وضو کی شرط یاد ' قبلے کی طرف رخ کرنے کی خبر ' اور سب کچھ معلوم ہے مگر یہ معلوم نہ ہوسکا کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے صحیح العقیدہ امام کی شرط بھی ضروری ہے بصورت دیگر نہ نماز ہوگی نہ جماعت اور نہ جماعت کا ثواب۔ الٹا انفرادی نماز کا ثواب بھی جائے گا اللہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرمائے۔

یہ چند سطور سنی عوام کے لئے نوک قلم پر آگئیں ' بات ہو رہی تھی پیر صاحب کی ' تو پیر صاحب ایک جانب امام احمد رضا بریلوی کے معتقد و معترف ہیں اور دوسری جانب مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی پر بھی والہانہ عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں ۔ ان کے اس دوہرے معیار (یعنی صلح کلیت) نے انہیں آج اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے کہ وہ ایک نام نہاد دیوبندی عالم ڈاکٹر خالد محمود سیالکوٹی (مولف "مطالعہ بریلویت" و "آثار الحدیث" وغیرہ) کے سامنے یوں ساکت و صامت ہوکر رہ گئے ہیں کہ اب ان کی حالت قابل دید ہی نہیں قابل رحم بھی ہے۔

یقین نہ آئے تو مکتبہ حفیظیہ گوجرانوالہ سے چھپنے والی تحذیر الناس طبع دوم کا مقدمہ پڑھئے جس میں ڈاکٹر صاحب نے پیر صاحب کو لاجواب کر کے رکھ دیا ہے ۔ حالانکہ خود ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کا وزن کرنا ہو تو ڈاکٹر صاحب کی عبارات کے رد میں بندہ کے وہ مضامین مطالعہ فرمائے جائیں جو ماہنامہ القول السدید مصری شاہ لاہور میں پانچ قسطوں میں شائع ہوچکے ہیں ۔ صد افسوس کے پیر صاحب اس نام نہاد علامہ سے اپنی صلح کلیت اور تحذیر الناس کی حمایت کی " برکت " کے باعث بری

طرح مات کھا گئے۔ پیر صاحب! اب آپ میدان میں اتر چکے ہیں۔ پہلے تو آپ نے مولوی کامل دین کو تحذیر الناس کی خوبیوں سے آگاہ کیا۔ آپ کا خط شائع ہوا تو آپ نے رسالہ "تحذیر الناس میری نظر میں" لکھ کر دوبارہ تحذیر الناس کی حمایت کی۔ جو دو چار جملے صلح کلیت کے نبھانے کے لئے دیوبندیوں کے بظاہر خلاف لکھے' ڈاکٹر خالد محمود نے آپ کو پھر گرفت میں لے لیا اور ایسا گرفت میں لیا کہ جواب کی کوئی صورت ممکن ہی نہیں۔ البتہ آپ کے پاس ضعیف العمری' گوناگوں علمی مصروفیات' شب و روز کے دینی مشاغل اور اوراد و وظائف کی مشغولیت اور اسے ایک فروعی اختلاف کا نام دے کر سکوت اختیار کرنے اور جان چھڑانے کے مضبوط بہانے موجود ہیں۔ ظاہر ہے آپ تحذیر الناس کی حمایت سے ہاتھ اٹھانے سے تو رہے اور جواب آپ کے پاس نہیں سو چپ ہی بھلی۔ البتہ ڈاکٹر صاحب چپ نہیں ہوں گے وہ ہمیشہ للکارتے رہیں گے اور سنی بریلویوں کو پکڑ پکڑ کر کہتے رہیں گے کہ آپ کے الازہری پیر صاحب کے پاس میرے سوالوں کا کوئی جواب ہے تو انہیں کہیں کہ عنایت فرمائیں۔ اور آپ تک بھلا کس کی پہنچ؟ اور کوئی پہنچ ہی جائے تو جواب کی توقع کہاں؟ میں اس وقت مضمون لکھتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہا ہوں کہ اے خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے رب! تو پیر صاحب کو ایسی روشنی عطا فرما کہ اس روسیاہ وخطاکار

کے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد وہ تحذیر الناس کی حمایت سے مکمل طور پر ہاتھ اٹھا کر علماء اہلسنت کے ہمنوا بن کر اس کی تشہیر بھی کر دیں۔ آمین۔ علمائے اہل سنت سے اپیل ہے کہ وہ بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں اور پیر صاحب کے حق میں دعا فرمائیں۔ کیونکہ ادھر سے یہ آواز سنائی دے رہی ہے ع

چراغ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

پیر صاحب نے اگست ۱۹۸۶ء میں اکسٹھ صفحات پر مشتمل جو رسالہ "تحذیر الناس میری نظر میں" شائع کیا ہے اس سے متعلق ان کے معتقدین کے ذہنوں میں خدا جانے یہ غلط فہمی کس لئے پیدا ہو گئی کہ پیر صاحب نے تحذیر الناس کی حمایت سے ہاتھ اٹھا لیا ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ پیر صاحب نے اس رسالہ میں بھی تحذیر الناس کی مکمل حمایت فرمائی ہے بلکہ تحذیر الناس کے ایک پیرے کے استدلال کے ساتھ حمایت فرمائی ہے۔ اگرچہ یہ استدلال پرکاہ کے برابر نہیں اور باطل ہے۔ یاد رہے کہ تحذیر الناس کی عبارات پر جو کفر کا فتویٰ عائد ہے وہ محض اس بنا پر ہے کہ اس میں قرآن عزیز کے لفظ خاتم کے معنی بدل کر ختم نبوت زمانی کا انکار کیا گیا ہے۔ جبکہ پیر صاحب اپنے نئے رسالہ میں رقمطراز ہیں۔

"مندرجہ ذیل اقتباسات پڑھنے کے بعد یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے"۔ (تحذیر الناس میری نظر میں صفحہ ۵۸)

جن اقتباسات کا ذکر پیر صاحب نے کیا ہے ان کا رد دلائل کے ساتھ آخر میں کیا جا رہا ہے۔ بغور ملاحظہ فرمائیں

تحذیر الناس کا مختصر تعارف

پیر صاحب اور دیوبندی ملاں کے درمیان قلمی مجادلے کی اصل کہانی بیان کرنے

سے پہلے تحذیر الناس کا مختصر سا تعارف کرانا ضروری خیال کرتا ہوں ۔ اس کتاب کی اصلیت جانے بغیر آپ بے میل حقائق تک نہیں پہنچ سکتے ۔ منطق کی اصطلاحوں کے بل بوتے پر لکھی جانے والی یہ کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعوی نبوت سے تقریباً اٹھائیس سال قبل یعنی ۱۸۷۲ء کو منصہ شہود پر آئی ۔ یہ کتاب قادیانیوں کی جان ہے ۔ اس کتاب کی ساری تحقیق کا نچوڑ یہ ہے کہ قرآن عزیز کے الفاظ خاتم النبیین سے یہ مراد لینا کہ حضور ﷺ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اس لحاظ سے آپ آخری نبی ہیں یہ خیال عوام کالانعام کا ہے اہل فہم کا نہیں اور یہ معنی اپنے اندر کوئی فضیلت نہیں رکھتا ۔ نانوتوی صاحب کے نزدیک خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ "آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں" اور خاتمیت کی بنیاد اسی بات پر ہے ۔ یعنی آپ کی نبوت ذاتی ہے اور یہ ایسا وصف ہے جو کسی دوسرے نبی کو حاصل نہیں ۔ بس اسی بناء پر آپ کو خاتم قرار دیا گیا ۔ نانوتوی صاحب کا عقیدہ ہے کہ آپ مراتب نبوت کے خاتم ہیں زمانہ نبوت کے نہیں ۔ کیونکہ "تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں" یعنی زمانہ اول ہو یا زمانہ آخر دونوں اپنے اندر کوئی فضیلت نہیں رکھتے (۱) لہذا اگر حضور ﷺ زمانہ اولیٰ میں تشریف لاتے تو بھی خاتم النبیین ہوتے اور "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" ۔

(قوسین کے اندر دی جانے والی عبارات تحذیر الناس سے بلفظہ نقل کی گئی ہیں)

تحذیر الناس پر کفر کے فتوے

مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب نے تحذیر الناس لکھی تو چاروں طرف سے کفر کے فتووں کی بھرمار شروع ہو گئی ۔ خیال رہے کہ یہ فتوے امام احمد رضا بریلوی کے

(۱) بالذات کا لفظ محض نمائش کے طور پر ہے ۔ تحذیر الناس کی صفائی میں پیش کئے جانے والے تمام استدلالات کا رد مقالات کاظمی حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں

فتوے سے بہت پہلے دیے گئے۔ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ یہاں بھی (دیوبندیوں کے بقول) امام احمد رضا بریلوی کا ہاتھ ہوگا۔ گھر کی بوجھل شہادتیں ملاحظہ فرمائیں کہ یہاں بات دلائل اور ثبوت کے انبار سے ہوتی ہے۔

دیوبندیوں کے سرخیل اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب "ارواح ثلاثہ" میں لکھتے ہیں کہ تحذیر الناس کی اشاعت کے بعد نانوتوی صاحب اپنے سفر خفیہ رکھنے لگے۔ کسی دوسرے شہر جاتے تو غیر معروف سرائے میں ٹھہرتے۔ نام بدل کر لکھاتے اور کمرہ چھت پر لیتے۔ آگے لکھتے ہیں۔

"یہ وہ زمانہ تھا کہ تحذیر الناس کے خلاف اہل بدعات (بزعم تھانوی) میں ایک شور برپا تھا، مولانا کی تکفیریں تک ہو رہی تھیں۔ حضرت (نانوتوی) کی غرض اس اخفاء (چھپنے چھپانے) سے یہی تھی کہ میرے اعلانیہ پہنچنے سے اس (تحذیر الناس کے) بارے میں جھگڑے اور بحثیں نہ کھڑی ہو جائیں" (ارواح ثلاثہ صفحہ ۲۷۹)

دیوبندیوں کے یہی سرخیل تھانوی صاحب اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں

جس وقت مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحئی کے" (الافاضات الیومیہ جلد ۴ صفحہ ۵۸۰)

علاوہ ازیں علمائے دیوبند کے گرویدہ پروفیسر محمد ایوب قادری (جس کو علمائے دیوبند نامور محقق مانتے ہیں) نے اپنی کتاب بعنوان "مولانا محمد احسن نانوتوی" (جس پر مفتی محمد شفیع دیوبندی کراچی کی تصدیق بھی موجود ہے) میں درجن بھر ان کتابوں کے نام نمایاں طور پر تحریر کئے ہیں جو نانوتوی صاحب کی زندگی میں ہی ان کی کتاب تحذیر الناس کے رد میں منظر عام پر آئیں۔ بہر حال نانوتوی صاحب پر کفر کے فتووں کی بوچھاڑ ہوئی، مناظرے ہوئے، رجوع کے لئے کہا گیا، مگر نانوتوی صاحب اپنی بات پہ ڈٹ گئے اور بغیر توبہ تائب اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ قارئین! ذرا سینے پہ ہاتھ رکھ کر سوچیے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے بیان کے مطابق جب ہندوستان کے سارے علماء کفر کے فتوے عائد کر رہے تھے اور کوئی بھی تحذیر الناس کے حق میں

نہیں تھا تو یقیناً عبارات کے اندر کفر موجود تھا۔ لیکن افسوس کہ مصنف کو توبہ کی توفیق نہ ہو سکی۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ پیر کرم شاہ صاحب اس تحذیر الناس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ پیر صاحب ایک دیوبندی مولوی کے خط کے جواب میں لکھتے ہیں۔

"جہاں تک فکر انسانی کا تعلق ہے حضرت مولانا (محمد قاسم نانوتوی) قدس سرہ کی یہ نادر تحقیق کئی شپرہ چشموں کے لئے سرمۂ بصیرت کا کام دے سکتی ہے"

(عکس خط پیر صاحب مقدمہ تحذیر الناس صفحہ ۳۲ مکتبہ حفیظیہ گوجرانوالہ)

اگر شپرہ چشم یعنی دیوبندی، تحذیر الناس کی ان دیگر عبارتوں کو جو بقول پیر صاحب اہل سنت کے موافق ہیں، سرمۂ بصیرت بنا بھی لیں تو جو کتاب کے اندر خاتم کا معنی بدل کر ختم نبوت زمانی کا انکار کیا گیا ہے، اس کفریہ تحقیق سے نجات کی صورت کیا ہوگی؟ گو پیر صاحب کو تحذیر الناس میں کوئی عبارت کفریہ نظر نہیں آتی لیکن یا تو پیر صاحب علمائے اہلسنت کے دلائل کا رد کر دکھائیں اور عبارات تحذیر الناس کو بے غبار اور عین اسلامی ثابت کر دکھائیں اور یا پھر حمایت سے توبہ کر کے اہل سنت کے موافق ہو جائیں۔

پیر صاحب کو دیوبندی خط لکھ کر تحذیر الناس سے متعلق پوچھے تو پیر صاحب فوراً

جواب دیں ۔ دیوبندی ملاں تحذیر الناس کے مقدمہ میں پیر صاحب کا خط شائع کرے تو پیر صاحب فورا قلم اٹھا کر اکسٹھ صفحات کا رسالہ تصنیف کر ڈالیں

اب دیکھئے میرے سوالات کا جواب مرحمت فرماتے ہیں یا نہیں اور وہ بہانے جو دیوبندیوں کے جواب میں پیر صاحب کے رستے میں حائل نہیں ہوتے' اس خطاکار کے لئے آڑے آتے ہیں یا نہیں؟

آمدم بر سر مطلب

پیر صاحب کے جس خط کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے یہ خط انہوں نے ۲۲ جون ۶۴ کو بھیرہ کے ایک قریبی موضع رتو کالا کے دیوبندی مولوی کامل دین کو تحریر کیا تھا ۔ مولوی کامل دین نے اس خط کی عبارت اپنی کتاب "ڈھول کی آواز" میں شائع کردی بیس برس بعد ۱۹۸۴ء میں تحذیر الناس کے نئے ایڈیشن میں اس خط کا عکس دے دیا گیا۔ یہ ایڈیشن مکتبہ حفیظیہ گوجرانوالہ نے چند دیوبندی ہتھیاروں سے لیس کر کے مارکیٹ میں بھیجا ۔ اس ایڈیشن میں ڈاکٹر خالد محمود سیالکوٹی نے اس کا مقدمہ لکھا ۔ ڈاکٹر صاحب نے پیر صاحب کا خط اس لئے شائع کیا تاکہ وہ کہہ سکیں کہ امام احمد رضا بریلوی کے ایک عقیدت مند اور نامور عالم کو بھی تحذیر الناس کا کفر تسلیم نہیں ۔ اور سچی بات یہ ہے کہ پیر صاحب کے مقابلے میں ڈاکٹر صاحب نے یہ معرکہ واقعی مار لیا ہے ۔ البتہ ڈاکٹر صاحب علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کی کتاب "التبشیر برد التحذیر" کی جانب منہ نہیں کرتے کہ وہاں منہ کالا ہوجانے کا سو فیصد خطرہ محسوس کرتے ہیں ۔ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی' حضرت مولانا محمد اجمل سنبھلی اور حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی کی کتب الموت الاحمر' رد شہاب ثاقب' اور التنویر کی ایک سطر کا جواب نہیں دیتے کہ انہیں اپنے گھر کے "دلائل و شواہد" کا دیوالیہ پن صاف دکھائی دیتا ہے ۔ بس لے دے کر پیر صاحب رہ گئے ہیں جن کی صلح کلیت کے سہارے وہ اپنا نام پیدا کر رہے ہیں ۔ جس

تحذیر الناس پر پیر محمد کرم شاہ صاحب بھیروی کے استاد محترم حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی اور پیر صاحب کے مرشد خواجہ پیر محمد قمر الدین سیالوی علیہما الرحمۃ کفر کا فتویٰ دے رہے ہیں، خود پیر صاحب اس کتاب کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں

"حضرت قاسم العلوم رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف مسمی بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا۔ علماء حق کے نزدیک حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام متشابہات سے ہے اور اس کی صحیح معرفت انسانی حیطہ امکان سے خارج ہے لیکن جہاں تک فکر انسانی کا تعلق ہے حضرت مولانا قدس سرہ کی یہ نادر تحقیق کئی شپرہ چشموں کے لئے سرمہ بصیرت کا کام دے سکتی ہے ۔ رہے فریفتگان حسن مصطفوی تو ان کے بے قرار دلوں اور بے تاب نگاہوں کی وارفتگیوں میں اضافہ کا ہزار سامان اس تحذیر الناس میں موجود ہے ---------- ختم نبوت کا یہ ہمہ گیر مفہوم جو مبدا اور مآل، ابتدا اور انتہاء کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اگر امت مرزائیہ کی علمی سطح سے بلند ہو تو اس میں کسی کا کیا قصور"

(عکس خط پیر صاحب مقدمہ تحذیر الناس صفحہ ۳۰-۳۱)

پیر صاحب نے جب یہ نیا ایڈیشن ملاحظہ فرمایا اور دیوبندی ملاں کا مقدمہ مطالعہ فرمایا تو مقدمے میں درج ایک دو جملے ان کی طبیعت پر سخت ناگوار گزرے ۔ چنانچہ پیر صاحب کا قلم حرکت میں آگیا۔ اور ایک دم اکسٹھ صفحات کا رسالہ "تحذیر الناس میری نظر میں" وجود میں آگیا۔ اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس وقت علمی مشاغل اور دینی مصروفیات کیونکر کم ہو کر رہ گئی تھیں ۔ اور جسم ناتواں نے اتنی قوت کہاں سے حاصل کرلی تھی ۔ ورنہ میرے جیسے گناہگار و خطا کار کے لئے پیر صاحب کے پاس ایک لمحے کی فرصت نہیں کہ وہ میرے کسی خط کا دو سطری جواب دے سکیں ۔ پیر صاحب مقدمے کے دو جملوں سے متعلق فرماتے ہیں۔

"یہ فقیر اپنی گوناگوں مصروفیتوں اور ناتوانیوں کے باعث یہ مقالہ تحریر کرنے سے

لئے وقت نہ نکال سکتا اگر تحذیر الناس کے اس جدید ایڈیشن کے مقدمہ کے دو جملے نہ پڑھتا۔ یہ مقدمہ علامہ ڈاکٹر اور ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی جناب خالد محمود صاحب نے تحریر کیا ہے۔ یہ دو جملے انہوں نے اس فقیر کے اس خط کے تناظر میں لکھے ہیں جس خط کا ذکر میں نے ابتداء میں کیا ہے۔ دل تو گوارا نہیں کرتا کہ وہ دلخراش اور جذبات کو لہولہان کرنے والے جملے لکھ کر قارئین کرام کو ایک روحانی کرب میں مبتلا کروں لیکن کیونکہ ان جملوں کی ذمہ داری انہوں نے میرے خط پر ڈالی ہے اسلئے با امر مجبوری دل پر پتھر رکھ کر ان کو نقل کو رہا ہوں۔ علامہ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔" اسے بار بار مطالعہ کریں اور مولانا احمد رضا خان کے علم و دیانت کی داد دیں۔ خان صاحب نے کس جہل و خیانت کا لباس پہن کر ---------- انکار ختم نبوت کا الزام لگایا ہے"۔ (تحذیر الناس میری نظر میں صفحہ ۵۶)

اب جبکہ اسی دیوبندی مولوی نے پیر صاحب کی صلح کل عبارات پر دوبارہ گرفت کی ہے اور تحذیر الناس کے جدید ایڈیشن کی طبع دوم میں پیر صاحب کو مکمل طور پر لاجواب کر کے رکھ دیا ہے بلکہ ان کے امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان بریلوی کو جاہل اور خائن بھی "ثابت" کر دکھایا ہے تو اب خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ پیر صاحب کے جذبات کا لہو بہہ نکلا ہے یا سرے سے ہی خشک ہوگیا ہے۔ پہلے تو ڈاکٹر صاحب کا محض الزام تھا اب تو پیر صاحب پر گرفت کرنے کے بعد پیر صاحب کے لئے جاہل اور خائن بھی بنادیا ہے۔ یہ ہے صلح کلیت کی وہ برکت جس کے وسیلہ جلیلہ سے پیر صاحب کے امام پیر صاحب کے سامنے جاہل و خائن کی صورت میں پیش کر دیئے گئے ہیں اور اب پیر صاحب ہیں کہ "ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم" والی کیفیت سے دو چار ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تحذیر الناس کا یہ جدید ایڈیشن طبع دوم کے طور پر مارچ ۱۹۸۷ء میں شائع ہوا۔ اب ۱۹۹۷ء ہے۔ دس سال ہو چکے ہیں۔ پیر صاحب کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ حالانکہ ہم جیسے دیوانوں کو بہت انتظار رہا کہ کاش پھر پیر صاحب ایک نیا رسالہ تصنیف فرمائیں اور عنوان دیں۔ "تحذیر الناس ایک بار پھر میری نظر میں"

اور اس میں وہ تحذیر الناس کی حمایت سے ہاتھ کھینچتے ہوئے علمائے اہلسنت کے ہمنوا بن جائیں۔ مگر آج تک ہر طرف سناٹا ہی سناٹا ہے۔ تحذیر الناس کے اس دوسرے ایڈیشن میں ڈاکٹر صاحب نے پیر صاحب کے کتابچہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

"اس پہلو سے پیر صاحب لائق تحسین ہیں کہ انہوں نے اپنے ایک سابقہ خط میں یہ بات کھل کر کہی کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی ختم نبوت زمانی کے منکر نہیں اور ان پر تحذیر الناس کے حوالے سے انکار ختم نبوت کا الزام درست نہیں۔ اب انہوں نے اپنے نئے رسالے (تحذیر الناس میری نظر میں) میں بھی نہایت کھل کر مولانا احمد رضا خان کی تردید کی ہے۔ مولانا احمد رضا خان نے تحذیر الناس کے تین مختلف مقامات صفحہ ۶۵، صفحہ ۴۱ سے تین عبارتیں لے کر انہیں جوڑ کر ایک عبارت بنایا تھا اور اس نئی وضعی عبارت سے حضرت مولانا محمد قاسم کو ختم نبوت زمانی کا منکر ٹھہرایا تھا۔(۲) پیر کرم شاہ صاحب نے اب بھی اپنا فیصلہ مولانا احمد رضا خان کے خلاف دیا ہے اور اس ہمت پر ہم انہیں داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے"

(مقدمہ تحذیر الناس طبع دوم مارچ ۸۷ء صفحہ ۱۰)

پیر صاحب نے جو فیصلہ دیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں

"یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے کیونکہ یہ اقتباسات بطور عبارۃ النص اور اشارۃ النص اس امر پر بلا شبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت زمانی کو ضروریات دین سے یقین کرتے تھے اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے تھے۔ انہوں نے اس بات کو صراحت سے ذکر کیا ہے کہ جو حضور ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا انکار کرے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"(تحذیر الناس میری نظر میں صفحہ ۵۸)

عبارۃ النص اور اشارۃ النص والے اقتباسات کا رد تو انشاء اللہ العزیز مضمون کے آخر میں ملاحظہ فرمایئے گا یہاں پر ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے جو پیر صاحب

---

(۲) یہ امام احمد رضا خان بریلوی پر دیوبندیوں کا صریح افتراء ہے، عبارات کسی ترتیب سے ہوں یا الگ الگ، وہ کفریہ ہی ہیں

لے کر گئی اور اس اصل خط سے مزید فوٹو سٹیٹ کاپیاں کروا کر بندہ نے اپنے پاس محفوظ کروالیں ۔ اور پھر جامعہ نظامیہ لاہور کی ہر دلعزیز شخصیت اور نامور سنی عالم حضرت مولانا علامہ شرف قادری صاحب کے پاس بھی اپنی آنکھوں سے ایک سوال کے جواب میں حضرت پیر سیالوی علیہ الرحمۃ کا تحذیر الناس پر فتوی کفر دیکھا جو آج سے کئی سال قبل کمال عنایت و مہربانی سے میرے ذوق و شوق کو دیکھتے ہوئے علامہ شرف قادری صاحب نے بندہ کو دکھایا اور کاپی بھی کروا کر دی ۔ اب وہ فتوی بھی "دعوت فکر" کے آخری صفحات میں شائع ہو چکا ہے ۔ تو عرض ہے کہ حضرت خواجہ صاحب کی دیگر تحریروں کو سامنے رکھ کر ان عبارات کی لکھائی کو ملا لیا جائے اور دیکھ لیا جائے کہ دونوں عبارات پیر قمر الدین صاحب کی ہیں یا نہیں (۳) اس کے بعد بھی اگر پیر صاحب تامل فرمائیں اور اپنی بات پہ اڑے رہیں تو پھر یہی کہہ سکتے ہیں کہ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

دوسری گرفت

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے پیر صاحب پر دوسری گرفت یوں کی

"ہم یہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جب تحذیر الناس کی عبارات بلاشبہ حضور ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا پتہ دے رہی ہیں اور مولانا احمد رضا خان نے ان پر دن

---

(۳) شیخ الاسلام پیر قمر الدین سیالوی تحذیر الناس پر کفر کے فتوے کی تائید میں فرماتے ہیں ۔ "نانوتوی" خاتم النبیین کا معنی لا نبی بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لینے پر مصر ہے حالانکہ یہ معنی احادیث صحاح سے ثابت ہے ۔ اس پر اجماع صحابہ ہے" مزید فرماتے ہیں "تحذیر الناس میں کہیں بھی خاتم النبیین کا معنی خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لیا گیا تاکہ دو معانی مانعۃ الجمع کی تاویل کی جاسکے بلکہ آخر الانبیاء کے معنی کو غیر صحیح ثابت کرنے کے الفاظ لائے گئے ہیں" (دعوت فکر ص ۱۱۰)

دھاڑے ڈاکہ ڈالا تو اس وقت آپ کے جذبات کیوں لہولہان نہ ہوئے۔ ایک شخص پر جہل یا خیانت کا الزام ہو یہ بات اشد ہے یا کسی پر کفر کی تہمت ہو یہ الزام اشد ہے۔ مولانا احمد رضا خان نے ان عبارات سے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتوی لگایا ہے ہم نے مولانا احمد رضا خان کی اس کاوش پر فقط جہل اور خیانت کا الزام قائم کیا ہے۔ اب آپ ہی غور فرمائیں کہ اشد حرکت کس کی ہے اور اخف الزام کس کا اور پھر یہ بھی فیصلہ کریں اگر ان کے پاس انصاف کا کچھ بھی احساس تھا تو انہیں کس بات پر لہو لہان ہونا چاہئیے تھا میری بات پر یا خان صاحب کی بات پر" (مقدمہ ص ۱۲)

ڈاکٹر صاحب! پیر صاحب کی صلح کلیت ہی وہ شدید ترین کمزوری ہے جس کو آپ کی نگاہ عیار نے تاڑ لیا ہے اور فتح کے شادیانے بجاتے نظر آتے ہیں کیونکہ پیر صاحب کا ایک پاؤں امام احمد رضا خان بریلوی کی کشتی میں ہے اور دوسرا پاؤں مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی کی کشتی میں، یوں وہ مکمل طور پر آپ کی گرفت میں ہیں۔ پیر صاحب کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ خود غور فرمائیں کہ اھدنا الصراط المستقیم کا تقاضا کیا ہے اور "یک در گیر و محکم گیر" پر عمل کرنا کتنا ضروری ہے۔ مندرجہ بالا پیرے میں ڈاکٹر صاحب نے جو سوال پیر صاحب پر قائم کیا ہے اس کا جواب پیر صاحب قیامت کی صبح تک نہیں دے سکتے کیونکہ ان کے ہاتھ میں جوابی کاروائی کے لئے فقط صلح کلیت کا غبارہ ہے جب تک وہ اس کو نہیں چھوڑیں گے کسی جواب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ایسے خون خشک کر دینے والے سوالات دیکھ کر "گوناگوں مصروفیات اور علمی مشاغل" میں نہ جانے اور کتنا اضافہ ہو جاتا ہوگا۔ ایک ناں سو سکھ

تیسری گرفت

جناب پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری نے اپنے رسالہ میں لکھا

"مولانا نانوتوی نے سنگین قسم کی غلط فہمیوں کو جنم دینے والے اس مضمون کو

فقط ایک بار تحذیر الناس میں ذکر کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اسے بار بار دہرایا ہے۔
مجھے افسوس ہے کہ جب پہلی بار میں نے تحذیر الناس کا مطالعہ کیا تو میری توجہ ان خطرناک نتائج کی طرف مبذول نہ ہوئی جو مولانا کی بعض عبارات پر مرتب ہوتے ہیں" (تحذیر الناس میری نظر میں ص ۴۴)

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے اس عبارت پر یوں گرفت کی

"پیر صاحب نے بریلویوں کو خوش کرنے کے لئے ایک بات اب پیدا کی ہے کہ تحذیر الناس کی بعض عبارات سے کچھ غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں۔ لیکن پیر صاحب نے ان عبارات کو غلط نہیں کہا' اس فہم کو غلط کہا ہے جو ان سے ختم نبوت زمانی کے خلاف کوئی دوسرا نتیجہ نکالے۔ دوسرے لفظوں میں اسے یوں سمجھیے کہ حضرت مولانا محمد قاسم نے تو بات غلط نہیں کی' مولانا احمد رضا خان نے اسے غلط سمجھ لیا۔ سو پیر صاحب یہاں کسی غلط بیانی کی نشاندہی نہیں کر رہے' مولانا احمد رضا خان اور ان کے پیروؤں کی غلط فہمیوں کو نمایاں کر رہے ہیں

---------- مخدوم محترم! جب آپ نے ان خطرناک نتائج کو خود بھی غلط فہمی پر مبنی قرار دیا ہے تو اب آپ کو افسوس کس بات کا ہے۔ کیا اس بات کا کہ آپ نے اچھی تعلیم کیوں حاصل کی کہ آپ ان غلط فہمیوں کا شکار نہ ہوئے اور مولانا احمد رضا خان اپنی کم علمی کے باعث تحذیر الناس کے ان مطالب کو نہ پا سکے جو حضرت حجتہ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی مرادات تھے کیا آپ کو اسی بات کا افسوس ہے" (مقدمہ تحذیر الناس صفحہ ۱۲)

پیر صاحب کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اس پیرے کو پڑھ کر ان کے احساسات کیا ہوں گے اور کس قسم کے رد عمل کا اظہار کیا ہوگا مگر ان کے وہ عقیدت مند جو پیر صاحب کی اندھی عقیدت کے جوش میں اپنے ہوش گنوائے بیٹھے ہیں وہ یہ پیرا پڑھ کر ضرور جھوم اٹھے ہوں گے کیونکہ چودھویں صدی کے برحق مجدد امام احمد رضا خان بریلوی کو پیر صاحب کے مقابلے میں کم علم اور کم فہم کہا گیا ہے جبکہ پچھلے پیرے میں امام اہل سنت مجدد ملت مولانا احمد رضا خان کی گستاخان رسول ﷺ کی

عبارات پر گرفت کرنے کو "دن دھاڑے ڈاکہ ڈالنے" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جس نظریے پر پیر صاحب سختی سے قائم ہیں اس کے "وسیلہ جلیلہ" سے واقعی یہ دن دھاڑے ڈاکہ ہی بنتا ہے کیونکہ نانوتوی صاحب کی متنازعہ کفریہ عبارات قبلہ پیر صاحب کے نزدیک بغیر کسی شک و شبے کے درست ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نانوتوی صاحب کا عقیدہ

تحذیر الناس کی عبارات کا مطلب کیا ہے اور ڈاکٹر صاحب کے حجتہ الاسلام کی مرادات کیا تھیں ملاحظہ فرمایئے۔

نانوتوی صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ جو خاتم النبیین ہیں وہ اس معنی میں ہیں کہ آپ سب انبیاء سے افضل ہیں۔ اس لئے نہیں کہ زمانے کے لحاظ سے آخری آنے والے نبی ہیں بلکہ اس لئے کہ ذاتی نبی ہیں "یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ ﷺ کا فیض ہے، پر آپ ﷺ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں، آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے" (تحذیر الناس صفحہ ۴۴ جدید ایڈیشن طبع دوم)

دیکھ لیا آپ نے، کہ آپ پر سلسلہ نبوت اسلئے مختتم ہے یعنی آپ ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں کہ آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں بلکہ آپ ذاتی نبی ہیں۔ اور یہ ذاتی نبی ہونا ہی سب سے بڑی فضیلت ہے جس کی وجہ سے آپ سب سے افضل نبی ہوئے۔ اور مراتب کے لحاظ سے افضل ہونا ہی آپ کے خاتم النبیین ہونے کی علت ٹھرا۔ زمانے کے لحاظ سے "آخری نبی" ہونے کے معنی کو وہ تحذیر الناس کے شروع ہی میں یہ کہہ کر رد کر چکے ہیں۔

"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبیؑ ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں" (تحذیر الناس صفحہ ۴۱)

یعنی سابق انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانے کے بعد سب سے آخر میں آنا اور

آخری نبی کہلانا یہ معنی تو محض کم فہم عوام کا ہے کیونکہ تقدم (پہلا زمانہ) اور تاخر زمانی (آخری زمانہ) یعنی زمانے کا پہلے ہونا یا آخری ہونا اپنے اندر کچھ فضیلت نہیں رکھتا۔ گویا حضور ﷺ پہلے آجاتے تب بھی خاتم النبیین ہوتے اور زمانے کے لحاظ سے آخر میں آئے تب بھی خاتم النبیین ہیں اسلئیے کہ خاتمیت کا تعلق زمانے کی اولیت و آخریت سے نہیں بلکہ مراتب و درجات سے وابستہ ہے۔ مولوی نانوتوی صاحب نے خاتمیت کی بنیاد اسی علت یعنی مراتب و درجات کی بلندی پر رکھی ہے زمانے پر نہیں (۴)۔ تبھی تو وہ صاف الفاظ میں کہتے ہیں۔

(ا) "چنانچہ اضافت الی النبیین بایں اعتبار کہ نبوت منجملہ اقسام مراتب ہے یہی ہے کہ اس مفہوم کا مضاف الیہ وصف نبوت ہے زمانہ نبوت نہیں "(۵)(تحذیر الناس صفحہ ۵۳)

مزید کہتے ہیں۔

(ب) "اگر بطور اطلاق یا عموم مجاز اس خاتمیت کو زمانی اور مرتبہ سے عام لے لیجئے تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہوگا۔ پر ایک مراد ہو تو شایان شان محمدی ﷺ خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی"

(تحذیر الناس صفحہ ۵۳)

پیر صاحب بھی نانوتوی کی تردید میں لکھتے ہیں "جب ہم کتب حدیث کی طرف

---

(۴) تحذیر الناس کے حاشیہ میں بھی لکھا ہے "خاتمیت کا دارومدار آپ کے مرتبہ پر ہے کہ آپ کو نبوت براہ راست بلاواسطہ اللہ تعالی سے حاصل ہے" (صفحہ ۴۲)

(۵) جبکہ مفتی محمد شفیع دیوبندی کہتے ہیں کہ "لغت عرب کے تتبع (تلاش) کرنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ لفظ خاتم بالکسر یا بالفتح جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنی آخر ہی کے ہوتے ہیں' آیت مذکورہ میں بھی خاتم کی اضافت جماعت نبیین کی طرف ہے' اس لئے اس کے معنی آخر النبیین اور نبیوں کے ختم کرنے والے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوسکتے" (ختم نبوت کامل صفحہ ۶۷) مفتی صاحب نے نانوتوی صاحب کے خلاف فیصلہ دیا ہے۔

رجوع کرتے ہیں تو ہمیں بے شمار ایسی احادیث ملتی ہیں جو درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں جن میں حضور ﷺ نے خود خاتم النبیین کا مفہوم ختم نبوت زمانی فرمایا ہے" (تحذیر الناس میری نظر میں ص ۳۵، ۳۶) نانوتوی صاحب کے پہلے جملے کا مطلب یہ ہے کہ "خاتم النبیین" میں جو خاتم کی اضافت الی النبیین ہے یعنی نبیوں کی جانب کی گئی ہے کہ آپ نبیوں کے خاتم ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خاتم کا مضاف الیہ انبیاء کرام کا مرتبہ ہے زمانہ نہیں کیونکہ نبوت مراتب کی اقسام سے ہے زمانے کی اقسام سے نہیں۔ گویا آپ اوصاف نبوت کے خاتم ہیں زمانہ نبوت کے خاتم نہیں۔ اور دوسرے پیرے میں بھی کہا گیا ہے کہ حضور ﷺ کے شایان شان مراتب کا خاتم ہونا ہے زمانے کا خاتم نہیں۔ خاتم النبیین کے معنی کی تحریف کرتے ہوئے آگے چل کر اسی وجہ سے نانوتوی صاحب یوں کہہ اٹھے۔

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (تحذیر الناس صفحہ ۸۵)

نانوتوی صاحب کے عقیدے کے مطابق فرق اس لئے نہیں آئے گا کہ حضور ﷺ مراتب نبوت کے خاتم ہیں زمانہ نبوت کے نہیں۔ چاہے کوئی حضور ﷺ سے پہلے آئے تب بھی آپ ہی خاتم اور چاہے اب کوئی حضور ﷺ کے بعد نبی آجائے تب بھی

آپ ہی خاتم، اسلئے کہ پہلے آنے والے اور اب بعد میں آنے والے دونوں آپ سے کم درجہ ہوں گے کیونکہ وہ بالعرض نبی ہوں گے ذاتی نبی نہیں ہوں گے، ذاتی نبی ہونے کی بناء پر آپ ہی سب سے افضل ہوں گے۔ اس صورت میں کوئی بعد آجائے یا پہلے، آپ کی خاتمیت میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔

کسی مرزائی قادیانی کو پکڑ کر پوچھئے اس کا یہ عقیدہ ہے یا نہیں اور انہوں نے اسی بات کی تصریح اپنی کتابوں میں کی ہے یا نہیں اور وہ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کو اس مسئلہ میں اپنا امام مانتے ہیں یا نہیں اور "افادات قاسمیہ" نام کی کتاب انہوں نے لکھی ہے یا نہیں (۶) رہی یہ بات کہ اس کتاب پر حکومت پاکستان کی طرف سے فتویٰ عائد کیوں نہیں ہوتا اور عدالتیں کیوں خاموش ہیں۔ تو یہ اعتراض کرنے والے میری اس بات کا جواب دیں کہ ۱۹۵۳ء میں جب مرزائیوں کے خلاف تحریک چلی، تو وہ تحریک چلانے والے حق پر تھے یا باطل پر؟ وہ "فرقہ واریت" پھیلا رہے تھے یا محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و حرمت کا دفاع کر رہے تھے؟ وہ نقص امن اور قانون شکنی کے مرتکب ہو رہے تھے یا دین اسلام کے امن و سکون اور قرآن و سنت کے قانون کے عین مطابق شرعی فریضہ انجام دے رہے تھے؟ مرزائی قادیانی اس وقت بھی کافر تھے یا بعد میں حکومت پاکستان کے نامور "مفتی" بھٹو صاحب کے کہنے کے مطابق کافر قرار پائے؟ اگر تو مرزائی کافر تھے اور ان کے خلاف آواز اٹھانے

---

(۶) مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علمائے دیوبند سے متعلق فرماتے ہیں

"اب جو یہ حضرات قادیانیوں کے پیچھے زیادہ پڑے رہتے ہیں تو اس کی دو وجہیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ میدان تو ہموار کیا تھا انہوں نے اپنے لئے اور کود پڑا مرزا قادیانی تو یہ اس کے پیچھے پڑگئے کہ تو کیوں کودا اور تو نے ہمارا حق کیوں چھینا۔ دوسری یہ کہ لوگ یہ نہ جان لیں کہ ختم نبوت کی مخالفت کی ابتداء ہم سے ہوئی۔ بلکہ ہم ہر وقت ختم نبوت کا نعرہ بلند کرتے رہیں تاکہ پردہ پڑ جائے اور لوگوں میں یہ تاثر قائم ہوجائے کہ اگر ہم ختم نبوت کے مخالف ہوتے تو ہم اس سلسلے میں اتنی محنت، کوشش اور تبلیغ و اشاعت وغیرہ کیوں کرتے؟" (تعارف علمائے دیوبند صفحہ ۱۰۱ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

والے حق پر تھے اور اپنے پیارے مصطفیٰ ﷺ کی حرمت و تقدیس پر مرمٹنے کے لئے میدان میں نکل آئے تھے تو بتائیے کہ پھر مصطفیٰ ﷺ کے ان شیدائیوں پر گولیاں کیوں برسائی گئیں؟ ان پر کیوں تشدد کیا گیا' ان کی ٹانگیں کیوں توڑ دی گئیں' انہیں نقص امن کے الزام میں قانون شکن ٹھہرا کر جیلوں میں کس لئے ٹھونس دیا گیا؟ اور یہ ضرور بتائیے گا کہ انہیں گولیوں سے چھلنی کرنے والے' ان کے جسموں پر تشدد کرنے والے ان کی ٹانگیں توڑنے والے' موت کے گھاٹ اتار کر خاموش کرادینے والے اور پکڑ پکڑ کر جیلوں میں ٹھونس کر ان سے مشقت لینے والے کسی مسلمان حکومت کے مسلمان کارندے تھے یا کوئی یہودی و نصرانی تھے؟ ایسا ظلم توڑنے والے محمد عربی ﷺ کے امتی کہلاتے تھے یا کسی ہنومان کے پوجنے والے ہندو تھے؟ اپنے اسلاف کی پیروی کرتے ہوئے آج میں نے ایک بار پھر آواز اٹھادی ہے' اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے شیدائیو! میری آواز غور سے سنو۔ تحذیر الناس' براہین قاطعہ' حفظ الایمان' تقویتہ الایمان وغیرہ سے دامن بچا کر اور ان کتابوں کے عقید تمندوں سے ناطہ توڑ کر الگ ہو جاؤ۔

ان کتابوں کے عقیدت مندوں کی اقتداء میں ایک بھی فرض نماز اور نماز جنازہ نہ پڑھیے۔ بچالیجے اپنے دامن۔ اور سنوار لیجئے اپنی آخرت۔ کہ صاحب ایمان ہمیشہ آخرت سنور جانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔

تحذیر الناس کے عقیدت مندو! بتاؤ مولوی محمد قاسم نانوتوی نے خاتمیت کی بناء کس پر رکھی ہے۔ صفحہ ۴۲ پر جو انہوں نے لکھا ہے "بلکہ بناء خاتمیت اور بات پر ہے" یہ اور بات کون سی بات ہے۔ یہ بات وہی بات ہے کہ خاتمیت کی بنیاد کمالات نبوت' اوصاف نبوت اور درجات نبوت پر ہے' زمانہ نبوت پر نہیں۔ اگر انہوں نے خاتمیت کی بنیاد زمانہ نبوت پر رکھی ہے اور ان کا یہ عقیدہ ہے تو تحذیر الناس کی عبارات سے ثابت کر دکھاؤ۔ کیانانوتوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔ "غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں" (صفحہ ۹۰) کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ذاتی نبی ہیں یعنی آپ کو نبوت براہ راست اللہ تعالی کی طرف

سے عطا کی گئی ہے لہٰذا آپ سب سے افضل ہو کر خاتم ٹھہرے۔ یہ مذکورہ جملہ وجہ خاتمیت کے بیان ہی میں تو نانوتوی صاحب نے تحریر کیا ہے اور کیا نانوتوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔

"یعنی کمالات اصل میں جو تشبیہ تھی وہی نسبت کمالات عکوس میں بھی محفوظ رہے اس صورت میں اگر اصل و ظل میں تساوی بھی ہو (یعنی حضور ﷺ اور نانوتوی صاحب کے تجویز کردہ دیگر خاتمین میں برابری بھی ہو) تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت بوجہ اصلیت پھر بھی ادھر رہے گی" (صفحہ ۹۱)

کیا اس پیرے میں بھی افضلیت کا تصور دے کر اور آپ کو مراتب نبوت کا خاتم ٹھہرا کر ختم نبوت زمانی کا انکار نہیں کیا جارہا؟۔ اور کیا نانوتوی صاحب نے خاتم کی تشریح کرتے ہوئے یہ نہیں لکھا۔

"در صورت تسلیم اراضی و دیگر بطور معلوم بشہادت جملہ خاتم النبیین تمام زمینوں میں ہمارے نبی پاک ' شہ لولاک ﷺ کی جلوہ گری ہوگی اور وہاں کے انبیاء آپ ہی کے دریوزہ گر ہوں گے اور سب جانتے ہیں کہ اس میں جو فضیلت ہے در صورت انکار اراضی ماتحت وہ فضیلت ہاتھ سے جاتی رہے گی" (صفحہ ۹۱)

اس کے ساتھ ہی نانوتوی صاحب کا تحریر کردہ یہ دوسرا پیرا بھی دیکھئے

"بادشاہ ہفت اقلیم کی عزت اور عظمت اپنی اس اقلیم کی رعیت پر حاکم ہونے سے جس میں خود مقیم ہے اتنی نہیں سمجھی جاتی جتنی بادشاہان اقالیم باقیہ پر حاکم ہونے سے سمجھی جاتی ہے۔ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ کی عزت و عظمت فقط اس زمین کے انبیاء کے خاتم ہونے سے نہیں سمجھی جاسکتی جتنی خاتمین اراضی سافلہ کے خاتم ہونے سے سمجھی جاتی ہے" (صفحہ ۹۳' ۹۴)

تحذیر الناس کے عقیدت مند ذرا تیسرا پیرا بھی ساتھ رکھ کر غور فرمائیں۔

"اگر ہفت زمین کو بطور مذکور بہ ترتیب فوق و تحت نہ مانئے تو پھر عظمت شان محمدی ﷺ بہ نسبت اس قدر عظمت کے جو در صورت تسلیم اراضی ہفت گانہ بطور مذکور لازم آتی تھی چھ گنی کم ہوجائے گی.... غرض خاتم ہونا ایک امر اضافی ہے (یعنی

مقصود اصلی نہیں) بے مضاف علیہ متحقق نہیں ہو سکتا، سو جس قدر اس کے مضاف الیہ ہوں گے اسی قدر خاتمیت کو افزائش ہوگی" (صفحہ ۸۰)

گویا صفت خاتمیت بھی بڑھنے گھٹنے والی صفت ٹھہری۔ کہ سات زمینوں پر سات خاتم مان کر سب کا خاتم پھر حضور ﷺ کو مانا جائے تو خاتمیت میں بہت ترقی ہو جائے گی اور اگر دیگر زمینوں کے خاتم نہ مانے جائیں تو اس صورت میں حضور ﷺ کی عظمت چھ گنا کم ہو جائے گی۔ بلکہ پچھلے پیرے میں یہ بھی کہا کہ فقط اس زمین پر جس پر ہم رہ رہے ہیں اس زمین کا خاتم ہونے سے آپ کی شان اور فضیلت نہیں سمجھی جاسکتی جب تک کہ باقی نچلی زمینوں پر رہنے والے خاتمین کا بھی آپ کو خاتم نہ سمجھا جائے۔ اور اگر ہم باقی زمینوں کے خاتمین کا انکار کردیں گے تو آپ کی عظمت اور فضیلت ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ العیاذ باللہ

الغرض اس موضوع پر نانوتوی صاحب نے تفصیل سے بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ "بلکہ سات زمینوں کی جگہ اگر لاکھ دو لاکھ اوپر نیچے اسی طرح اور زمینیں تسلیم کرلیں تو میں ذمہ کش ہوں کہ انکار سے زیادہ اس اقرار میں کچھ دقت نہ ہوگی نہ کسی آیت کا تعارض، نہ کسی حدیث سے معارضہ" (صفحہ ۸۴)

یعنی سات خاتم تو کیا لاکھوں زمینوں کے لاکھوں خاتم موجود ہوں تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا کیونکہ ان سب کی نبوت عرضی ہوگی جبکہ آپ بالذات نبی ہیں اور یہ صفت آپ کو سب سے افضل ٹھہراتی ہے۔ اور ان نبیوں کا اور خاتمین کا حضور ﷺ سے پہلے ہونا یا بعد میں ہونا کچھ معنی نہیں رکھتا کیونکہ زمانہ تو اپنے اندر کچھ بھی فضیلت نہیں رکھتا۔ یعنی "تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں"۔

لہذا اگر حضور ﷺ سب سے اول زمانے میں تشریف لاتے اور دیگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام بعد میں آتے یا اب "بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (صفحہ ۸۵) کیونکہ آپ کی خاتمیت کا تعلق نبوت کے مراتب سے ہے یا سابقہ نبیوں کے مراتب سے ہے سابقہ نبیوں کے

زمانے سے نہیں جیسا کہ تحذیر الناس کی عبارات کا مفہوم سمجھانے کی غرض سے حافظ عزیز الرحمن صاحب نے جدید ایڈیشن کے حاشیے میں واضح اور غیر مبہم الفاظ میں لکھا ہے۔ "خاتمیت کا دارومدار آپ کے مرتبہ پر ہے" (صفحہ ۴۲)

ختم نبوت زمانی کا انکار تو انہوں نے جابجا کیا ہے۔ یہ پیرا دیکھئے

"اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے (یعنی اہل اسلام کے اجماعی معنی آخری نبی کی بجائے میرا تجویز کردہ معنی "بالذات نبی" لیجئے) جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا تو پھر سوائے رسول اللہ ﷺ اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی ﷺ نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی (یعنی گزشتہ انبیاء) ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افراد مقدرہ (جو نبی حضور کے زمانے کے بعد آئیں گے) پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہوجائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (تحذیر الناس صفحہ ۸۵)

نانوتوی صاحب نے "بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو" کہہ کر اپنی پہلی بات "افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہوجائے گی" کو دہرایا ہے۔ کیونکہ گزشتہ نبیوں کا ذکر نانوتوی صاحب نے "افراد خارجی" کہہ کر کیا ہے اور حضور ﷺ کے بعد آنے والے نبیوں کا ذکر انہوں نے "افراد مقدرہ" کہہ کر کیا ہے۔ اور آخری جملے میں ایک بار پھر یہی بات دہرا کر خاتمیت میں فرق نہ آنے والا عقیدہ کھل کر بیان کردیا ہے۔ مرزائی قادیانی اس عبارت کو پڑھ کر رقص نہ کریں تو اور کیا ماتم کریں۔

اس پیرے کو ذہن میں رکھتے ہوئے نانوتوی صاحب کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"ایسے ہی بعد لحاظ مضامین مستورہ فرق مراتب انبیاء کو دیکھ کر یہ سمجھیں کہ کمالات انبیاء سابق اور انبیاء ماتحت کمالات محمدی ﷺ سے مستفاد ہیں" (صفحہ ۹۸)

حضور ﷺ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کو نانوتوی صاحب نے "انبیاء سابق" کہا ہے۔ بتائیے یہ انبیاء ماتحت کون ہیں؟۔ اگر یہ حضور ﷺ کے زمانے کے اندر موجود مانے جائیں تو اس عقیدے پر کیا فتویٰ عائد ہوگا؟ اور اگر یہ انبیاء حضور ﷺ

کے بعد کے زمانے میں کہیں موجود مانے جائیں تو اس عقیدے پر کیا فتویٰ عائد ہوگا؟ یہ شرعی فریضہ مفتیان اسلام سرانجام دیں۔ نانوتوی صاحب نے تو سارا معاملہ ہی صاف کردیا ہے، لکھتے ہیں۔

"غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جاوے جو میں نے عرض کیا' تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" (صفحہ ۶۵)

لفظ "بالفرض" کا فریب

تحذیر الناس کے شیدائی کہتے ہیں کہ نانوتوی صاحب کی یہ عبارت محض فرضی ہے کیونکہ نانوتوی صاحب نے اس میں "بالفرض" کہہ کر بات شروع کی ہے۔

عرض یہ ہے کہ افراد مقدرہ اور "انبیاء ماتحت" والی عبارات میں بالفرض کا لفظ بھی نہیں۔ دوسرے یہ کہ نانوتوی صاحب کا تحریر کردہ لفظ "بالفرض" فرض محال کے لئے ہے ہی نہیں (۷) کیونکہ تحذیر الناس کے وکیلان صفائی محمد منظور نعمانی، مولوی حسین احمد مدنی اور دیگر تمام علمائے دیوبند نے ان عبارات کی تاویل یہ کی ہے کہ "بالفرض" والے پیرے میں "خاتمیت محمدی" سے مراد خاتمیت ذاتی ہے۔ گویا اس فرض کا وقوع بھی ہو جائے تو دیوبندیوں کی مزعومہ خاتمیت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ جب خاتمیت کی تاویل کردی گئی تو لفظ "بالفرض" فرض محال بھی ہرگز نہ رہا۔

---

(۷) مولانا تابش قصوری فرماتے ہیں

" فرض اگرچہ محال کو بھی کیا جاسکتا ہے، مگر محال کے فرض کرنے پر فساد اور بطلان لازم آیا کرتا ہے۔ محال کے فرض کو امکان یا صحت لازم نہیں آتی، جبکہ یہاں بعد میں پیدا ہونے والے نبی کو فرض کرنے پر کہا گیا ہے کہ کوئی خرابی لازم نہیں آتی، کیوں کہ خاتمیت میں فرق نہیں آتا، نیز یہاں فرض تقدیری نہیں ہے، بلکہ فرض تجویزی ہے، اسی لئے انہوں نے فرض کے ساتھ لفظ تجویز بھی استعمال کیا ہے" (دعوت فکر ۳۸ رضادار الاشاعت لاہور)

تیسری بات یہ کہ اگر اس لفظ "بالفرض" کو فرض محال سے بھی تعبیر کیا جائے تو ہمارا اعتراض "بالفرض" پر نہیں بلکہ اس عبارت پر ہے۔

"خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" ۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ لفظ بالفرض یہاں کوئی فائدہ عبارت کو نہیں دے رہا۔ کیونکہ اگر اس فرض کا وقوع ہوجائے تو اہل اسلام کے نزدیک خاتمیت محمدی میں فرق آجائے گا۔ یہ خاتمیت چاہے خاتمیت زمانی ہو یا نانوتوی کی تجویز کردہ خاتمیت ذاتی۔ دیوبندی جو کہتے ہیں کہ یہاں خاتمیت محمدی سے مراد خاتمیت ذاتی ہے اور اس میں واقعی کچھ فرق نہیں آتا۔ تو آئندہ اوراق میں اس تاویل باطلہ کا ایسا رد آرہا ہے کہ علمائے دیوبند پر قیامت ڈھادی گئی ہے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اگر اس کے باوجود کسی کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تو یہ دو جملے ملاحظہ فرما کر فیصلہ کریں۔

۱۔ اگر بالفرض دو خدا بھی مان لئے جائیں تو عقیدہ توحید میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

۲۔ اگر بالفرض کوئی اپنی بیوی کو شرعی طریقہ سے تین طلاقیں دے دے تو اس آدمی کے نکاح میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

اب بتائیے کہ ان جملوں میں لفظ بالفرض نے عبارت کو کیا فائدہ دیا۔ اور اس بالفرض کی موجودگی میں عقیدہ توحید اور نکاح میں فرق آئے گا یا نہیں۔ لیکن کسی دیوار سے ٹکرا جانے کا مقام ہے کہ پیر کرم شاہ صاحب بھی دیوبندیوں وہابیوں کی سرمیں سر ملا کر کہہ رہے ہیں۔

"اور اگر بالفرض جیسے الفاظ سے صرف وہ لوگ جن کے پیش نظر تلاش حق اور بیان حق ہے وہ تو مولانا (نانوتوی) کے مقصد کلام کو سمجھنے کے لئے ان قواعد کو پیش نظر رکھیں گے کہ یہاں قضیہ فرضیہ ہے اور قضیہ فرضیہ اور ہوتا ہے اور قضیہ واقعیہ حقیقیہ اور ہوتا ہے۔ ان دونوں کے درمیان بعد المشرقین ہے"
(تحذیر الناس میری نظر میں صفحہ ۵۱)

میں اپنے معزز علمائے اہل سنت سے معذرت کر کے اتنی سی بات کہنے کی اجازت ضرور چاہوں گا کہ اگر امام اہل سنت مجدد ملت اعلی حضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی، استاذ الاساتذہ، صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی اور ولی برحق، شہزادہ سیال شریف حضرت خواجہ پیر محمد قمرالدین سیالوی رحمہم اللہ تعالی علیہم اجمعین زندہ ہوتے تو میں انہیں منطق کی کتب پڑھنے، قضیہ فرضیہ اور قضیہ حقیقیہ میں تمیز کرنے اور تلاش حق اور بیان حق کو پیش نظر رکھنے کے لئے پیر محمد کرم شاہ صاحب کے پاس ان کے دارالعلوم میں داخلہ لینے کا مشورہ ضرور دیتا۔ البتہ اب پیر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اپنے ہم خیال اساتذہ کتب منطق کی میٹنگ بلا کر تحذیر الناس کی عبارت کو منطق کی کتابوں سے جانچ پرکھ کر کے اپنے دعوے کو سچ ثابت کر دکھائیں۔ کیونکہ آپ جیسا عالمی شہرت یافتہ صاحب علم و فضل کسی بات کا دعوی کسی مضبوط دلیل کی بنیاد ہی پر تو کیا کرتا ہے۔ کیونکہ ہمارے دعوے تو "دیوانے کی بڑ" ہوتے ہیں جنہیں پیر صاحب جیسے عظیم محقق اور مفسر محض ایک بار پڑھ لینا بھی اپنی توہین اور بے ادبی سمجھتے ہیں۔ ہماری عبارات پر محض ایک نگاہ ڈالنا بھی ان کی بیش قیمت علمی ساعتوں کی بربادی کا دوسرا نام ہے۔ البتہ تحذیر الناس کو متعدد بار پڑھنا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل کرنا اور ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی جیسے

افتراء پرداز کی خاطر اکسٹھ صفحات کا رسالہ لکھ دینا عین اسلام کی خدمت ہے۔

پہلی بات یہ کہ حسب عادت میرے جیسے بریلوی کی عبارت کو پڑھ لینا پیر صاحب کی عادت کے خلاف ہے مگر مجھے کہنے دیجئے کہ پیر صاحب صبح محشر تک اپنے دعوے کو سچ ثابت نہیں کرسکتے اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندہ حق پر ہے اور پیر صاحب شدید ٹھوکر کھائے بیٹھے ہیں البتہ پیر صاحب کے علم میں لانے کے لئے ایک دو باتیں ضرور عرض کرنا چاہوں گا۔ پیر صاحب بھی کہتے ہیں کہ "بعد زمانہ نبوی ...." والے جملے میں جو لفظ بالفرض ہے اس نے عبارت کو فرضی بنادیا ہے اور قضیہ فرضیہ ہے۔ یہ بات اگر تسلیم کرلی جائے تو نانوتوی صاحب کی تحقیق باطل قرار پائے گی اور ساتھ ساتھ ان کے حواریوں کی تشریحات بھی جھوٹ کا پلندہ کہلائیں گی بلکہ پیر صاحب اور علمائے دیوبند نے اس قصے کو فرضی قرار دے کر نانوتوی صاحب کی تحقیق کو اپنا آپ ہی رد کردیا ہے۔ ہمارے دلائل کی ضرور ہی باقی نہیں رہی۔ یہ بھی امام احمد رضا بریلوی کی کھلی کرامت ہے۔ وللہ الحمد۔

تحذیر الناس کے مطالعہ سے پتہ چلتاہے کہ نانوتوی صاحب کا تجویز کردہ معنی "بالذات نبی" ہے اور اسی معنی میں وہ فضیلت نبوی کا دوبالا ہونا بیان کرتے ہیں اور خاتمیت کا دارو مدار اسی معنی پر رکھتے ہیں۔ پیر صاحب اور علمائے دیوبند یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جاوے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" (تحذیر الناس صفحہ ۶۵)

بتائیے جو معنی نانوتوی صاحب نے تجویز کیا اور جس معنی کی وجہ سے بمطابق نانوتوی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہے گا، کیا یہ معنی محض فرض کیا گیا ہے؟ کیونکہ خاتمیت کے باقی رہنے کا وصف تو وہ صرف اپنے تجویز کردہ معنی کی بنیاد پر بتارہے ہیں۔ اگر تو نانوتوی صاحب کا تجویز کردہ معنی فرضی ہے تو یہ مذکورہ وصف بھی فرضی ہوگا۔

اور ظاہر ہے کہ دیوبندیوں نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ نانوتوی صاحب نے جو معنیٰ پیش فرمایا ہے، کائنات میں ایسی عمدہ تحقیق آج تک کسی فرد نے پیش نہیں کی۔ اور کسی اور محقق کا خیال اس معنیٰ کے نواح تک نہیں گھوما۔ تو گویا جس معنیٰ کی بنیاد پر نانوتوی صاحب نے خاتمیت ذاتی کی عمارت کھڑی کی ہے یہ سب فرضی قصہ ہوا۔ یہ پیرا دیکھئے

"ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا تو .... اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقررہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہوجائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (تحذیر الناس صفحہ ۸۵)

بتایئے اس عبارت میں حضور ﷺ کی افضلیت کا بیان حقیقی طور پر ہے یا فرضی طور پر۔ "اس صورت میں" کے الفاظ پر غور کیجئے۔

تو یہ صورت نانوتوی صاحب کا تجویز کردہ معنی "اتصاف ذاتی بوصف نبوت" ہے اور اسی خصوصیت کی بناء پر وہ کہتے ہیں کہ افراد خارجی اور افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہوجائے گی۔ تو کیا یہ ساری تحقیق محض فرضی کارروائی ہے۔ حقیقت کا اس سے کچھ تعلق نہیں؟ اگر یہ بات ہے تو نانوتوی صاحب کے شیدائی ایک جملہ کہہ کر جان کیوں نہیں چھڑا لیتے کہ یہ ساری تحقیق فرضی ہے۔ مگر ہائے رے انگریز کی چال، ایسا ذہن بنا کر چلا گیا کہ مسلمان کہلانے والا یہ طبقہ اندھی عقیدت اور شخصیت پرستی کے نشے میں ختم نبوت زمانی کے انکار کو قبول کر لے گا مگر نانوتوی صاحب کی تحقیق کو غلط نہیں کہے گا۔ نانوتوی صاحب کی ان عبارات "مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔" "بلکہ بناء خاتمیت اور بات پر ہے" "اگر بایں معنی تجویز کیا جاوے جو میں نے عرض کیا......" "ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا......" "کسی طفل نادان (یعنی نانوتوی صاحب) نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی ..... (ص ۸۶)" وغیرہ سے کیا یہی ثابت ہوتا ہے کہ

یہ سازی تحقیق اصلی نہیں بلکہ فرضی ہے اور نانوتوی صاحب کی عقل نارسا کا محض ڈھکوسلا ہے؟۔ یہی بات تھی تو پھر نانوتوی صاحب کی تعریف میں اتنے ہوائی قلعے کیوں تعمیر کئے جاتے ہیں۔ پیر صاحب اور علمائے دیوبند بالفرض والی عبارت کو اسلئے قضیہ فرضیہ کہتے ہیں کہ اگر اس کو صحیح تسلیم کرتے ہیں نانوتوی صاحب کے لئے ختم نبوت زمانی کا انکار لازم آتا ہے۔ اس خوف نے ان حضرات کو یہ کہنے پر مجبور کردیا کہ یہ قضیہ فرضیہ ہے۔ اور "بالفرض" کو دیکھ کر بغیر سوچ سمجھے اور دیکھے بھالے "قضیہ فرضیہ" کی ڈانگ اندھے کی لاٹھی کی طرح گھمادی۔ اس میں شک نہیں کہ کتابوں میں فرضی عبارات مصنفین لکھا کرتے ہیں اور فرض کرتے ہوئے کوئی بات بیان کیا کرتے ہیں مگر تحذیر الناس کی عبارات اپنے مطلب و مفہوم میں "قضیہ فرضیہ" کی متحمل اور مقتضی ہرگز نہیں ہوسکتیں۔ یاد رکھیے اور خوب یاد رکھیے کہ نانوتوی صاحب نے جو معنی تجویز کیا ہے اسے نہ علمائے دیوبند فرض قرار دے سکتے ہیں اور نہ پیر صاحب۔ نانوتوی صاحب نے اسی اپنے تجویز کردہ معنی میں یہ خوبی بتلائی ہے کہ اس معنی کو لے لیا جائے تو افراد خارجی' افراد مقدرہ اور بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو سب پر آپ کی افضلیت بھی ثابت ہوگی اور خاتمیت بھی قائم رہے گی۔ اس شرط و جزاء میں شرط نانوتوی صاحب کا تجویز کردہ معنی ہے اور جزا "خاتمیت کا بدستور باقی رہنا" اور "حضور ﷺ کے بعد نبی پیدا ہونے کی صورت میں بھی خاتمیت میں کچھ فرق نہ آنا" ہے۔ جب شرط فرضی نہیں تو جزاء کیسے فرض ہوگی۔ الحمد للہ! دلائل حقہ سے ثابت ہوگیا کہ اسے قضیہ فرضیہ کہنے والوں کے اپنے فہم کا قصور ہے' اور نانوتوی صاحب کی عبارت ہرگز فرضی نہیں۔

پیر صاحب ایک اور غلط فہمی کا شکار بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ نانوتوی صاحب نے جو تقدم و تاخر زمانی کی بات کی ہے اس میں انہوں نے مطلق فضیلت کا انکار نہیں کیا بلکہ صرف بالذات فضیلت کا انکار کیا ہے۔ نانوتوی صاحب کا جملہ یہ ہے "مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں"۔ جس طرح لفظ "بالفرض" سے پیر صاحب نے غلط مطلب اخذ کیا اسی طرح لفظ "بالذات" سے بھی پیر

صاحب دھوکہ کھا گئے۔ حالانکہ بالفرض کی طرح لفظ بالذات بھی مہمل ہے۔ پیر صاحب کہتے ہیں۔ "پھر آپ ہزار بار کہیں کہ...... ہم نے تقدم و تاخر زمانی میں بالذات فضیلت کی نفی کی ہے مطلق فضیلت کا انکار نہیں کیا" (تحذیر الناس میری نظر میں صفحہ ۴۳،۴۴)

تحذیر الناس کی صفائی میں ہر استدلال کا رد بندہ نے ایک اور طویل مضمون میں کیا ہے جس کی اشاعت کے لئے کوئی سنی ادارہ تیار نہیں البتہ یہ بات کہ نانوتوی صاحب نے بالذات فضیلت کا انکار نہیں کیا مطلق فضیلت کا انکار کیا ہے اس کی تفصیل علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کی کتاب "التبشیر" میں ملاحظہ فرمایئے۔ خوف طوالت ہے میں اس کے دلائل کو ترک کر رہا ہوں البتہ اتنی بات ضرور عرض کرونگا کہ حضور ﷺ کو آخری نبی ماننا ضروریات دین سے ہے اور اس کا انکار کسی بھی انداز میں کفر ہے۔ آخری نبی ہونے میں کیا فضیلت ہے (جس فضیلت کو نانوتوی صاحب مطلق نہیں مانتے) آیئے ملاحظہ فرمائیں۔

دین اسلام کو اسی لئے جملہ ادیان پر فضیلت حاصل ہے کہ اس کو نافذ کرنے والے محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے جملہ ادیان منسوخ قرار پائے۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کا یہی مطلب ہے

۔ پھر الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی فرما کر دین کی تکمیل کردی گئی ۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ تکمیل دین کا تعلق تاخر زمانی سے ہوا یا نہ ہوا۔ جب ہوا تو تکمیل دین فضیلت عظمیٰ ہے ۔ لہٰذا تاخر زمانی یقیناً فضیلت کا وصف ہے ۔ اسی طرح قیامت تک اب حضور ﷺ کی نبوت ہی جاری و ساری رہے گی جبکہ کسی اور نبی کے آنے سے یہ وصف بھی باقی نہ رہتا اور کسی اور نبی کے پیدا ہونے سے پھر اس امت کی نسبت بھی اس نبی کی طرف ہو جاتی ۔ تو سب سے آخر میں آکر اس تکمیل دین اور قیامت تک آپ ہی کی نبوت کا جاری و ساری رہنا ایسے اوصاف ہیں کہ ان کی عدم موجودگی میں آپ کا وہ مرتبہ نہ رہتا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ "تکمیل دین" اور "قیامت تک نبوت کا جاری و ساری رہنا" جیسے اوصاف کا تعلق زمانے سے ہے اور آپ کے بعد کسی دوسرے نبی کے آنے سے آپ اس مرتبہ کے حامل نہ رہتے اور خاتمیت مرتبی میں فرق آجاتا لہٰذا علمائے دیوبند جو بار بار رٹ لگاتے ہیں کہ "بالفرض" والے جملے میں خاتمیت محمدی سے مراد "خاتمیت مرتبی" ہے اور

"ان دونوں فقروں میں حضرت مرحوم نانوتوی صرف خاتمیت ذاتی کے متعلق فرما رہے ہیں کہ یہ ایسی خاتمیت ہے کہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد اور کوئی نبی ہو، تب بھی آپ کی اس خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آئے گا" (تکملہ تحذیر الناس از مولوی منظور نعمانی صفحہ ۱۲۱ ۔ طبع دوم مکتبہ حفیظیہ گوجرانوالہ) اور ڈاکٹر خالد محمود صاحب بھی عبارت نانوتوی کی تشریح میں لکھتے ہیں ۔

"حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مقدر مانا جائے تو اسے بھی حضور ﷺ کے آفتاب نبوۃ سے مستنیر مقدر مانا جائے گا اور اس سے حضور ﷺ کی خاتمیت مرتبی میں واقعی کچھ فرق نہیں آئے گا" (مقدمہ تحذیر الناس صفحہ ۲۳)

تو ان علمائے دیوبند کے مقابلے میں ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ حضور ﷺ کی خاتمیت مرتبی بھی صرف اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو ۔ ورنہ نہ تو تکمیل دین ہوگی اور نہ قیامت تک آپ کی نبوت کا جاری رہنا پایا جائے گا ۔ لہٰذا مولوی نانوتوی اور ان کے شیدائیوں نے جس بنیاد پر تانا بانا بنا تھا وہ

بنیاد ہی ڈھے گئی اور علمائے دیوبند نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر جس ڈالی پر آشیانہ بنایا تھا وہ ڈالی ہی کٹ کر نیچے آگری۔ اب کسی نانوتوی، گنگوہی، ٹانڈوی، دربھنگی، لکھنوئی، گکھڑوی، سیالکوٹی میں دم نہیں کہ وہ مجدد برحق امام احمد رضا بریلوی کے تحذیر الناس پر فتوی کفر کے خلاف ایک لفظ تو کیا ایک نقطہ تک لکھ سکے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

چوتھی گرفت

تحذیر الناس کے جدید ایڈیشن کے مقدمہ میں پیر صاحب کے جس خط کا عکس دیا گیا ہے اس سے متعلق پیر صاحب اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں۔

"آج سے تقریبا اکیس بائیس سال قبل موضع رتوکالا کے ایک مولوی کامل دین صاحب نے مجھے خط لکھا اور استفسار کیا کہ میں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی کتاب "تحذیر الناس" کے بارے میں اپنی رائے سے انہیں آگاہ کروں۔ شاید اس وقت ہی مجھے تحذیر الناس کے مطالعہ کا پہلی مرتبہ موقعہ ملا" (تحذیر الناس میری نظر میں صفحہ ۴)

پیر صاحب نے جواب لکھا جس کی ابتداء یوں فرمائی

"حضرت قاسم العلوم رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف مسمی بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا...... جہاں تک فکر انسانی کا تعلق ہے حضرت مولانا قدس سرہ کی یہ نادر تحقیق کئی شپرہ چشموں کے لئے سرمہ بصیرت کا کام دے سکتی ہے" (عکسی خط مقدمہ تحذیر الناس صفحہ ۳۰) پیر صاحب نے اپنے خط کے عکس کی اشاعت دیکھی اور اپنے نئے رسالہ میں لکھا۔

"مجھے افسوس ہے کہ جب پہلی بار میں نے تحذیر الناس کا مطالعہ کیا تو میری توجہ ان خطرناک نتائج کی طرف مبذول نہ ہوئی جو مولانا کی بعض عبارات پر مرتب ہوتے

ہیں" اس پر ڈاکٹر صاحب نے یوں گرفت کی۔

"آپ کا یہ کہنا کہ پہلی بار مطالعہ کرنے سے آپ کی توجہ ان نتائج تک نہ جا سکی تھی اپنی جگہ ضرور کچھ وزن رکھتا اگر آپ نے واقعی ایک دفعہ کے مطالعہ کے بعد تحذیر الناس کے حق میں اپنی رائے دی ہوتی تو ہم کہہ دیتے کہ ذہن کمزور تھا۔ پہلے مطالعہ میں بات کو نہ پاسکا لیکن ہم جب یہ دیکھتے ہیں کہ آپ نے تحذیر الناس کے بارے میں اپنی رائے اسے کئی دفعہ پڑھنے کے بعد دی تھی تو بے ساختہ حافظ نباشد کی مثل یاد آجاتی ہے آپ کا خط جس کا عکس فوٹو اس مقدمہ تحذیر الناس کے صفحہ ۳۰ پر ہم دے رہے ہیں اس کا پہلا جملہ یہ ہے "حضرت قاسم العلوم رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف مسمی بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا" اب آپ ہی بتائیں کہ اس خط میں آپ نے جو رائے ظاہر کی ہے کیا وہ صرف پہلی بار کے مطالعہ پر مبنی ہے یا آپ نے متعدد بار اس کا مطالعہ کیا تھا اور کیا سرسری مطالعہ کیا تھا یا آپ اسے پورے غور و تامل سے پڑھتے رہے تھے اور اگر آپ اسے واقعی غور سے پڑھتے رہے تو کیا کوئی خطرناک نتیجہ آپ کے ذہن میں آتا رہا یا ہر بار آپ کو نیا لطف و سرور حاصل ہوتا رہا۔

مذکورہ بالا جملہ بھی آپ کا ہی ہے اور "تحذیر الناس میری نظر میں" کی صفحہ ۴۴ کی درمیانی عبارت بھی آپ کی ہے کہ پہلی بار کے مطالعہ سے آپ کی توجہ ادھر مبذول نہ ہو سکی۔ ہم حیران ہیں کہ آپ کی کس بات کو درست مانیں۔ اور پھر بات خود بھی مانتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ بات صرف ایک جگہ نہیں لکھی بار بار دہرائی ہے۔ ہاں آپ دونوں میں تطبیق دے دیں تو یہ آپ کی ایک نئی علمی شان ہوگی۔ ہم تو پھر بھی شکر گزار ہیں کہ آپ نے اپنی صفحہ ۴۴ کی بات کی صفحہ ۵۸ پر تردید کردی ہے صفحہ ۴۴ کی بات سے بریلوی خوش ہوں گے اور صفحہ ۵۸ کی بات کے باعث دیوبندی حضرات بھی کسی شکوہ کے لائق نہ رہے ہوں گے" (مقدمہ تحذیر الناس صفحہ ۱۳)

پیر صاحب کی صلح کلیت کے صدقے یہ کتابچہ "تحذیر الناس میری نظر میں"

چونکہ دونوں دھڑوں کو ایک ادا میں رضامند کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے اس لئے تضادات کا پایا جانا بدیہی امر ہے۔ بہر حال پیر صاحب کے پاس مندرجہ بالا سوالات کا طلوع صبح قیامت تک جواب ناممکن ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علمائے اہل سنت کا عجیب رویہ

کچھ معزز علمائے اہل سنت پیر صاحب کے اس رویے سے سخت نالاں ہیں اور وہ پیر صاحب سے کوئی میل جول نہیں رکھتے۔ لیکن حیرت یہ ہے کہ ان کی کئی کتب اہل باطل کے خلاف شائع ہو رہی ہیں مگر کسی میں پیر صاحب کے اس رویے پر کسی نے ایک لفظ تک تحریر نہیں فرمایا۔ کچھ علمائے اہل سنت اور گدیوں کے سجادہ نشین یہ واقفیت رکھتے ہوئے بھی پیر محمد کرم شاہ صاحب سے بھرپور روابط قائم رکھے ہوئے ہیں۔ یہ معزز طبقہ تجاہل عارفانہ ' بے جا رواداری اور چشم پوشی کا مرتکب ہو رہا ہے جو کہ اس کے شایان شان نہیں۔ تیسرا طبقہ وہ ہے جو ان مسائل سے سرے سے آگاہ ہی نہیں ' اگر ہے بھی تو بس سرسری سا اور محض واجبی سا' یہ طبقہ پیر صاحب کے خلاف ایک لفظ تک سننا گوارا نہیں کرتا۔ سمجھانے کی کوشش پر جواب ملتا ہے کہ تم زیادہ پڑھے لکھے ہو یا پیر کرم شاہ صاحب جو الازہر کے فارغ التحصیل ہیں۔ مجھے ان ہر دو طبقوں سے سخت شکوہ ہے۔ کیا یہ رویہ عجیب سے عجیب تر نہیں کہ تحذیر الناس اور اس کی حمایت کرنے والے دیوبندیوں کے خلاف ہمارے زبان و قلم شعلے اگلیں مگر جب پیر صاحب کی بات آجائے تو اپنا کہہ کر دونوں کی نوک زباں پر مہر سکوت لگ جائے۔ کیا پیر صاحب اس لحاظ سے اپنے ہیں کہ وہ میلاد و عرس اور گیارھویں کے قائل ہیں؟ کیا دیوبندیوں سے ہمارا اختلاف میلاد و گیارھویں پر ہے ؟۔ دیوبندی تحذیر الناس کی حمایت کریں تو مفتیوں کی مسندوں اور علماء کے سٹیجوں سے ان کے خلاف تحریروں تقریروں اور فتوؤں کے انبار لگ جائیں اور پیر محمد کرم شاہ صاحب بھیروی تحذیر الناس کی حمایت کریں تو یہی مفتی و عالم انہیں "ضیاء الامت" کے

خطاب سے نوازیں۔ایں چہ بوالعجبی ست۔

اگر ہم سنی بریلوی علماء کا یہی رویہ رہا تو کل کون کہہ سکے گا کہ دیوبندیوں سے ہمارا اختلاف اصولی ہے اور اس اصولی اختلاف کی بنیاد تحذیر الناس و براہین قاطعہ وغیرہ ہیں؟

اس مختصر سے مضمون میں خدا کے فضل و کرم سے بندہ ناچیز نے دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ مولوی محمد قاسم نانوتوی ختم نبوت زمانی کے منکر تھے اور ان پر امام احمد رضا بریلوی اور علمائے حرمین شریفین کا فتویٰ قطعی طور پر درست ہے۔ پیر صاحب تو مجھے انتہائی غیر معروف اور کم علم سمجھ کر توجہ نہیں فرمائیں گے مگر میں سنی علماء و مفتی صاحبان اور گدیوں کے سجادہ نشینوں سے عاجزانہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ لوگ ہی مل بیٹھ کر پیر صاحب کو سمجھائیں۔ مان جائیں تو اللہ کا لاکھ لاکھ شکر' نہ مانیں تو پھر دینی غیرت اور مذہبی حمیت کا تقاضا یہ ہے کہ ان سے میل جول اور اختلاط باقی نہ رکھا جائے۔ البتہ یہ بات معلوم طلب ہے کہ گدیوں کے سجادہ نشینوں اور معزز علمائے کرام کو خود بھی تحذیر الناس کی کفریہ عبارات سے متعلق کچھ آگاہی ہے یا نہیں (۸) پیر کرم شاہ صاحب ہزاروں لاکھوں بار محبت رسول اور عشق مصطفیٰ ﷺ کا دم بھریں اور ان سے بے پناہ ادب و احترام کا والہانہ اظہار کریں مگر تحذیر الناس وغیرہ کی حمایت نے ان کی تمام خدمات جلیلہ پر پانی پھیر رکھا ہے۔وہابی مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ یعنی حرمین شریفین میں بیٹھ کر کیا اللہ اللہ نہیں کرتے جن سے خود پیر صاحب بھی شدید اختلاف رکھتے ہیں اور عموماً کہتے نظر آتے ہیں کہ مدعیان توحید کو ان حقائق کی ہوا تک نہیں لگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت کی روشنی عطا فرمائے۔

---

(۸) سیال شریف کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی تو ان عبارات کو گستاخانہ اور کفریہ ثابت کر کے مولوی حق نواز جھنگوی کو عبرتناک شکست بھی دے چکے ہیں ۔ وہی اس بات پر توجہ فرمائیں اور پیر صاحب کو سمجھائیں

پیر صاحب کے استدلالی پیرے کا رد

یہاں پیر صاحب کے اس استدلالی پیرے کا رد پیش خدمت ہے جس کو پیر صاحب نے اپنے رسالہ میں نانوتوی صاحب کے حق میں ان کے ختم نبوت زمانی کے اقراری ہونے کے جواز میں پیش فرمایا ہے، صاحب نظر اور صاحب انصاف ہمارے جواب کے اندر ذرا حق کی جلوہ گری ملاحظہ فرمائیں۔ پیر صاحب رقمطراز ہیں۔

"مندرجہ ذیل اقتباسات پڑھنے کے بعد یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے۔ کیونکہ یہ اقتباسات بطور عبارۃ النص اور اشارۃ النص اس امر پر بلا شبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت زمانی کو ضروریات دین سے یقین کرتے تھے اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے تھے۔ انہوں نے اس بات کو صراحت سے ذکر کیا ہے کہ جو حضور ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا انکار کرے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ص ۴۷ کے آخر میں وہ رقمطراز ہیں۔

"سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم

خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی اوکما قال" جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی۔ کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہوگیا۔ گو الفاظ مذکور بسند تواتر منقول نہ ہوں۔ سویہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا۔ جب تواتر عدد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ حدیث مشعرہ تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا ان کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا" (تحذیر الناس میری نظر میں صفحہ ۵۸، ۵۹)

متضاد عبارت کسی دعوی کی دلیل نہیں بن سکتی

مولوی محمد قاسم نانوتوی کی جو عبارت پیر صاحب نے نقل کی ہے اس میں ایک تو بات یہ ہے کہ پوری عبارت میں خاتم النبیین کا معنی صرف اور صرف آخر النبیین نہیں لیا گیا۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی قطعی اور اجماعی ہیں اور علمائے اسلام نے تصریح کی ہے کہ لفظ خاتم کے ظاہری معنی فقط آخر کے ہیں اور یہی بغیر کسی تاویل کے مراد ہیں۔ صحابہ کرام، تابعین اور آئمہ مجتہدین میں سے کسی نے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے علاوہ بیان نہیں کیے۔ یہ معنی تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ تو مندرجہ بالا پیرے میں جس کو پیر صاحب نے نقل کیا ہے خاتم النبیین کا حقیقی اور اصلی معنی "آخری نبی" کی بجائے "خاتمیت ذاتی" لیا گیا۔ اور یہی معنی نانوتوی صاحب کا پسندیدہ معنی ہے جیسا کہ گزشتہ اوراق میں ثابت کیا جاچکا ہے کہ نانوتوی صاحب نے بار بار اس بات کی تصریح کی ہے کہ شایان شان محمدی خاتمیت مرتبی ہے خاتمیت زمانی نہیں۔ اور آپ مراتب نبوت کے خاتم ہیں زمانہ نبوت کے نہیں۔ اس پیرے میں بھی خاتم النبیین کا معنی آخری نبی اور صرف آخری نبی کہ جس پر تمام امت کا اجماع ہے نہیں کیا گیا بلکہ مختلف صورتیں بیان کی گئیں۔ اور جس صورت کے اندر حقیقی معنی لیا گیا وہ بھی خاتمیت مرتبی ہی لیا گیا۔

تفصیل آگے آرہی ہے۔

دوسری سب سے بڑی بات یہ کہ نانوتوی صاحب نے اس عبارت میں تعداد رکعات فرائض کے تواتر میں وتر کی رکعات کو بھی شامل کر لیا ہے ہر مسلمان جانتا ہے کہ اعداد رکعات فرائض کا منکر اسی لئے کافر ہے کہ اعداد تواتر سے ثابت ہیں اور تواتر شرعی کا منکر کافر ہوتا ہے جب نانوتوی صاحب نے اس تواتر میں وتر کو بھی شامل کرلیا ہے تو نانوتوی صاحب کے نزدیک وتر کی تعداد رکعات کا منکر بھی کافر قرار پائے گا اور کافر بھی ایسا کہ جیسا ختم نبوت کا منکر کافر ہوتا ہے۔ لیکن ہر مسلمان یہ بھی جانتا ہے کہ فرائض کی رکعات کی تعداد کی طرح وتر کی رکعات کی تعداد تواتر میں شامل نہیں۔ آج تک فرضوں کی رکعتوں کی تعداد میں اختلاف نہیں پایا گیا لیکن سلف صالحین سے لے کر آج تک وتر کی رکعتوں میں بدستور اختلاف پایا جاتا ہے۔ صحیح بخاری شریف اور فتح الباری وغیرہ اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ وتر کی رکعتوں کی تعداد ایک بھی ہے، تین بھی ہے، پانچ بھی اور سات بھی۔ ایک پڑھنے والا تین پڑھنے والے کو کافر نہیں کہہ سکتا اور نہ تین رکعت وتر پڑھنے والا ایک رکعت وتر پڑھنے والے کو کافر کہہ سکتا ہے۔ یہ بھی امت کا اجماعی مسئلہ ہے۔ مگر نانوتوی صاحب نے "تواتر عدد رکعات فرائض و وتر" کہہ کر فرضوں کے تواتر کے ساتھ وتر کو بھی شامل کر کے دونوں کے منکر کو منکر ختم نبوت کی طرح کافر قرار دے ڈالا ہے۔ گویا نانوتوی صاحب کے نزدیک معاذ اللہ وہ تمام اسلاف کرام اور آئمہ دین کافر قرار پائیں گے جنہوں نے وتر کی تعداد رکعات میں اختلاف کیا ہے۔ اب جس پیرے کو پیر صاحب نے نقل کیا ہے اس کو صحیح تسلیم کیا جائے تو جملہ سلف صالحین معاذ اللہ کافر قرار پاتے ہیں۔ لہذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ نانوتوی صاحب کا یہ عقیدہ درست نہیں اور یہ عبارت متضاد عبارت ہے۔ البتہ فرائض کی رکعات کا منکر کافر ہے جبکہ اعداد رکعات وتر کا منکر کافر نہیں۔ لہذا تحذیر الناس کی اس عبارت سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ منکر ختم نبوت ان کے نزدیک کافر ہے کیونکہ وتر کے تواتر کا منکر ختم نبوت کے منکر کی طرح کافر نہیں جبکہ نانوتوی صاحب اسے کافر قرار دیتے ہیں یہ عبارت متضاد عبارت

ہے اور متضاد عبارت کسی دعوی کی دلیل نہیں بن سکتی ۔ اس عبارت میں تو نانوتوی صاحب خود بری طرح پھنس گئے ہیں ۔ پیر صاحب کو سوچنا چاہئیے اور اس پر غور کرنا چاہئیے کہ اگر آپ نانوتوی صاحب کے خلاف وتر کے معاملہ میں امت مسلمہ کے مسلک کو حق سمجھتے ہیں تو ان پر اجماع قطعی کے انکار کا حکم لگانا پڑے گا اور ساتھ ہی یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ ان کی عبارت منقولہ بالا کے مفہوم میں صریح تضاد پایا جاتا ہے ۔ اب جبکہ پیر صاحب خود بھی وتر کے تواتر کے قائل نہیں اور نہ اس کے منکر کو ختم نبوت کے منکر کی طرح کافر مانتے ہیں تو جس عبارت میں ایسا عقیدہ موجود ہو وہ عبارت کسی مسئلے میں بطور استدلال کس طرح پیش فرما سکتے ہیں۔

اس پیرے کو لے کر نامور اور سرخیل دیوبندی عالموں اور مناظروں نے اپنا ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا ہے کہ کسی طور نانوتوی صاحب کے سر سے فتوے کا بوجھ اٹھ جائے مگر خدا کی شان دیکھئے کہ یہ بوجھ اور بڑھ کر مزید پکا ہوگیا گویا سب کے سب انکار ختم نبوت زمانی کے اقبالی مجرم ہوئے ۔ نانوتوی صاحب کے وکیل صفائی مولوی محمد منظور سنبھلی نعمانی لکھتے ہیں ۔

"قرآن عزیز میں جو آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے اس سے آپ کے لئے دونوں قسم کی خاتمیت ثابت ہوتی ہے ذاتی بھی اور زمانی بھی" (تحذیر الناس صفحہ ۱۱۸ طبع دوم گوجرانوالہ) آگے چل کر مزید لکھتے ہیں۔

"لفظ خاتم النبیین کی تفسیر کے متعلق حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کا خلاصہ صرف اسی قدر ہے جس کا حاصل صرف اتنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاتم زمانی بھی ہیں اور خاتم ذاتی بھی ۔ اور یہ دونوں قسم کی خاتمیت آپ کے لئے قرآن کریم کے اسی لفظ خاتم النبیین سے نکلتی ہے (صفحہ ۱۱۹) پھر ایک جگہ لکھتے ہیں ۔

"خاتمیت زمانی معہ خاتمیت ذاتی مراد لینا خود مولانا (نانوتوی) مرحوم کا مسلک مختار ہے (ص ۱۲۳) دو تین سطر بعد پھر لکھا۔

"اصل حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کے اس (خاتم النبیین) لفظ سے حضور

ﷺ کے لئے خاتمیت زمانی بھی ثابت ہوتی ہے اور خاتمیت ذاتی بھی" (صفحہ ۱۲۳)

ایک جگہ رقمطراز ہیں۔

"تحذیر الناس کے صفحہ ۵۶ پر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ (نانوتوی) نے جس کو خود اپنا مختار (اختیار کیا ہوا معنی) بتلایا ہے وہ یہ ہے کہ خاتمیت کو جنس مانا جائے اور ختم زمانی و ختم ذاتی کو اس کی دو نوعیں قرار دیا جائے اور قرآن عزیز کے لفظ خاتم سے یہ دو نوعیں بیک وقت مراد لی جائیں" (صفحہ ۱۱۹)

پیر صاحب کے استدلالی پیرے کی تشریح سے قبل نامور دیوبندی مناظر کی عبارات اس لئے دی گئی ہیں تاکہ آگے چل کر پوری بات آپ کی سمجھ میں آجائے۔ یہ عبارات درحقیقت نعمانی صاحب کی معرکۃ الآرا کتاب "فیصلہ کن مناظرہ" کی ہیں جن کو دیوبندی کاریگروں نے ہتھیار کے طور پر تحذیر الناس کے جدید ایڈیشن کے آخر میں لگایا ہے۔ نعمانی صاحب کا سارا زور صرف اور صرف اس پر رہا کہ خاتمیت محمدی سے مراد بیک وقت دونوں قسم کی خاتمیت ہے ذاتی بھی اور زمانی بھی۔ اور دونوں میں سے کسی کو بھی کسی وقت بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا کیونکہ پھر بیک وقت کا مفہوم باقی کچھ نہیں رہتا۔ اور اسی کو نانوتوی صاحب کا پسندیدہ معنی بتلایا ہے۔

یہ بات آپ کے ذہن میں بیٹھ گئی ہے تو اب پیر صاحب کے استدلالی پیرے کی طرف آیئے جس کو دیوبندی ماہنامہ "الرشید" نے یوں نقل کیا ہے۔ قوسین کے اندر والی عبارات بھی ان کی اپنی ہیں، ہماری طرف سے نہیں۔

"سو اگر (آیت میں خاتمیت کے تینوں اقسام کا) اطلاق اور عموم (مراد) ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ (اگر تینوں اقسام میں سے صرف ایک قسم مراد ہے تو وہ خاتمیت مرتبی ہو سکتی ہے، اندریں صورت) تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے"

(ماہنامہ "الرشید" لاہور دیوبند نمبر صفحہ ۶۷۵)

ثابت ہوا کہ نانوتوی صاحب کے نزدیک خاتمیت محمدی سے مراد خاتمیت ذاتی یا مرتبی ہی ہے البتہ خاتمیت زمانی اس کو لازم ہے۔ خاتمیت سے ختم زمانی کا معنی نانوتوی

صاحب لیتے ہی نہیں کیونکہ یہ ان کے نزدیک عوامی معنی ہے پیر صاحب کے استدلالی پیرے کی تشریح مولوی محمد منظور نعمانی صاحب نے تین صورتوں میں بتلائی ہے۔

"ایک یہ کہ لفظ خاتم کو خاتمیت زمانی اور ذاتی کے لے مشترک معنوی مانا جائے اور جس طرح مشترک معنوں سے اس کے متعدد افراد مراد لئے جاتے ہیں اسی طرح یہاں آیۃ کریمہ میں بھی دونوں قسم کی خاتمیت مراد لی جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک معنی کو حقیقی اور دوسرے کو مجازی کہا جائے اور آیت کریمہ میں لفظ خاتم سے بطور عموم مجاز ایک ایسے عام معنی مراد لئے جائیں جو دونوں قسم کی خاتمیت کو حاوی ہو۔

ان دونوں صورتوں میں لفظ خاتم کی دلالت دونوں قسم کی خاتمیت پر ایک ساتھ اور مطابقی ہوگی

تیسری صورت یہ ہے کہ قرآن کریم کے لفظ خاتم سے صرف خاتمیت ذاتی مراد لی جائے۔ مگر چونکہ اس کے لئے بدلائل عقلیہ و نقلیہ خاتمیت زمانی لازم ہے لہٰذا اس صورت میں بھی خاتمیت زمانی پر آیت کریمہ کی دلالت بطور التزام ہوگی۔ ان تینوں صورتوں کے لکھنے کے بعد "تحذیر الناس" کے صفحہ ۵۶ پر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ (نانوتوی) نے جس کو خود اپنا مختار بتلایا ہے وہ یہ ہے کہ خاتمیت کو جنس مانا جائے اور ختم زمانی و ختم ذاتی کو اس کی دونوعیں قرار دیا جائے اور قرآن عزیز کے لفظ خاتم سے یہ دونوعیں بیک وقت مراد لے لی جائیں" (صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹)

فیصلہ کن مرحلہ

علمائے دیوبند کی شب و روز کاوشوں کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اس پیرے میں تین صورتیں ہیں (۱) مشترک (۲) حقیقی و مجازی (۳) خاتمیت ذاتی کو خاتمیت زمانی لازم ہے خاتمیت محمدی کے معنی میں چوتھی کوئی صورت نہیں بتلائی گئی۔ بار بار یہ بتایا جارہا ہے کہ خاتمیت محمدی کے معنی میں ہر جگہ، ہر مقام پر اور ہر صورت میں دونوں

قسم کی خاتمیت موجود رہے گی۔ جہاں کہیں بھی خاتمیت محمدی کی بات کی جائے گی یہ دونوں معنی ساتھ ساتھ رہیں گے۔ اس بات کو سمجھ گئے ہیں تو اب ذرا نانوتوی صاحب کی عبارت کا یہ جملہ ملاحظہ فرمایئے۔

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (صفحہ ۸۵)

یہ بات تو آپ کے ذہن میں مکمل موجود ہے کہ خاتمیت محمدی کا معنی کرتے وقت کل تین ہی صورتیں تھیں اور علمائے دیوبند کی وضاحت کے مطابق تینوں صورتوں میں دونوں قسم کی خاتمیت (ذاتی بھی اور زمانی بھی) اس لفظ خاتمیت محمدی کے اندر موجود رہے گی۔ ورنہ بیک وقت کا اور معنی ہی کیا ہے۔ تو اب نانوتوی صاحب کی عبارت کا مطلب یہ ہوگا۔

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی (خاتمیت ذاتی اور خاتمیت زمانی) میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔ لیجئے قصہ تمام ہوگیا۔ اب دیوبندی کس منہ سے کہتے ہیں کہ اس عبارت میں صرف خاتمیت مرتبی کا بیان ہے زمانی کا نہیں۔ کیا انہیں نانوتوی صاحب کا مختار و محقق معنی اور تینوں صورتیں بھول گئیں؟ بتایئے اس عبارت کے اندر موجود لفظ "خاتمیت محمدی" پر مشترک، حقیقی و مجازی اور ذاتی کو زمانی لازم ہے' کا اطلاق کیونکر نہیں کیا جائے گا۔ دیوبندی علماء کی بوکھلاہٹ کا اندازہ فرمایئے کہ ایک طرف تو یہ لکھ لکھ کر اپنے قلم گھسا چکے ہیں کہ نانوتوی صاحب کے مسلک کا خلاصہ صرف اسی قدر ہے جس کا حاصل صرف اتنا ہے کہ خاتمیت ذاتی اور خاتمیت زمانی دونوں قسم کی خاتمیت لفظ خاتم النبیین (یا خاتمیت محمدی) سے نکلتی ہے۔ اور ان دونوں قسموں کو بیک وقت مراد لیا جائے گا۔ لیکن اس کے برعکس جب بالفرض والے جملے کی عبارت دیکھ جان پر بن گئی تو بوکھلاہٹ میں پچھلی بات بھول کر نیا راگ الاپنے لگے کہ

"ان دونوں فقروں میں حضرت (نانوتوی) مرحوم صرف خاتمیت ذاتی کے متعلق فرما رہے ہیں کہ یہ ایسی خاتمیت ہے کہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد

اور کوئی نبی ہو تب بھی آپ کی اس خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آئے گا' (۹) رہی خاتمیت زمانی اس کا یہاں کوئی ذکر نہیں اور نہ کوئی ذی ہوش کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ہونے سے خاتمیت زمانی میں کوئی فرق نہیں آتا"

(تحذیر الناس صفحہ ۱۳۱ مولوی محمد منظور نعمانی)

صد افسوس ! کہ نعمانی صاحب کو اپنی پیش کردہ تینوں صورتیں یاد نہ رہیں۔ ڈاکٹر خالد محمود بھی کہنے لگے

"یہاں یہی بات شرط کے ساتھ کہی جارہی ہے اور موضوع ختم نبوت مرتبی کا بیان ہے (۹ب)............ آخری الفاظ "خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا" سے ختم نبوت زمانی مراد لینا اس عبارت میں بڑا ظلم ہو گا" (مقدمہ تحذیر الناس صفحہ ۲۳)

کیا ڈاکٹر صاحب کو خاتمیت کو جنس مان کر دونوں قسم کی خاتمیت مراد لے کر بیک وقت لے لینا بھول گیا؟

علمائے دیوبند دونوں طرح سے گرفتار بلا ہیں۔ اگر کہتے ہیں کہ خاتمیت محمدی سے مراد صرف ایک معنی خاتمیت ذاتی ہے تو آپ کی پیش کردہ تینوں صورتوں کا خاتمہ ہوا

(۹ا)(۹ب) ہم پچھلے اوراق میں ثابت کر چکے ہیں کہ تکمیل دین ' قیامت تک آپ کی نبوت کا جاری رہنا اور امت کی نسبت آپ کی طرف ہونے کا تعلق تاخر زمانی سے ہے اور یہ اوصاف باعث فضیلت ہیں ان کے نہ ہونے سے خاتمیت ذاتی میں بھی فرق آتا ہے۔

اور نانوتوی صاحب ختم نبوت زمانی کے منکر ٹھہرے اور جب یہ کہتے ہیں کہ خاتمیت محمدی سے تینوں صورتیں یعنی مشترک، حقیقی و مجازی، اور خاتمیت ذاتی کو زمانی لازم ہے، مراد ہے تو بالفرض بعد زمانہ نبوی ......الخ" والے جملے میں ذاتی کے ساتھ زمانی کو بھی ماننا پڑے گا۔ اور جملہ پھر اس طرح ہو گا۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت زمانی اور خاتمیت ذاتی میں کچھ فرق نہیں آئے گا" اس طرح بھی نانوتوی صاحب ختم نبوت زمانی کے منکر ٹھہرے۔

ا۔ علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ بالفرض والے جملے میں خاتمیت محمدی سے مراد خاتمیت ذاتی ہے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ پہلی تحقیق کے خلاف یہاں نہ تو مشترک معنی مانا جائے، نہ لفظ خاتم کو جنس سمجھا جائے اور نہ نانوتوی صاحب کی پیش کردہ رجس والی مثال کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ گویا خاتم کے اندر دو نوعیں نہیں بلکہ ایک نوع ختم ذاتی مراد لی جائے۔ بتائیے کہ وہ کون سی خاتمیت محمدی ہے جس میں دونوں معنی بیک وقت لئے جائیں گے اور یہ کون سی خاتمیت محمدی ہے جس میں فقط ایک معنی ختم ذاتی لیا جائے گا دیوبندی اس گورکھ دھندے کو خود ہی حل کریں۔

(ب) "بالفرض بعد زمانہ نبوی ....الخ" والے جملے میں خاتمیت محمدی سے مراد اگر خاتمیت مرتبی ہے تو دوسری صورت حقیقی و مجازی کا بھی خاتمہ ہوا۔ کہ عموم مجاز تو دونوں قسم کی خاتمیت کو حاوی ہوگی اور آپ ہیں کہ پہلی تحقیق کے برعکس یہاں ایک ہی معنی ماننے پر مصر ہیں۔ ختم ذاتی تو ہو گیا حقیقی معنی، اب مجازی معنی کو یہاں پر لانے کی صورت کیا ہوگی۔ یا آپ نے منطق کی کوئی نئی کتاب پڑھ لی ہے کہ عموم مجاز میں ایک کو لے لیا گیا اور دوسرے کو ترک کر دیا۔ دونوں صورتیں تحریر کرنے کے بعد کیا نعمانی صاحب نے یہ جملہ نہیں لکھا۔

"ان دونوں صورتوں میں لفظ خاتم کی دلالت دونوں قسم کی خاتمیت پر ایک ساتھ اور مطابقی ہوگی" اور مطابقی کی تعریف ہی یہی ہے کہ وہ دلالت جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے کل پر دلالت کرے۔ بتائیے آپ کی پہلی تحقیق کو قبول

کر کے دونوں قسم کی خاتمیت مانی جائے یا پہلی تحقیق کے خلاف دوسری تحقیق قبول کر کے صرف ایک قسم مانی جائے۔ کہیں خاتمیت محمدی سے مراد دونوں قسم کی خاتمیت اور کہیں ایک قسم کی خاتمیت، یہ کیا دھرم ہے؟

(ج) "بالفرض بعد زمانہ نبوی .... الخ" والے جملے میں خاتمیت محمدی سے مراد اگر خاتمیت ذاتی یا مرتبی ہے تو آپ لوگوں کی پیش کردہ تیسری صورت کی وجہ سے یہاں خاتمیت ذاتی بھی باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ تیسری صورت میں یہ تھا کہ "خاتمیت ذاتی کو خاتمیت زمانی لازم ہے"۔ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی کا یہی مطلب ہے۔ یعنی خاتمیت ذاتی ملزوم اور خاتمیت زمانی اس کو لازم۔ اب جب علمائے دیوبند یہ کہتے ہیں کہ بالفرض والے جملے میں لفظ خاتمیت محمدی میں صرف خاتمیت ذاتی کا بیان ہے (جو کہ ملزوم ہے) اور خاتمیت زمانی (جو اسے لازم ہے) اس کا بیان ہرگز نہیں۔ تو اس طرح جب خاتمیت زمانی (جو کہ لازم تھی) وہ نہ رہی تو (اس لازم کا ملزوم) خاتمیت ذاتی بھی باطل ہو گئی۔ کیونکہ لازم کے باطل ہونے سے ملزوم بخود باطل ہو جاتا ہے۔ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی خود لکھتے ہیں۔

"اور لازم باطل ہے پس ملزوم بھی باطل ہے" (حفظ الایمان معہ تغیر العنوان ص ۱۹)

امید ہے پیر صاحب کو بھی معلوم ہو گیا ہو گا اور ان کی غلط فہمی بھی دور ہو گئی ہو گی کیونکہ انہوں نے بھی نانوتوی صاحب کی حمایت میں فرمایا ہے "پھر آپ ہزار بار کہیں کہ ختم نبوت زمانی۔ ختم نبوت مرتبی کو مستلزم ہے" (صفحہ ۴۳) اگر ختم نبوت زمانی، ختم نبوت مرتبی کو مستلزم ہے تو "بالفرض بعد زمانہ نبوی ...... الخ" والے جملے میں لفظ "خاتمیت محمدی" میں یہ مستلزم کہاں جائے گا؟ پیر صاحب جواب دیں اور وہ بھی نقد۔ بتایئے اس مقام پر دیوبندی کس منطق کی رو سے مستلزم کو اڑا رہے ہیں؟ لہٰذا ہر طرح گھمانے پھرانے کے بعد بھی پرنالہ وہیں کا وہیں رہا اور جملے کا مطلب یہ ہوا کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت ذاتی اور

خاتمیت زمانی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

پیر صاحب کے استدلالی پیرے سے ثابت ہوا کہ نانوتوی صاحب ایک طرف ختم نبوت زمانی کے منکر بھی ہیں اور دوسری جانب ختم نبوت زمانی کے منکر کو کافر بھی کہتے ہیں۔ یہ اقبال جرم تو ہو سکتا ہے مگر ختم نبوت کا اقراری ہونا نہیں مانا جاسکتا۔ دیکھئے مرزا غلام احمد نے حضور نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اقرار بھی اپنی تحریروں میں کیا لیکن اس کے باوجود دعوی نبوت کر کے حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار کردیا۔ وہ بھی تو کہتا ہے۔

"اور جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔ ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن و حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوی اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں"

(اعلان مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء منقول از کتاب "مجدد اعظم" بحوالہ مقالات کاظمی حصہ سوم صفحہ ۴۹۱)

ان عبارات کے علاوہ بکثرت عبارات مراز غلام احمد قادیانی کی ایسی ہیں جن میں اس نے صاف اور واضح طور پر ختم نبوت کا عقیدہ ظاہر کیا ہے۔ کیا ان عبارات کی بناء پر مرزا کو ختم نبوت کا قائل اور معتقد و مقرمان لیا جائے گا؟

دنیا جانتی ہے کہ اس نے توبہ نہیں کی اور یونہی اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ لہذا اس کی ایسی تمام عبارات ناقابل قبول ہیں جن میں وہ مدعی نبوت کو کاذب و کافر قرار دیتا ہے۔ اسی طرح پیر صاحب یا کوئی اور ' نانوتوی صاحب کی لاکھ عبارات دکھاتا پھرے جن میں وہ ختم زمانی کو اپنا عقیدہ قرار دے کر اس کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں سب ناقابل قبول ہیں جب تک کہ ان کی ان عبارات سے توبہ نہ دکھائی جائے جن مین انہوں نے ختم نبوت زمانی کا انکار کیا ہے ' اور ہم نے پچھلے اوراق میں ثابت کر دیا ہے کہ مولوی محمد قاسم نانوتوی ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں۔ یہاں بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔ جس طرح پیر صاحب نے تحذیر الناس کی دیگر عبارات سے آنکھیں بند کر کے فقط ایک پیرا نانوتوی صاحب کے حق میں پیش کردیا اسی طرح دیوبندی

حضرات بھی عموماً نانوتوی صاحب کی ایسی عبارات ان کی دوسری کتب سے پیش کرتے رہتے ہیں ۔ ان عبارات سے متعلق حضرت مولانا علامہ غلام علی اوکاڑوی فرماتے ہیں

"دیوبندی حضرات بتائیں کہ کسی کافر کا محض اقرار کفر اس کو مسلمان ثابت کرسکتا ہے ؟ اگر اس عبارت کو نانوتوی صاحب کی عبارت تسلیم کرلیا جائے تو اس میں بقول حسین احمد صاحب ٔنانوتوی صاحب نے خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین کا انکار کرنے اور آپ کا زمانہ سب انبیاءؑ کے زمانے کے بعد ماننے اور آپ کے بعد اور کوئی نبی کے آسکنے کو کفر قرار دیا اور خود تحذیر الناس کے صفحہ ۳ پر خاتم النبیین کو آخر النبیین کے معنی میں لینے کو خیال عوام قرار دے کر انکار کیا اور اسی طرح آپ کے زمانہ کو انبیاء کے زمانے کے بعد ماننے کو خیال عوام ٹھہرا کر اس کا انکار کیا اور اس طرح صفحہ ۱۴ صفحہ ۲۸ کی عبارتوں میں آپ کے بعد اور کوئی نبی آسکنے کی تصریح کر کے خود اپنے اوپر کفر کا حکم دیا تو یہ عبارت (یعنی پیر صاحب کے استدلالی پیرے کی عبارت نانوتوی کے) اپنے ہی کافر ہونے کی اقبالی ڈگری ہوئی" (التنویر صفحہ ۴۳،۴۴)

علامہ صاحب کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی ایک جگہ ایسی بات کر جاتا ہے کہ وہ صریح کافر ہوجاتا ہے اور کسی دوسرے مقام پر اسی بات کو کفر بھی قرار دیتا ہے تو یہ اقرار کفر اسکا پہلا کفر دفع نہیں کرسکتا اور نہ وہ مسلمان ہوسکتا ہے جب تک کہ سابقہ کفر سے توبہ نہ کرے لہٰذا اگر پیر صاحب یہ سمجھتے ہین کہ ان کے پیش کردہ پیرے میں نانوتوی صاحب ختم نبوت زمانی کے منکر کو کافر قرار دیتے ہیں تو یہ بقول حضرت علامہ اوکاڑوی مدظلہ ٔ اپنے ہی کافر ہونے کی اقبالی ڈگری ہوئی ۔ لہٰذا نانوتوی صاحب پر علمائے حرمین شریفین کا فتوی اور پکا ہوگیا۔ باقی خود پیر کرم شاہ صاحب کو بھی اقرار ہے کہ نانوتوی صاحب نے خاتم النبیینؐ کے معنی " آخری نبی " کو خیال عوام کہا ہے وہ لکھتے ہیں۔

"اس عبارت کے پڑھنے سے سب سے پہلے عقیدہ ختم نبوت کے اس مفہوم کی اہمیت ختم ہوجاتی ہے جس پر آج تک امت خاتم النبیین کا اجماع رہا کہ حضور نبی

کریم ﷺ کے بعد اور کوئی نبی نہیں آسکتا" (تحذیر الناس میری نظر میں صفحہ ۳۵)

پیر صاحب کی اس عبارت کو بار بار پڑھئے اور فیصلہ کیجئے کہ خود پیر صاحب ہی کے قلم سے نانوتوی صاحب منکر ختم نبوت ٹھہرے یا نہیں؟

پیر صاحب مزید لکھتے ہیں۔

"نانوتوی صاحب کی یہ تصریح کرنا کہ خاتم النبیین کا مفہوم اگر ختم نبوت زمانی لیا جائے تو نہ آیت میں استدراک درست ہوگا اور نہ آیت مقام مدح کے لئے موزوں ہوگی' ایک طرفہ تماشا ہے۔ یعنی ایک آیت مدح مصطفٰی کے لئے نازل ہوئی مسلم' اب اگر مولانا (نانوتوی) کی تشریح کو مانا جائے تو آیت مقام مدح کے مطابق ہوگی اور اگر خاتم النبیین کی جو تفسیر احادیث سے مذکور ہے اگر اس کو مانا جائے تو یہ آیت مقام مدح کے لئے موزوں نہ رہے اور اس میں حبیب کبریا کی توصیف و ثنا کا کوئی پہلو باقی نہ رہے" (ایضا صفحہ ۳۹)

"گویا ختم نبوت زمانی جس کا ثبوت احادیث نبوی سے ہوتا ہے اس کے باعث تو فضیلت نبوی دوبالا نہیں ہوتی بلکہ گھٹ جاتی ہے اور (نانوتوی صاحب کی) اس نئی تشریح سے شان نبوی بلند ہو جاتی ہے" (ایضا صفحہ ۴۵)

پیر صاحب کی عبارات سے ثابت ہوا کہ نانوتوی صاحب احادیث مبارکہ کے

مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی کی بہن اور ممتاز عالم دین مولانا غلام رسول صاحب سمندری والے انتقال کر گئے۔

لاہور۔ پچھلے دنوں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی کی بہن اور غلام سرور خان نیازی کی اہلیہ۔ اور اہلسنت کے جلسوں کی رونق ممتاز عالم دین مولانا غلام سرور صاحب سمندری والے انتقال کر گئے۔

کنزالایمان سوسائٹی کے ایک تعزیتی اجلاس میں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور پسماندگان سے اظہار افسوس کیا گیا۔

اجلاس سوسائٹی کے صدر محمد نعیم طاہر رضوی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا

مقابلے میں اپنی رائے اور تحقیق کو بہتر، برتر اور زیادہ مستند قرار دیتے ہیں ۔ چونکہ احادیث مبارکہ قرآن کی تفسیر کہلاتی ہیں، اس صورت میں نانوتوی صاحب کی ذاتی رائے قرآن عزیز کے مقابلہ میں ٹھہری ۔ گویا تفسیر بالرائے ہوئی ۔ اور تفسیر بالرائے سے متعلق خود نانوتوی صاحب نے تحذیر الناس میں یہ فتویٰ دیا ہے "من فسر القران برایہ فقد کفر (تحذیر الناس صفحہ ۹۹)

اب پیر صاحب کے مطابق بھی نانوتوی صاحب تفسیر بالرائے کے مجرم قرار پائے اور صفحہ ۹۹ پر نقل کردہ حدیث شریف کے الفاظ من فسر القرآن ..... جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی پس وہ کافر ہوگیا، نانوتوی صاحب پر ان کے اپنے ہی کافر ہونے کی اقبالی ڈگری ہوئی (۱۰) بخدا ہم نے اپنی طرف سے کچھ اضافہ نہیں کیا ۔ عبارات کو تطبیق دے کر نتیجہ پیش کردیا ہے ۔

پیر صاحب مزید فرماتے ہیں

"جب کوئی علم کلام کا ماہر یہ لکھے کہ خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم ختم نبوت مرتبی ہے اور اگر اس سے مراد ختم نبوت زمانی لی جائے تو پھر یہ آیت اس قابل نہیں رہتی کہ اسے مقام مدح میں ذکر کیا جائے اور ساتھ ہی اس جملہ کا اضافہ کردے "مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی بالذات کچھ فضیلت نہیں" تو اسے پڑھ کر منکرین ختم نبوت کی خوشی کی انتہا نہ رہے گی ۔ یہ کہنے سے اب انہیں کون روک سکتا

---

(۱۰) اس اقبالی ڈگری کی تائید خود دیوبندیوں کے مشہور مولوی انور شاہ کشمیری نے یوں کی (ترجمہ) مابالذات اور مابالعرض عرف فلسفہ ہے عرف قرآن مجید اور محاورہ عرب نہیں ہے اور نظم قرآن کو اس معنی کی طرف کوئی اشارہ نہیں۔ پس اضافہ واستفادہ نبوت محض اتباع ہوی یعنی خواہش نفس کی پیروی کی وجہ سے قرآن پر زیادتی ہے" (رسالہ خاتم النبیین ص ۳۸) یاد رہے کہ استفادہ نبوت کا قول نانوتوی صاحب اور ان کے متبعین کا ہے ۔ اتباع ہوی تفسیر بالرائے ہوئی اور تفسیر بالرائے کو نانوتوی صاحب بھی کفر کہتے ہیں ۔ نیز شاہ صاحب نے اپنی کتاب "عقیدۃ الاسلام" کے صفحہ ۲۵۶ پر بالذات اور بالعرض کی تقسیم کا شدید رد کیا ہے۔

ہے کہ خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم تو ختم نبوت مرتبی ہے۔ اور اس حقیقی مفہوم کو ہم نے ہی سمجھا ہے اور چار دانگ عالم میں نبوت محمدی کا پرچار کرنے والے ہم لوگ ہی ہیں۔ باقی رہا ختم نبوت زمانی کا عقیدہ تو یہ عوام کا اخذ کردہ مفہوم ہے۔ ہم عوام کالا نعام کے پیروکار نہیں کہ نبوت کے دروازے کو ہمیشہ کے لئے مقفل کر دیں" (تحذیر الناس میری نظر میں ص ۴۳)

پیر صاحب نے نانوتوی صاحب کے عقیدہ ختم زمانی کو "عوام کا خیال" کہنے کے متعلق لکھا ہے۔

"اور یہ کہنے کی تو شاید کوئی بھی جسارت نہ کر سکے کہ سارے صحابہ زمرہ عوام میں سے تھے ان میں سے کوئی اہل فہم نہ تھا" (ایضا صفحہ ۴۵)

قارئین کرام اب جان گئے ہوں گے کہ نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین کا معنی "آخری نبی" لینے والوں کو عوام کہا ہے۔ اور یہ لفظ "اہل فہم" کے مقابلہ میں لائے ہیں۔ پیر صاحب نے اعتراض کرتے ہوئے صرف صحابہ کرام کو زمرہ عوام میں شامل کر لئے جانے کا لکھا ہے حالانکہ خاتم النبیین کا معنی "آخری نبی" صحابہ کرام کو خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا۔ اس طرح نانوتوی صاحب کے نزدیک نہ صرف صحابہ بلکہ خود حضور ﷺ بھی (معاذاللہ) زمرہ عوام میں سے ٹھہرے۔ اور نانوتوی صاحب اور ان کے شیدائی اہل فہم ہوئے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)۔ آخر میں پیر صاحب اور علمائے دیوبند کے لئے مشہور دیوبندی مولوی انور شاہ صاحب کشمیری کی عبارت پیش کرتا ہوں۔ اس عبارت کو پڑھ کر نانوتوی صاحب کے بارے میں بھی یہی فیصلہ سامنے آتا ہے

"ان کی (یعنی مرزا قادیانی کی) کتابوں سے ایسے اقوال پیش کرنا جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بعض عقائد میں اہل سنت و جماعت کے ساتھ شریک ہیں، ان کے اقوال و افعال کفریہ کا کفارہ نہیں بن سکتے جب تک اس کی تصریح نہ ہو کہ جو عقائد کفریہ انہوں نے اختیار کئے تھے، ان سے توبہ کر چکے ہیں، اور جب تک توبہ کی تصریح نہ ہو، چند عقائد اسلام کے الفاظ کتابوں میں لکھ کر کفر سے نہیں بچ سکتے، کیونکہ

زندیق اسی کو کہا جاتا ہے جو عقائد اسلام ظاہر کرے اور قرآن و حدیث کے اتباع کا دعوی کرے لیکن ان کی ایسی تاویل و تحریف کردے جس سے ان کے حقائق بدل جائیں۔ لہٰذا جب تک اس کی تصریح نہ دکھلائی جائے کہ مرزا صاحب ختم نبوت اور انقطاع وحی کے اس معنی کے لحاظ سے قائل ہیں جس معنی سے کہ صحابہ و تابعین اور تمام امت محمدیہ قائل ہے۔ اس وقت تک ان کی کسی ایسی عبارت کا مقابلہ میں پیش کرنا مفید نہیں ہوسکتا جس میں خاتم النبیین کے الفاظ کا اقرار کیا ہو...... یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ مرزا صاحب اپنی آخری عمر تک دعوائے نبوت پر قائم رہے اور اپنے کفریہ عقائد سے کوئی توبہ نہیں کی۔ علاوہ ازیں اگر یہ ثابت بھی نہ ہوتو کلمات کفریہ اور عقائد کفریہ کہنے اور لکھنے کے بعد اس وقت (تک) ان کو مسلمان نہیں کہہ سکتے جب تک ان کی طرف سے ان عقائد سے توبہ کرنے کا اعلان نہ پایا جائے اور یہ اعلان ان کی کسی کتاب یا تحریر سے ثابت نہیں کیا گیا"

(کتاب "ملفوظات محدث کشمیری" ص۵۹ مرتب سید احمد رضا بجنوری دیوبندی۔ ادارہ دعوت اسلام جامعہ یوسفیہ بنوریہ کراچی)

نانوتوی صاحب نے بھی خاتم النبیین کے جو معنی آخری نبی کی بجائے ختم ذاتی کے پیش کئے' یہ معنی صحابہ و تابعین اور تمام امت محمدیہ کے پیش کردہ معنی کے قطعی خلاف ہیں۔ تبھی تو خود پیر صاحب یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ نانوتوی صاحب نے عقیدہ ختم نبوت کے اس مفہوم کی اہمیت ہی ختم کرکے رکھ دی جس پر آج تک امت خاتم النبیین کا اجماع رہا۔ نانوتوی صاحب آخری عمر تک اسی عقیدہ پر جمے رہے اور توبہ نہیں کی۔

نانوتوی صاحب کو اپنے گھر سے مار

نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین کے اجماعی معنی "آخری نبی" کو عوام کا خیال قرار دیا اور کہا۔

"بعد حمد و صلوۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم

النبیین معلوم کرنے چاہیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں (تحذیر الناس صفحہ ۴۱ طبع دوم گوجرانوالہ)

یہ جملہ لائق توجہ ہے "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں" عوام کو اہل فہم کے مقابلے میں لایا گیا ہے۔

یعنی جو نافہم ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔ پھر یہ بات بھی کہ "تقدم یا تاخر زمانی" کو بھی "آخری نبی" کے مقابلے میں لایا گیا ہے۔ یعنی اہل فہم کے نزدیک اول و آخر میں کوئی فضیلت نہیں۔ یہ بات ذہن میں بیٹھ گئی ہے تو اب دیوبندی مذہب کے مفتی اعظم محمد شفیع دیوبندی کراچی کی سنئیے۔ لکھتے ہیں۔

"خلاصہ یہ کہ آیت خاتم النبیین کے معنی جو خود نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتلائے وہ یہی ہیں کہ آپ ﷺ سب انبیاء میں آخری نبی اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں" (ختم نبوت کامل صفحہ ۸۴)

نانوتوی صاحب کا عقیدہ۔ خاتم النبیین کا معنی "آخری نبی" عوام کا خیال ہے۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی کا عقیدہ

خاتم النبیین کا معنی "آخری نبی" خود نبی کریم ﷺ نے بتلایا ہے۔

نتیجہ۔

مفتی صاحب کی تحریر کے مطابق نانوتوی صاحب نے نبی کریم ﷺ کو عوام اور نافہم کہا (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ و نقل کفر کفر نباشد)

نانوتوی صاحب نے خاتمیت کی بنیاد "آخری نبی" پر نہیں بلکہ "مراتب نبوت" پر رکھی ہے۔ اور آخری نبی کو خیال عوام کہہ کر اس کا رد کرتے ہوئے لکھا "بلکہ بنا

خاتمیت اور بات پر ہے" (صفحہ ۴۲)

حاشیے میں اس کی تشریح حافظ عزیز الرحمن دیوبندی نے یہ کی۔

"خاتمیت کا دارومدار آپ کے مرتبہ پر ہے کہ آپ کو نبوت براہ راست بلاواسطہ اللہ تعالیٰ سے حاصل ہے" معلوم ہوا کہ نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین میں خاتمیت کا دارومدار "آخری نبی" کی بجائے مراتب نبوت پر رکھی ہے اور لفظ خاتم کے معنی "آخر اور ختم کرنے والے" کی بجائے "خاتم مرتبی" کیے۔ اب ذرا مفتی صاحب کی سنئیے۔

"ازروئے لغت عرب آیت مذکورہ میں خاتم النبیین کے معنی آخرالنبیین کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتے اور لفظ خاتم کے معنی آیت میں آخر اور ختم کرنے والے کے علاوہ ہرگز مراد نہیں بن سکتے" (ختم نبوت کامل صفحہ ۷۰)

نانوتوی صاحب کا عقیدہ۔ خاتم کے معنی آخر اور ختم کرنے والے ہرگز نہیں ہوسکتے۔

مفتی صاحب کا عقیدہ۔ خاتم کے معنی آخر اور ختم کرنے والے ہیں، اس کے علاوہ دوسرا معنی ہرگز نہیں ہوسکتا

نانوتوی صاحب نے اپنا عقیدہ خود بیان کیا "شایان شان محمدی ﷺ خاتمیت مرتبی ہے" (صفحہ ۵۳)

نانوتوی صاحب "آخری نبی" کا معنی عوام کا خیال قرار دیتے ہیں۔ خود یہ معنی ہرگز نہیں لیتے۔ بلکہ وہ تو خاتمیت کا معنی ختم ذاتی یا ختم مرتبی یا بالذات نبی کرتے ہیں۔ سب کا مفہوم ان کے نزدیک ایک ہی ہے۔ اگر پھر بھی کسی کو اعتراض ہو کہ نانوتوی صاحب نے اپنی طرف سے کوئی معنی نہیں کیا تو پھر ان جملوں کا مطلب کیا ہوگا۔

۱۔ "غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جاوے جو میں نے عرض کیا........" (صفحہ ۶۵)

۲۔ "ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے، جیسا اس

ہیچمدان نے عرض کیا" (صفحہ ۸۴)

۳۔ "باقی رہی یہ بات کہ بڑوں کی تاویل کو نہ مانئیے تو ان کی تحقیر نعوذ باللہ لازم آئے گی۔ یہ انہی لوگوں کے خیال میں آسکتی ہے جو بڑوں کی بات ازراہ بے ادبی نہیں مانا کرتے.... اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا ہو تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی، تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا" (صفحہ ۸۵، ۸۶)

معلوم ہوا کہ نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین کے کوئی معنی اپنی طرف سے ضرور کئے ہیں۔ اور جو معنی کئے ہیں انہیں صحیح ٹھہرانے کے لئے کوئی نہ کوئی تاویل و تخصیص ضرور کی ہے۔ اب ذرا مفتی محمد شفیع دیوبندی کی سنئیے۔

"خوب سمجھ لو کہ تمام امت نے خاتم النبیین کے الفاظ سے یہی سمجھا ہے کہ یہ آیت یہ بتلا رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ رسول، اور اس پر بھی اجماع و اتفاق ہے کہ نہ اس آیت میں کوئی تاویل ہے اور نہ تخصیص، اور جس شخص نے اس آیت میں کسی قسم کی تخصیص کے ساتھ کوئی تاویل کی، اس کا کلام ایک بکواس و ہذیان ہے، اور یہ تاویل اس کے اوپر کفر کا حکم کرنے سے روک نہیں سکتی، کیونکہ وہ اس نص صریح کی تکذیب کرتا ہے جس کے متعلق امت محمدیہ ﷺ کا اتفاق ہے کہ اس میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں ہے" (ختم نبوت صفحہ ۱۰۱)

"قرآن عزیز اور احادیث نبویہ اور اجماع صحابہ اور اقوال سلف نے اس کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ خاتم النبیین اپنے حقیقی اور ظاہری معنی پر محمول ہے، نہ اس میں کوئی مجاز ہے، نہ مبالغہ اور نہ تاویل و تخصیص" (ختم نبوت کامل ص ۱۱۴)

ضیاء القرآن پبلیکیشنز کو ہدیہ تبریک

میں محترم محمد حفیظ البرکات شاہ صاحب (فرزند ارجمند پیر کرم شاہ صاحب) کو پوری سنی قوم کی طرف سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ جو وہابیوں دیوبندیوں کے رد میں اپنے ادارہ کی جانب سے ایمان افروز کتب انتہائی خوبصورت انداز سے شائع کر

رہے ہیں اللہ کرے زور اشاعت اور زیادہ"

دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات سمجھنے کے لئے اس ادارہ کی کتب "تعارف علمائے دیوبند"، "دیوبند سے بریلی" اور "سفید و سیاہ" خاص طور پر پڑھنے کے لائق ہیں۔
علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی کتاب "سفید و سیاہ" کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔ کتابچہ "جہانس برگ سے بریلی" کے دیوبندی مصنف کو جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"رشید احمد گنگوہی، محمد قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھوی، اور اشرف علی تھانوی وغیرہ نے اگر غلطی کی ہے، کفر کیا ہے تو آپ کفریہ عبارات لکھنے والوں کے حامی نہ بنیں اور ان کی کفریہ عبارات کے قائل اور قابل بن کر اپنے لئے کفر جمع نہ کریں" (سفید و سیاہ صفحہ ۱۵۶۔ اشاعت اول ۱۹۸۹ء)

میں پیر صاحب کے صاحبزادگان محترم کی توجہ اس گھمبیر اور انتہائی سنجیدہ مسئلے کی جانب دلانا چاہوں گا کہ تحذیر الناس کی عبارات کو زیر نظر مضمون میں دلائل حقہ سے ایک بار پھر ہم نے کفریہ ثابت کردیا ہے (۱۱) اب انہیں اس پر غور کرنا چاہیے کہ کفریہ عبارات کی حمایت کرنے والوں کا انجام کیا ہوگا؟ انہیں سوچنا چاہیے اور مفتیوں سے پوچھنا چاہئیے کہ صریح کفریہ عبارات کی طرفداری اور حمایت سے عقیدہ ایمان باقی رہتا ہے یا نہیں، لہٰذا مسئلے کا احساس کرتے ہوئے اولین فرصت میں انہیں کوئی فیصلہ کرنا چاہیے۔ بندہ ناچیز نے جو کچھ تحریر کیا ہے اور جہاں کہیں بھی قلم کی تلخی اور شدت دکھائی دیتی ہے۔ یہ سب الحب للہ والبغض للہ کے جذبے کے تحت کیا

---

(۱۱) علمائے دیوبند ایک اور زبردست دھوکہ دیتے ہیں کہ امام احمد رضا بریلوی نے تحذیر الناس کے مختلف صفحات سے جملے لے کر انہیں جوڑ کر کفریہ عبارت بنالی۔ گویا عبارت کا کفر علمائے دیوبند نے بھی تسلیم کرلیا لیکن میں ڈنکے کی چوٹ پہ بتادینا چاہتا ہوں کہ وہ تین عبارات علیحدہ علیحدہ بھی مستقل طور پر کفریہ ہیں۔ اور زیر نظر مضمون میں یہ دعوی دلائل حقہ کے ساتھ پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔

ہے ، کوئی ذاتی پرخاش نہیں ۔ اور جہاں سخت الفاظ میں گرفت کی ہے وہ بھی اسلئے ع

کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاقی

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب سے استفسار

مجھے خوب معلوم ہے کہ آپ جواب نہیں دیں گے مگر "کنزالایمان" کی وساطت سے میں آپ سے براہ راست مخاطب ہوں کہ "حسام الحرمین" کی تائید یا تردید میں آپ کا نقطہ نظر بھی واضح نہیں ہے۔ علم غیب ، نور و بشر ، گیارھویں و میلاد اور صلوۃ و سلام وغیرہ بیسیوں مسائل پر تو آپ دیوبندیوں کے رد میں بلا شبہ مدلل تقریریں فرما کر داد وصول کر رہے ہیں ۔ حالانکہ علماء فرماتے ہیں کہ یہ فروعی اختلافات ہیں ۔ دوسری طرف جن کتب کی عبارات کی وجہ سے دیوبندیوں سے ہمارا اصولی اور بنیادی اختلاف ہے ، ان کے بارے میں آپ مکمل طور پر خاموش ہیں ۔ یعنی تحذیر الناس ، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان وغیرہ سے متعلق کبھی بھی آپ نے گفتگو نہیں کی اور ہمیشہ سکوت اختیار فرمایا۔ آپ پوری دنیا کو دعوت اسلام دینے کے دعوے دار ہیں ۔ ذرا سوچیں اور غور فرمائیں کہ ایسے فروعی اختلافات کہ جن کے ہوتے ہوئے بھی شفاعت کا حق باقی ہو (اور شفاعت ہے تو مغفرت بھی ہے) آپ ان اختلافات پر تو دھڑلے سے دھوئیں دار تقریریں فرما کر دلائل کے انبار لگا دیں اور وہ اصولی اختلافات کہ جن کے ہوتے ہوئے شفاعت کا حق بھی باقی نہ رہا ہو (یعنی مغفرت کا ہونا بھی ختم ہو چکا ہو) ان اختلافات پر ایک لفظ تک نہ بولیں ، آپ کیسے مصلح اور معالج ہیں ؟ یہ بھی عجیب دعوت اسلام ہے ۔ بدن پر گرمی دانے نکلے ہوں تو ڈاکٹر پوری توجہ اور تندہی سے علاج میں لگ جائے اور کسی قسم کی کمی یا کوتاہی نہ کرنے پائے لیکن ساتھ ہی بڑے بڑے زخم اور پھوڑے جو کینسر کی شکل اختیار کر چکے ہوں انہیں یکسر نظر انداز کر دے تو کیا وہ ڈاکٹر (معالج) کہلانے کا حقدار ہے ؟ یا سوچئیے کہ ایک مقام پر

مسلمان کہلانے والے محض کسی گناہ میں مصروف ہوں تو ان کی اصلاح کے لئے ایک عالم دن رات ایک کردے لیکن وہیں پر مسلمان کہلانے والے کسی کفر کا ارتکاب کررہے ہوں تو ان کے خلاف اور انکی اصلاح کے لئے زبان سے ایک لفظ تک نہ بولا جائے اور بار بار توجہ دلانے کے باوجود ان کے بارے میں سکوت اختیار کرلیا جائے تو ایسے عالم کو پھر عالم کہنا چاہیے؟ بتائیے کفر اشد ہے یا گناہ؟ کفر سے بچا کر اسلام میں لے آنا بہت بڑی نیکی ہے یا محض کسی گناہ سے بچالینا۔ جس کے دل میں ایمان کی روشنی باقی ہو، بغرض اصلاح ساری قوت وطاقت اس پر خرچ کی جانی چاہیے یا اس پر جس میں ایمان کی روشنی باقی نہیں رہی۔ ہدایت کانور کس کے لئے زیادہ ضروری ہے؟

آپ دیوبندیوں کی متنازعہ عبارات کفریہ سمجھتے ہیں یا نہیں کھل کر اعلان کریں۔ اور اگر کفریہ نہیں سمجھتے تو انہیں پھر بے غبار اور اسلامی ثابت کردکھائیں (۱۴)۔ میں نے پورے خلوص اور دینی جذبے کے تحت چند سطور آپ کے لئے تحریر کی ہیں اور کوئی غرض و غایت نہیں۔ اسی پہ مضمون کا خاتمہ کرتا ہوں۔ واخردعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

خصوصی توجہ

اس مضمون کی اشاعت سے کسی کی دل آزاری مقصود نہیں بلکہ ہر ایک کے لئے دعوت فکر ہے کہ ہمارے اختلاف کی اصل بنیاد کیا ہے۔ اور اسے کس طرح ختم کیا جاسکتا ہے تاکہ ہمارے درمیان اتحاد کی صورت پیدا ہوسکے اور ہم سب باہم ملکر دین ومذہب اور ملک ملت کی خدمت کرسکیں۔ تو عرض صرف یہ کرنا ہے کہ دیوبندیوں کا بریلویوں سے درحقیقت کوئی بنیادی اختلاف نہیں لاکھوں تبلیغی دیوبندی، بریلویوں کی

(۱۴) امت مسلمہ کے تکفیری فتوؤں سے متعلق آپ کی تقریر کی کیسٹ نشست سوال وجواب بھی ہمارے پاس موجود ہے

مسجدوں میں ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ یعنی دیوبندیوں کی جانب سے بریلویوں پر شرعی طور پر کوئی فتویٰ نہیں، جب کہ بریلویوں کی جانب سے دیوبندیوں پر ان کی کتابوں کی چند صریح کفریہ عبارات پر فتویٰ کفر ہے۔ اب دیوبندیوں کے لئے سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے اگر وہ مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل احمد سہارنپوری اور مولوی اشرف علی تھانوی کی کتابوں اور ان عبارات کا رد کرتے ہوئے انکار کر دیں تو کون سا کفر لازم آجائے گا؟ وہ کوئی نبی اور پیغمبر تو ہیں نہیں کہ جن کی بات نہ ماننے سے انسان کافر ہو جائے گا جب کہ بریلویوں کی طرف سے جو بار بار احساس دلایا جاتا ہے اس میں معاملہ سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس کا ہے۔ گویا یوں کہیے کہ دیوبندیوں کی عبارات سے حضور ﷺ کی توہین ہو رہی ہے اور اس توہین کی بنیاد پر بریلوی علمائے دیوبند کو برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ بریلوی کہتے ہیں کہ دیوبندیو! تم نے ہمارے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں ایسا کیوں لکھا؟ دیوبندی کہتے ہیں کہ اے بریلویو! تم نے ہمارے اکابر کے خلاف کیوں زبان چلائی، علامہ ارشد القادری اپنے رسالہ دعوت انصاف میں کیا خوب فرماتے ہیں کہ دیوبند کی اہانت آمیز تحریروں کو اس زاویہ نظر سے ہرگز مت پڑھیے کہ یہ دیوبند اور بریلی کا ایک مذہبی نزاع ہے بلکہ دوران مطالعہ فکر کو اس نقطے پر مرکوز رکھیے کہ اکابر دیوبند کی ان گستاخانہ عبارتوں کی ضرب براہ راست رسول کریم ﷺ کی عظمت و حرمت پر پڑتی ہے۔ ان کے گستاخ قلم کا حملہ علمائے بریلی پر نہیں بلکہ خاص رسول اکرم ﷺ کی ذات محترم پر ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی کسی بھی محبوب شخصیت کے مقابلے میں ذات رسول ﷺ کو ترجیح دینے کا سوال خود آپ کے اپنے ایمان کا تقاضا ہونا چاہیے۔ اس لئے دیوبند و بریلی کو ایک طرف رکھ کر اپنے "مومن ضمیر" سے دریافت کیجئے کہ اکابر دیوبند کی ان تحریروں سے رسول پاک ﷺ کی حرمت مجروح ہوتی ہے یا نہیں، فیصلہ آپ کے ہاتھ رہا۔

قادیانیت

علامہ اقبال کی نظر میں

حق تعالیٰ پیکر ما آفرید
وز رسالت در تن ماجاں رمید

از رسالت صد ہزار مایک است
جزو ما از جزو مالاینفک است

حلقہ ء ملت محیط افزا ستی
مرکز او وادی بطحاستی

فرو از حق ملت از وے زندہ است
از شعاع مہر اوتابندہ است

تانہ ایں وحدت زدست ماروو
ہستی مابا ابد ہمدم شود

پس خدا برما شریعت ختم کرو
بر رسول مارسالت ختم کرو

لا نبی بعدی ز احسان خداست
پردہ ناموس دین مصطفیٰ است

حق تعالیٰ نقش ہر دعوی شکست
تا ابد اسلام را شیرازہ است

(رموزے خودی)

اے کہ بعد از تو نبوت شد بہ ہر مفہوم شرک (۱۹۰۲)

"جو شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی ایسے نبی کا قائل ہو جس کا انکار مستلزم کفر ہو وہ خارج از اسلام ہوگا۔ اگر قادیانی جماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے" (۱۹۱۴)

وہ نبوت ہے مسلماں کے لئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

از اقبال اور احمدیت
بشیر احمد ڈار

مولانا ظفر علی خان کی فکر

قادیانیات

پکڑ فولاد سے بھی ہے مری سخت | مرا سینہ ہے چکلا اور چوڑا

غلام احمد مرا لوہا گیا مان | اُٹھایا میں نے جب دیں کا ہتھوڑا

ہر اک میداں سے بھاگے قادیانی | کہ ان کا پیشوا بھی تھا بھگوڑا

بشیر الدین کا ٹٹو تھا مریل | لگے چابک نہ لیکن پھر بھی دوڑا

چڑھی گھی کی کڑھائی قادیاں میں
کنہیا نے تلا اپنا پکوڑا

اگر منہ زور ہے باطل کا گھوڑا | تو میرے پاس بھی ہے حق کا کوڑا

چلی پنجاب میں جب دیں کی گاڑی | تو اٹکا قادیانیت کا روڑا

کیا مرزا نے بدنام انبیاء کو | محمد مصطفےٰ تک کو نہ چھوڑا

دیے اسلام کو چرکے جنہوں نے | اُنہیں سے اس نے اپنا رشتہ جوڑا

نبوت لنگڑی اور اندھی خدائی | ملا ہے خوب ان دونوں کا جوڑا

یہی اس کی نبوت کی ہے پہچان
کہ مر کر بھی نہ منہ لندن سے موڑا

زمیندار
یکم ستمبر ۱۹۳۶ء

عشقِ رسولؐ ہماری میراث۔ نظامِ مصطفیٰؐ کا نفاذ ہماری منزل، دہشت گردی سے پاک ہماری سیاست
جمعیت علماءِ پاکستان کا رکن بننا قومی سلامتی کی حفاظت ہے
زیرِ قیادت
امامِ انقلاب
سفیرِ امن
حضرت علامہ
شاہ احمد نورانی
صدیقی مدظلہ
مرکزی صدر
جمعیت علماءِ پاکستان
فرقہ وارانہ دہشت گردی کا خاتمہ، غیر منصفانہ دولت کی تقسیم کا خاتمہ، مضبوط قومی دفاع، عالمِ اسلام کے اتحاد کے لیے آزاد خارجہ پالیسی، مزدوروں، کسانوں، طلباء اور خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے جمعیت علماءِ پاکستان کی
رکنیت سازی مہم
میں بھرپور حصہ لیجیے
خود رکن بنیے۔ ساتھیوں کو بھی جمعیت میں شامل کیجیے تاکہ
زُلفِ پاکستان نظامِ مصطفیٰؐ کے نور سے روشن ہوجائے
منجانب: سید محمد محفوظ مشہدی صدر، صاحبزادہ محمد اقبال اظہری جنرل سیکرٹری و اراکین صوبائی کونسل کمیٹی جمعیت علماء پاکستان صوبہ پنجاب

REGISTERED C.P. L NO 330 MONTHLY

KANZ- UL- IMAN

ENGLISH/ URDU

CHIEF EDITOR
MUHAMMAD NAEEM TAHIR RIZVI

POSTAL ADDRESS 1422/6
DELHI ROAD SADDAR
LAHORE PAKISTAN
POST CODE NO. 54810
Ph. 371927-372927

SUBSCRIPTION
MONTHLY Rs. 10.00
YEARLY Rs.110.00

SEPTEMBER 1997 VOLUME NO. 7 EDITION NO.7

Monthly **KANZ-UL-IMAN** English/ Urdu

Ph #. 372927-371927 LAHORE - PAKISTAN Regd. C.P.L 330